حضور حبیب ملت کی حیات و خدمات

بنام

انوار حبیب ملت

ترتیب

حضرت مولانا عاشق القادری عزیزی

ناشر

آل انڈیا تبلیغ سیرت چیری ٹیبل ٹرسٹ

دھام نگر شریف، بھدرک، اڑیسہ

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

نام کتاب: انوار حبیب ملت

ترتیب: مولانا عاشق القادری

کمپوزنگ: الحبیب گرافکس دھام نگر شریف (9853194167)

صفحات:

طبع اول: ۵ ربیع الاخر ۱۴۳۹ھ بطابق ۲۳ جنوری ۲۰۱۸ء

ناشر: آل انڈیا تبلیغ سیرت چیری ٹیبل ٹرسٹ، دھام نگر

تعداد: ایک ہزار ۱۰۰۰

رابطہ: 9853757574.9853194167.

ڈیزائنگ: مولانا یوسف رضا امجدی

ملنے کے پتے

﴿۱﴾ دفتر آل انڈیا تبلیغ سیرت خانقاہ حبیبیہ، دھام نگر شریف

﴿۲﴾ الحبیب کتاب گھر، دھام نگر شریف

﴿۳﴾ برکاتی کتاب محل، جاج پور ٹاؤن

﴿۴﴾ دفتر ادارۂ شرعیہ، کٹک

فہرست

صفحہ نمبر	اصحاب قلم	مشمولات
5	مولانا عاشق القادری مصباحی	عرض حال
6	مفتی مظفر حسین مصباحی	تقریظ جلیل
7	علامہ غلام جیلانی مرادآبادی	تقریظ جمیل
8	علامہ تبریز احمد مصباحی	اظہار حقیقت
9	ادارہ	تاثرات اکابرین علمائے اہل سنت
21	مولانا عاشق القادری مصباحی	انوار حضور حبیب ملت
61	حضور نظام ملت، بہار	حبیب ملت صوفیائے کرام......
67	علامہ حنیف حبیبی مصباحی	حبیب ملت کے مخصوص طیبہ کا سفر
79	علامہ نوشاد عالم مصباحی، گیا، بہار	حبیب ملت بحیثیت......
82	علامہ اصغر علی مصباحی	جانشین اول
96	علامہ شہادت مصباحی، گریڈیہہ	حضور حبیب ملت ایک......
104	مفتی وجہ القمر رضوانی	حبیب ملت، قائدانہ بصیرت
109	مفتی محسن رضا ثقافی	حبیب ملت ایک جامع الصفات
110	مفتی شمس الدین	حبیب ملت کا تقویٰ
116	مفتی شمیم اختر مصباحی	حبیب ملت اہل علم کی نظر میں
126	مولانا عطائے حبیب مجاہدی	حبیب ملت اخلاق واعتدال......
138	پروفیسر شاہد القادری	مرشد اجازت
154	علامہ اصغر علی مصباحی	خانقاہ قادریہ حبیبیہ، ماضی......

فہرست

مشمولات	اصحاب قلم	صفحہ نمبر
دار العلوم کی ترقی اور حبیب ملت	علامہ حنیف حبیبی مصباحی	161
حبیب ملت اور محبت رسول	ماسٹر منور احمد حبیبی	167
حبیب ملت تاریخ کے آئینے میں	مولانا شہاب الدین برکاتی	171
حبیب ملت کے چند مشاہیر خلفا	ادارہ	172
حضور حبیب ملت کے چند اساتذہ	مولانا شاہد رین مصباحی	183
حبیب ملت ایک انقلاب......	مولانا یوسف رضا امجدی	190
حبیب ملت، زیارت......	مولانا صوفی شمس الدین حبیبی	194
سچا جانشیں	مولانا کوثر القادری حبیبی	198
حضور حبیب ملت ایک مرشد کامل	مولانا محمود رضا مجاہدی	201
اقوال زریں	مولانا غلام مصطفیٰ حبیبی	203

عرض حال

اللّٰہ رب محمد صلی علیہ وسلم —نحن عباد محمد صلیؐ علیہ وسلم

سچ عرض کرتا ہوں، دینی و مذہبی استعداد و صلاحیت کے معاملے میں میری حیثیت ایک طالب علم کی ہے۔حرف ولفظ کی پہچان بولنے کی لیاقت جو کچھ مجھ میں آئی یہ سب میرے جملہ اساتذہ بالخصوص حضرت علامہ الحاج محمد حنیف حبیبی مصباحی صاحب قبلہ، شیخ الحدیث دارالعلوم مجاہد ملت کے غایت احسانات والتفات کا ثمرہ ہے، جنھوں نے زمانہ طالب علمی سے ابتک اس کم علم پر احسان وشفقت کا ہاتھ رکھا ہے اور اپنے کاسانہ محبت و رفاقت سے ایسا سیراب کیا ہے جسے زندگی کی آخری رمق باقی رہنے تک فراموش نہیں کیا جا سکتا ہے۔ ہر مذہبی کام کوانجام دیتے وقت حضرت کے نیک مشورے اور حوصلہ افزائی سے راقم کو کامیابی کی راہ ملتی رہی ہے۔اس کتاب کے ترتیب کی بات آئی تو حضرت نے کہا مولانا آپ اس کام کو انجام دیجئے ،تو میں نے کہا حضرت آپ تو عدیم الفرصت ہیں ،آپ کے تعاون کی حاجت ہوگی ،تو آپ نے برجستہ ارشاد فرمایا کہ سب کام ایک طرف اور یہ کام ایک طرف یعنی میں ہر طرح سے آپ کی مدد کے لئے تیار ہوں۔ ناچیز ان باتوں کو مطمع نظر رکھ کر جو حضرت حبیب ملت کے ساتھ رہنے، سننے اور پڑھنے سے جو باتیں موصول ہوئیں تھیں اور کچھ مقتدر علما کے مضامین بھی ملے جسے میں نے کتابی شکل میں ترتیب دیا ہے۔اللہ سے دعا ہے کہ قارئین کو اس کتاب سے مکمل فائدہ پہنچے۔امین بجاہ سید المرسلین۔

اعتذار

قارئین حضرات سے گزارش ہے کہ بتقضائے بشری اگر کوئی غلطی یا خامی نظر آئے تو اطلاع فرمائیں ان شاءاللہ آئندہ تصحیح کردی جائے گی۔

احقر محمد عاشق القادری مصباحی

ناظم آل انڈیا تبلیغ سیرت چیریٹیبل ٹرسٹ، دھام نگر شریف

تقریظ جلیل

حضرت علامہ مفتی مظفرحسین مصباحی، مفتی ادارہ شرعیہ، جمشید پور

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فخر سنیت، عطا اعلیٰ حضرت، سراج العارفین، سیدالسالکین، حضرت العلام الحاج الشاہ حضور مجاہد ملت علیہ الرحمہ والرضوان کی امانتوں کے امین اور سچے جانشین یعنی شریعت وطریقت کے پاسباں، کارہائے مجاہد ملت کے نگہباں، حضرت علامہ الحاج الشاہ غلام محمد صاحب قبلہ حبیبی قادری مدظلہ العالی المعروف حبیب ملت کی صبح وشام، نشست و برخاست، محبت وعقیدت، تواضع وانکساری، وغیرہ کثیر خوبیوں کو دریا کو کوزے میں لانے کی مانند مضامین کی ترتیب میں حضرت مولانا عاشق القادری مصباحی صاحب نے جو پرونے کی سعی کامل کی ہے وہ نہایت قابل صدآفریں ولائق تحسین ہے۔ اللہ کرے زور بیاں اور زیادہ، اللہ اور ساری کائنات کے حبیب ومحبوب آقائے کریم ﷺ کی حیات طیبہ کے نقوش گرانمایا پوری دنیا کے پاس اس لئے موجود ہیں کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے آپ کی ہرادا اور عطا کوضبط فرما کرتا قیامت نسلوں کے لئے نقش کالحجر مشعل راہ بنایا۔

یقیناً حضرت مولانا عاشق القادری مصباحی کا مقصد خیر اپنے ممدوح ومخدوم حضرت حبیب ملت کی حیات وخدمات کی ضیاء باریاں پیش کرنے کا یہی ہوگا کہ اس سے بالخصوص دیوان گان سلسلہ حبیبیہ اور بالعموم متلاشیان شخصیات کے لیے خضر راہ ثابت ہو۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولانا موصوف کی اس کوشش کو قبول عام ومقبول انعام کی سعادت سرفراز فرمائے۔ آمین بجاہ سیدالمرسلین

محمد مظفرحسین رضوی مصباحی۔

تقریظ جمیل

حضرت علامہ مولانا غلام جیلانی حبیبی ،مرادآبادی، یوپی ،انڈیا

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم

قرآنِ کریم کاارشاد ہے کہ اللہ کے ولیوں کو نہ کوئی خوف ہے اور نہ غم اور نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ قیامت کے دن انسان کا حشر اسی کے ساتھ ہوگا جس سے دنیا میں اس کو محبت ہوگی۔ گویا قرآن وحدیث کا مطالبہ ہے کہ نیکوں اور ولیوں سے محبت کی جائے تاکہ دنیا میں اُن کی بہترین رہنمائی سے ہر قسم کے خوف وملال سے آزادی کا ذریعہ ہوسکے۔ قیامت میں ان کے ساتھ خدا کے دربار میں حاضری عذابِ الٰہی سے نجات کا سبب بن جائے اور محبت کا صرف زبانی دعویٰ نہ ہو بلکہ عملی ثبوت ہو اور عملی ثبوت یہ ہے کہ نیکوں اور ولیوں سے محبت کا دعویٰ کرنے والے ان کے نقش قدم پر چلیں ،ان کی پیروی کریں پھر تو یقیناً مصائب و آلام ٹل جائیں گے اور طمانیت وسکون حاصل ہوگا۔

حضور حبیب ملت علیہ الرحمہ ایک باکمال مرشد ،اخلاق وشرافت کا مجسمہ ،عشق رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کا درخشاں ستارہ، منارۂ رشد وہدایت ،محافظ دین وشریعت ومہمان نوازی وسادگی میں پرتو بایزید ہیں۔آپ کی زندگی کا ہر لمحہ مذہب حق کی پاسداری، مسلک اعلیٰ حضرت کی ترویج واشاعت کے لیے وقف ہے، جسے ناچیز نے زمانہ طالب علمی سے لیکر اب تک مشاہدہ کیا ہے ۔یقیناً ان کی زندگی اہل سنت کے لیے ایک قیمتی اثاثہ ہے،جن کا ہمارے درمیان رہنا باعث فخر ومباہات ہے۔

میری دلی دعا مولانا عاشق القادری عزیزی مصباحی کے لیے جنھوں نے حبیب ملت کی شہرہ آفاق شخصیت کے حوالے سے مختلف موضوعات پر مضامین کو کتابی شکل میں ترتیب دینے کی سعی کی ہے۔ان شاءاللہ یہ کتاب قارئین کی زندگی میں عملی انقلاب لائے گی،ساتھ ہی اللہ والوں سے عقیدت رکھنے کے فوائد بھی واضح ہونگے۔

احقر غلام جیلانی حبیبی

اظہارحقیقت

مولاناتبریزاحمدحبیبی مصباحی،خادم جامعہ رضویہ کیندراپاڑہ

بفضلہٖ تعالیٰ بکرم حبیبہِ الاعلیٰ اڑیسہ میں مرکزی حیثیت رکھنے والی خانقاہ حبیبیہ کی دیرینہ آرزوؤں کے کچھ گوشے مسلک اعلیٰ حضرت کوضیا بخشتے رہتے ہیں۔اللہ تعالیٰ خانقاہ حبیبیہ کوحاسدوں کے حسد سے محفوظ و مامون رکھے۔قابل مبارک ہیں مولانا عاشق القادری مصباحی صاحب جنکی کاوشوں سے ہر سال عرس مجاہد ملت کے موقع پر کتابیں شائع ہوتی رہتی ہیں۔بڑی خوشی کی بات یہ ہے کہ موصوف نے''**انوارحبیب ملت**''صفحہ قرطاس پر لاکر ایک عظیم کارنامہ کوانجام دیاہے۔گزشتہ سال عرس مجاہد ملت کے موقع پرراقم حروف نے مولانا موصوف سے آل انڈیا تبلیغ سیرت کے دفتر میں عریضہ پیش کیا تھا کہ حبیب ملت پیر طریقت رہبر راہ شریعت حضور سید غلام محمد حبیبی صاحب مدظلہ العالی نورانی کی حیات و خدمات کے کچھ گوشہ منصۂ شہود پر آنا چاہئے بالاخر موصوف نے بڑی محنت و جانفشانی سے انوار حبیب ملت کو وجود میں لانے کی کوشش کی ہے۔اس لیے کہ حبیب ملت کی شخصیت دین وملت کے لیے مشعل راہ ہے۔میں نے بہت سے پیروں کو دیکھاہےمگر جوسادگی اور عاجزی اپنے پیرطریقت میں پایاہے،جودوسروں میں بہت ہی کم دیکھنے کوملتاہے۔ایک بار کا واقعہ ہے کہ ایک بستی میں نااتفاقی کے سبب لوگ دوحصوں میں بٹ چکے تھے ان میں اتحاد و اتفاق کے لیے حضور حبیب ملت کو مدعو کیا گیا،حضور حبیب ملت نے اتحادواتفاق کے لیےایسا کردار پیش کیا صبح قیامت تک اس کی نظیرنہیں مل سکتی،حضور حبیب ملت نے بستی کے سردار کو نہ صرف اپنے دسترخوان پر بٹھایا بلکہ اپنے پلیٹ پر بٹھایا۔

احقر محمد تبریز احمد مصباحی کیندراپاڑہ

تاثرات

فقیہ اعظم مفتی شریف الحق امجدی علیہ الرحمۃ والرضوان

الحمد للّٰه المتوحد و بجلاله المتفرد

و صلاته دوما علی خیر الانام محمد و آله و صحبه

یہ خادم بہمراہی عزیز سعید جناب مولانا محمد مسعود احمد صاحب برکاتی سلطان التارکین مجاہد ملت عارف باللہ و بالرسول حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب قدس سرہ کے مزار اقدس پر حاضری کے لیے دھام نگر شریف آیا۔ یہاں آ کر یہ دیکھنے کے بعد کہ حضرت کے مزار اقدس کے احاطے میں دارالعلوم مجاہد ملت کی شاندار عمارت کھڑی ہے بہت خوشی ہوئی۔ بھدرک میں اس دارالعلوم کے صدر مدرس عزیزی محمد حنیف صاحب مصباحی مل گئے جو اپنے ساتھ دھام نگر شریف لائے اور ہم لوگوں کا قیام دارالعلوم میں ہی رکھا۔ اس دارالعلوم میں فی الحال چھ مدرسین اور قریب چالیس بیرونی طلبہ تعلیم وتعلم میں مصروف ہیں۔ دو دن قیام رہا اس دوران مدرسین اور طلبہ کو قریب سے اچھی طرح دیکھنے کا موقع ملا، ماشاءاللہ سبھی لوگ بہت نیک، سنجیدہ، متین اور تعلیم و تدریس کے شوقین ہیں۔ حضرت مجاہد ملت نے اپنی زندگی بھر جو دین وملت کی خدمات انجام دی ان میں دینی مدارس کا قیام سب سے اہم ہے، اس لحاظ سے انکے آستانے پر دینی مدرسے کا قیام ان کی روح پاک کو سب سے زیادہ مسرور کرنے والی چیز ہے۔ موجودہ سجادہ نشیں ومتولی اعز سعید جناب مولانا سید غلام محمد صاحب زید مجدھم قابل مبارک باد ہیں کہ انہوں نے حضرت مجاہد ملت قدس سرہ کے مشن کو کامیابی کے ساتھ چلانے کے لیے اس دارالعلوم کو پروان چڑھایا۔ موصوف بہت نیک، سنجیدہ، متین اور فعال فرد ہیں۔ مجھے امید ہے کہ ان کی سرکردگی میں یہ دارالعلوم حضرت مجاہد ملت قدس سرہ کی طرح مرکزی حیثیت حاصل کر لے گا۔ عزیز موصوف نے نہ صرف یہ کہ دارالعلوم کی شاندار عمارت بنوائی بلکہ مجاہد ملت کے مزار شریف کو مکمل کرایا خانقاہ کی عالی شان عمارت تعمیر کرائی، مسجد بنوایا اور مزید زمین خرید کر خانقاہ کے حدود کو وسیع کیا، جس کے لئے وہ اوران کے ساتھ

کام کرنے والے دعائے خیر کے ساتھ ساتھ مبارک باد کے مستحق ہیں۔ میری دعا ہے کہ رب تعالی ان کو حضرت مجاہد ملت قدس سرہ کا صحیح جانشین بنائے، ان کے فیض کو عام و تام کرے، اپنے مخیّر بندوں کے قلوب ان کی جانب اور خانقاہ اور مدرسہ کی جانب مائل فرمائے اور سارے ارکان و معاونین کو دارین میں بہترین صلہ عطا فرمائے، آمین بجاہ سید المرسلین وآلہ وصحبہ اجمعین۔

(عربی سے ترجمہ) میں نے دار العلوم مجاہد ملت کا مشاہدہ کیا، میں نے اس ادارے کو شیخنا العلام مفتی محمد شریف الحق امجدی کے بیان کے عین مطابق پایا۔

محمد نظام الدین رضوی غفرلہ ربہ القوی خادم الافتاء والتدریس وامین المجلس الشرعی الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور۔ ۱۰ محرم الحرام ۱۴۲۸ھ مطابق ۳۰ جنوری ۲۰۰۷ء بروز سہ شنبہ

محمد نصیر الدین، خادم دار العلوم اشرفیہ، ۲ر شعبان

محمد مسعود احمد برکاتی

خادم جامعہ اشرفیہ، مبارک پور

قائد اہلسنت:

علامہ ارشد القادری علیہ الرحمۃ والرضوان

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم و علی آلہ و اصحابہ اجمعین.

آج مورخہ ۷ اگست ۲۰۰۲ء کو حضور مجاہد ملت حامل کتاب و سنت علیہ الرحمہ والرضوان کے عرس پاک میں حاضری کی سعادت حاصل ہوئی۔ خانقاہ شریف کے ذیلی اداروں اور تدریسی مراکز کا معائنہ کیا۔ یہ معلوم کرکے مجھے بے پناہ مسرت ہوئی کہ دار العلوم کے ذیلی اداروں اور اساتذہ کرام کی تعلیمی کارگزاریوں کا بھی جائزہ لیا۔ دار العلوم کے احاطے میں تعلیمی اداروں کو بھی دیکھا۔ جس سے بڑی خوشی ہوئی۔ تعلیمی سلسلہ پر دار العلوم کے اساتذۂ کرام سے گفتگو ہوئی۔ میں نے محسوس کیا کے یہاں کے اساتذہ دار العلوم کے معار تعلیم کو بلند کرنے میں شب و روز منہمک ہیں۔ انہی کی قابل قدر محنتوں کے نتیجے میں علما حفاظ قرا کی دستارن بندی عمل میں آئی۔ دار العلوم کے درجہ مولوی و حفظ قرآن اور درجہ قرأت

کے پچیس طلبہ کی دستار بندی عمل میں آئی۔ دارالعلوم کے سربراہ اعلیٰ حضرت مولانا سید غلام محمد صاحب کی محنتوں اور مسلسل جد و جہد سراہنے کے قابل ہے کہ انہوں نے حضرت مجاہد ملت کے خواب کو تکمیل تک پہچانے میں اہم رول ادا کیا۔ اور کر رہے ہیں۔ حضور مجاہد ملت کی آرزوؤں اور تمناؤں کو عوام تک پہچانے کے لئے ''ضیاء الحبیب'' نام سے اک سہ ماہی رسالہ کا اجرا بھی کیا۔ جس کا مسمانان اہلسنت نے پر جوش خیر مقدم کیا۔

محدث کبیر

حضرت علامہ ضیاء المصطفیٰ امجدی صاحب قبلہ دامت برکاتہم العالیہ

نحمده و نصلی علی حبیبه الکریم و علی آله و اصحابه اجمعین

بحمدہ تعالی ایک اجلاس کے موقع پر دارالعلوم مجاہد ملت دھام نگر میں حاضری دی اور ادارے کا جائزہ لیا، مقصد عمارت پر شکوہ اور تعلیم معاری نیز طلبہ کی تربیت مثالی انداز میں پائی۔ اراکین (بشمول سربراہ اعلیٰ) مخلص اور مدرسین ذی استعداد اور محنتی ہیں۔ اللہ کا شکر ہے کہ ادارہ اڑیسہ صوبہ میں سب سے زیادہ میعاری تعلیم رکھتا ہے۔ اس کے تمام مدرسین کی صلاحیت اور قوت اخلاص کو میں بہت قریب سے جانتا ہوں۔ عمارت میں مزید توسیع اور اقامت کا الگ انتظام کرنے کے لئے زمینیں بھی ہیں۔ اگر یہ کام پایہ تکمیل کو پہنچ جائے تو اسکی اٹھان کی اور ہی شان ہوگی۔ درجات تعلیم میں اضافہ بھی ضروری ہے۔ اللہ تعالی توفیق عطا فرمائے آمین۔

حضرت سید جلال الدین اشرف کچھوچھہ شریف

نحمده و نصلی علی حبیبه الکریم و علی آله و اصحابه اجمعین

امابعد! فقیر سید جلالالدین اشرفی جیلانی غفرلہ نے آج مورخہ ۶ ربیع النور مطابق ۲۷ اپریل ۱۴۲۵ھ آستانہ عالیہ حضور مجاہد ملت علیہ الرحمہ پر حاضری کی سعادت حاصل کی اوران کے فیوض برکات سے مالا مال ہوا۔ ان کی روحانی کشش اس طرح کھینچ کر لائی کہ محرم الحرام کی ۱۴۲۵ھ کو بذریعہ ہوائی جہاز رائے پور سے بمبئی جارہا تھا بھوبنیشور ایئرپوٹ پر اترا۔ اسی وقت میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ میں اڑیسہ میں ہوں اسی موقت حضرت کی روحانی

کشش نے مجھے حضرت کی طرف متوجہ کیا فوراً حضرت کی روح کو ایصال ثواب کیا مجھے لگتا ہے کہ حضرت نے اسے قبول فرمالیا دو چند روز کے بعد برادر طریقت علامہ محمد قاسم صاحب اشرفی کا فون آیا کہ علاقہ میں کچھ لوگ جلسہ کرنا چاہتے ہیں۔کوئی تاریخ دے دیں، میں نے سمجھ لیا کہ یہ حضرت کی روحانیت ہے کہ مجھے یہ دعوت ملی میں نے فوراً قبول کرلی۔

آج میں اپنے نصیبے پر ناز کررہاہوں کہ حضرت کا آستانہ میرے سامنے ہے اور گلشن مجاہد ملت دارالعلوم مجاہد ملت میں حاضر ہوں۔ادارے کو دیکھ کر دل باغ باغ ہو گیا۔چند سالوں میں عزیز القدر حضرت علامہ مولانا سید غلام محمد صاحب قبلہ کی سربراہی میں بام عروج کی منزلیں طے کررہاہے۔اساتذہ اور طلبہ سے ملنے کا موقع ملا۔الحمدللہ اساتذہ کی محنت شاقہ اور حضور مجاہد ملت کا روحانی فیض پوری طرح سے طلبہ کی پیشانی پر روشن ہے۔

مستقبل کے عزائم پر نظر ڈالی بحمدہٖ تعالیٰ ادارہ ہذا کو دن دونی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔سربراہ اعلیٰ کی عمر میں برکت عطا فرمائے اساتذہ طلبہ معاونین مخلصین کو دارین کی لازوال نعمتوں سے مالامال فرمائے۔

جملہ اہلسنت وجماعت سے بالخصوص وابستگان سلسلۂ اشرفیہ سے گزارش کرتا ہوں کہ ہر خاص موقع پر اس ادارہ کو فراموش نہ فرمائیں اور عنداللہ ماجور ہوں۔

فقط والسلام

فقیر گدائے اشرف وجیلانی کچھوچھوی

سید جلال الدین اشرفی جیلانی غفرلہ صدر مخدوم اشرف مشن، پنڈوہ شریف مالدہ

۶ر ربیع النور ۱۴۲۵ھ بروز منگل۔

حضرت علامہ عبدالحفیظ صاحب

سربراہ اعلیٰ جامعہ اشرفیہ مبارک پور

نحمدہ و نصلی علی حبیبہ الکریم و علی آلہ و اصحابہ اجمعین

حضور مجاہد ملت علیہ الرحمہ والرضوان کے عرس میں شرکت کی غرض سے دھام نگر شریف حاضر ہوا۔عرس کی تقریبات ختم ہونے کے بعد حضرت کے مشن دارالعلوم مجاہد ملت کی

زیارت کا موقع ملا۔ ادارہ کی سہ منزلہ شاندار عمارت دیکھ کر بے حد مسرت ہوئی طلبہ کی شائستگی نے اچھا تاثر دیا۔ یہ سب ادارہ کے سرپرست مخدوم زادہ گرامی وقار حضرت مولانا سید شاہ غلام محمد صاحب سجادہ نشین حضور مجاہد ملت علیہ الرحمہ والرضوان کے اخلاص وللّٰہیت کا نتیجہ ہے ساتھ ہی باصلاحیت ومحنتی اساتذہ کی بے لوث خدمات وجہد مسلسل کا ثمرہ ہے۔ اب ضرورت اس بات کی ہے کہ مخیّر حضرات اپنی اعانت سے ان حضرات کی حوصلہ افزائی کریں تاکہ دیگر منصوبے مکمل کئے جاسکیں۔ رب قدیر اس ادارہ کو حوادث زمانہ سے محفوظ رکھے آمین۔ **بجاہ حبیبہ سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ و التسلیم .**

خیر الاذکیاء، استاذ العلماء

حضرت علامہ محمد احمد مصباحی صاحب قبلہ دامت برکاتہم العالیہ

ناظم تعلیمات الجامعة الاشرفیه مبارک پور اعظم گڑھ(یوپی)

نحمده و نصلی علی حبیبه الکریم و علی آله و اصحابه اجمعین.

۶/جمادی الاول ۱۴۳۵ھ جمعہ کو دھام نگر شریف حضور مجاہد ملت قدس سرہ کے عرس میں شرکت کی غرض سے حاضر ہوا۔ اس موقع سے دارالعلوم مجاہد ملت کے طلبہ واساتذہ اور سربراہ اعلیٰ مولانا سید غلام محمد صاحب سے ملاقاتیں بھی ہوئیں۔ رات کے اجلاس میں درجات عالمیت، مولویت، حفظ قرأت کے فارغین کی دستار بندی کا منظر دیکھا، صبح دارالعلوم کی عمارت، نصاب تعلیم، نظم اسباق وغیرہ دیکھنے کا اتفاق ہوا۔

اندازہ ہوا کہ ارکان واساتذہ دارالعلوم کی کارکردگی کو بہتر اور وسیع بنانے کے لیے پوری جدوجہد میں مصروف ہیں۔ دینی وعلمی سرگرمیوں کا سلسلہ بہت تیزی سے جاری ہے۔ ایک دینی وعلمی مجلّہ سہ ماہی ضیاء الحبیب کا بھی چند سال قبل اجرا ہو چکا ہے جس سے باہر کے مسلمانوں کو بھی اسلامی معلومات سے روشناس کیا جاتا ہے اور ادارہ کی کارکردگی کا بھی تذکرہ ہوتا رہتا ہے۔

مجھے عرصہ دراز سے یہ احساس تھا کہ صوبہ اڑیسہ میں اہل سنت کا کوئی معیاری ادارہ نہیں ہے لیکن دارالعلوم مجاہد ملت کے قیام اور اس کی روز افزوں ترقی نے حالات بہت امید

افزابنادیئے ہیں۔ان شاءاللہ المولیٰ تعالیٰ اس ادارہ کے ذریعہ صوبہ اور ملحقہ علاقوں میں بہت جلد دینی و علمی بیداری پیدا ہونے کے ساتھ ادارہ کے فارغین کے ذریعہ مختلف خطوں میں بیش بہا خدمات بھی انجام پزیر ہوں گی۔

اہل خیر حضرات کی جانب سے پیش قدمی کی ضرورت ہے تاکہ ادارہ کے منصوبوں کی تکمیل ہوسکے اور اسے فروغ واستحکام حاصل ہو۔ واللہ ولی التوفیق و بیدہ الخیر۔

محمد احمد مصباحی

صدرالمدرسین الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور، ۲۶رجون ۲۰۰۴ء سنیچر

صدر دارالافتا

مفتی نظام الدین صاحب قبلہ

جامعہ اشرفیہ مبارک پور

نحمده و نصلی علی حبیبه الکریم و علی آله و اصحابه اجمعین.

حامداً و مصلیاً و مسلماً

جشن شہید اعظم تاشہ کھنڈ، جکھر ئی بالاسور میں شرکت کے لیے تاشہ کھنڈ آنے کا اتفاق ہوا تو حضرت صاحب سجادہ کی دعوت اور اپنی دلی خواہش اور دیرینہ تمنائے شوق نے مجھے دھام نگر شریف کشاں کشاں پہنچا دیا۔ ہمراہ محبّ محترم جناب مولانا مرشد علی صاحب ،صدر مدرس مدرسہ مدینۃ العلوم بھدوہی اور محبی میر برکاتی استاذ دارالعلوم ہذا وغیرہ تھے۔ سب سے پہلے تارک الدنیا مجاہد ملت حضرت علامہ شاہ محمد حبیب الرحمٰن صاحب عباسی علیہ الرحمۃ والرضوان کے مزار پرانوار پر حاضری دی، بڑی قلبی سکون ملا کیوں کہ حضرت مجاہد ملت علیہ الرحمہ جماعت اہل سنت کے صف اول کے علما سے تھے،اسلام اور مسلمانوں کا بے پناہ درد رکھنے والے علم دوست بزرگ تھے۔حضرت کے ختم بخاری شریف کے درس میں شریک ہونے کی وجہ سے آپ سے شرف تلمذ بھی ہے اور آپ کے کچھ واقعات کے پیش نظر راقم کا اذعان یہ ہے کہ حضرت عارف باللہ تھے نیز وحدت شہود کے مقام رفیع پر فائز تھے،حضرت سے بڑی گہری عقیدت اور وابستگی تھی۔

فاتحہ کے بعد جب دار العلوم کا رخ کیا تو سامنے ۳۶ ر کمروں پر مشتمل سہ منزلہ شاندار اور خوبصورت عمارت نظر آئی جس کی زیارت سے دل باغ باغ ہو گیا۔ زمین کی طرف نظر کی تو استقبال کے لیے طلبہ اور اساتذہ کھڑے نظر آئے ان کی عزت افزائی سے بہت متاثر ہوا۔ پھر مدرسہ کے حالات دریافت کئے تو معلوم ہوا کہ جامعہ اشرفیہ کے نصاب کے مطابق درجہ سادسہ تک تعلیم کا سلسلہ جاری ہے، یہ نصاب آج کے دور میں بہت عمدہ نصاب ہے جس کے مطابق علم حاصل کرنے والے پختہ صلاحیت کے مالک ہوتے ہیں۔ درس نظامیہ اور حفظ وقرات کے اساتذہ کی مجموعی تعداد گیارہ ہے اور طلبہ کی تعداد ڈیڑھ سو سے زائد۔ اساتذہ کی صلاحیت اور طلبہ کی جدوجہد کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ یہاں کے طلبہ عموماً جامعہ اشرفیہ کے ٹیسٹ میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ اس سے مجھے اطمنان ہے کہ اساتذہ بڑی محنت اور عرق ریزی سے تعلیم دیتے ہیں، اس میں صدر مدرس کی خصوصی توجہ اور صاحب سجادہ سید غلام محمد صاحب جو سربراہ اعلیٰ ہیں کے حسن انتظام کا نمایاں دخل ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ دار العلوم مجاہد ملت کو دین کا حصن حصین بنائے، آفات وحوادث سے اسے محفوظ رکھے اور یہاں کے اساتذہ وطلبہ سب کے فیض کو عام وتام فرمائے۔ اور اہل خیر سے گزارش ہے کہ دل کھول کر اس کے تعاون میں حصہ لیں کہ اسکی مدد فی الواقع دین کی مدد ہے۔

(مفتی) نظام الدین الرضوی، خادم درس وافتاو ناظم مجلس شرعی

جامعہ اشرفیہ مبارک پور ۱۰ ارمحرم الحرام ۱۴۲۸ھ ۳۰ رجنوری ۲۰۰۷ء منگل

علامہ قمر الزماں خاں اعظمی

جنرل سکریٹری ورلڈ اسلامک مشن، انگلینڈ

حامداً و مصلّیاً و مسلّماً

بحمد للہ آج حضور مجاہد ملت حضرت علامہ حبیب الرحمٰن صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضری کا موقع میسر آیا۔ بارگاہ مجاہد ملت علیہ الرحمہ میں سلام پیش کرنے کے بعد احاطہ خانقاہ میں قائم عظیم الشان درسگاہ دار العلوم مجاہد ملت کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ اساتذہ سے ملاقات ہوئی دار العلوم کی پرشکوہ عمارت کو دیکھ کر بے پایاں مسرت ہوئی۔ جدید

نصاب تعلیم کو دیکھ کر خوشی ہوئی الحمدللہ اس نصاب تعلیم اور مقررات درسیہ میں عصر حاضر کے بیشتر تقاضوں کو ملحوظ رکھا گیا ہے، اساتذہ مصباحی ہیں جو حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کی فکر ان کے ایثار و جہد مسلسل سے مستفیض جن کا وجود اس دانشگاہ کی تعمیر و ترقی اور میعاری تعلیم کی ضمانت ہے بحمد اللہ جو کچھ ہو رہا ہے وہ بہت خوش کن ہے مگر مستقبل میں یہاں بہت بڑا کام ہو سکتا ہے زمین اتنی وسیع ہے کہ یہاں باضابطہ یونیورسٹی قائم کی جا سکتی ہے۔ یہ مجاہد ملت علیہ الرحمہ کی روحانیت اور ان کا تصرف ہے کہ ان کے وصال کے ۳۲ رسال بعد بھی ان کے سوز دروں کے مظاہر درسگاہ اور خانقاہ کی شکل میں موجود ہیں وہ ندگی بھر پیکر وایثار و عمل رہے، اور انھوں نے ملک کی سیکڑوں درسگاہوں کا تعاون کیا اور سر پرستی فرمائی آج بھی بحمد اللہ اس درسگاہ کی سر پرستی فرما رہے ہیں۔ خدائے واحد وقدوس اپنے حبیب علیہ التحیۃ والثنا کے صدقے میں اس کے سربراہ اعلی سید غلام محمد صاحب کو لمبی عمر اور اس درسگاہ کو مزید تر قبولت سے نوازے آمین بجاہ حبیک سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

خیر اندیش: محمد قمر الزماں خاں اعظمی
سکریٹری جنرل ورلڈ اسلامک مشن، انگلینڈ

حضرت علامہ عبد الشکور صاحب

شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ، مبارک پور

آج بتاریخ ۸ر شعبان المعظم ۱۴۲۷ھ بروز شنبہ مدرسہ دار العلوم مجاہد ملت کے سالانا امتحان میں بحیثیت ممتحن حاضر ہوا، مختلف درجات کے مختلف فنون پڑھنے والے طلبہ امتحان کے لیے پیش ہوئے بعض نے حدیث پاک کی عظیم کتاب مشکوٰۃ شریف فقہ کی اہم کتاب ہدایہ اولین، تفسیر کی میعاری کتاب جلالین شریف و دیگر کتب درسیہ پڑھنے والے طلبہ نے امتحان دیا۔ ان میں سے بعض نے سوالات کے خوش کن جوابات دے کر مسرور کیا، ان میں صلاحیت کے جواہر پارے موجود ہیں، اساتذہ کی توجہ میں وہ اسی طرح محنت کرتے رہے تو مستقبل میں وہ فائق طلبہ کے صف میں ہوں گے۔ امتحان سے اندازہ ہوا کہ طلبہ نے محنت سے پڑھا ہے اور اساتذہ کرام نے ان کو بنانے وسنوارنے میں توجہ دی ہیں مجموعی اعتبار سے

نتیجہ لائق اطمنان ہے۔

یہ ادارہ وسیع وعریض خطہ عرض، پرفضا مقام میں واقع ہے۔عمارت شاندار و خوبصورت ہے حضور مجاہد ملت علیہ الرحمہ کے مزار پاک کے جوار میں ہے اس میں فائق اساتذہ کی لائق اعتماد جماعت موجود ہے جوفرزندان اسلام ونونہالان قوم کی تعلیم وتربیت کے کام میں مصروف ہے۔حضور مجاہد ملت علیہ الرحمہ کی روحانی دعاؤں کے ٹھنڈی چھاؤں میں اورمحترم حضرت مولانا سید شاہ غلام محمد حبیبی مدظلہ العالی کی قیادت وسرپرستی میں مدرسہ مجاہدملت ترقی کی راہ پرگامزن ہےاورآئندہ ترقی کی روشن امید ہے۔

ادارہ وخانقاہ سے تعلق رکھنے والے متوسلین ،معتقدین ،محبین خصوصاً دیگر احباب اہل سنت وجماعت اس دینی ادارہ کی طرف توجہ دیں اورزیادہ سے زیادہ مالی تعاون کرکے اس کو ہرطرح مظبوط کریں تاکہ یہاں سے تعلیم وتربیت ،تبلیغ وموعظت ونشرواشاعت کا کام بحسن وخوبی ہوتا رہے،مولیٰ تعالیٰ معاونین ،اراکین ،مدرسین اورطلبہ کوسائبان رحمت میں رکھےاوردارین کی نعمتوں سے مالامال فرمائے اورادارہ کوشب وروزترقی دے۔آمین

و صلی اللہ علی النبی الکریم و آلہ و صحبہ اجمعین و بارک و سلم .

عبدالشکورعفی عنہ،مدرس اشرفیہ مبارک پور
۹رشعبان المعظم ۱۴۲۷ھ۳رمارچ ۲۰۰۶ء

نوٹ: مذکورہ علماومشائخ کے تاثرات دارالعلوم مجاہدملت،دھام نگرشریف کے ,,معاینہ رجسٹر،،سے ماخوذ ہیں،القادری)

ممتازالعلماءمولانامحمدقاسم علوی علیہ الرحمہ

جنزل سکریٹری مجلس علمائے اسلام مغربی بنگال

گزشتہ صدی کے آخری برسوں میں علماءاہلسنت کی صفوں میں ایک شخصیت ابھرکر سامنے آئی وہ حبیب ملت مولانا سیدغلام محمد حبیبی سجادہ نشیں خانقاہ قادریہ حبیبیہ دھام نگر کی ہے اورآج یہ نام ہندوستان بھر کے علماء اہلسنت کی صف اول میں ایک اہم مقام کا حامل ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ کسی بڑی دینی درسگاہ سے وابستگی یا کسی بڑی تحریک کی قیادت کی وجہ سے

انہیں یہ مقام نہیں ملا ہے بلکہ اس وجہ سے کہ انہوں نے حضور مجاہد ملت علیہ الرحمہ والرضوان کے مشن کے فروغ میں بڑی تندہی اور جانفشانی کا مظاہرہ کیا اور میں ہی نہیں مجھ جیسے بیشتر سینئر علما کی نظر میں مجاہد ملت کے مشن کے فروغ کی ان کی مساعئ جمیلہ قابل قدر ہیں۔ پورے ہندوستان میں سفر کی مشکلات سے بے پرواہوکر بالخصوص نوجوان نسل کو دین حنیف اور صراط مستقیم سے جوڑنے کی ان کی تحریک کو اللہ رب العزت اپنے حبیب صاحب لولاک ﷺ کے صدقے میں قبولیت کے شرف سے نوازے۔ان کی عمر دراز کرے اور ان کے درجات بلندفرمائے۔آمین! آمین! بجاہ سیدالمرسلین

احقر : محمد قاسم علوی

مولانا قمر الزماں ڈائریکٹر ادارہ لوح وقلم

مظفر پور مدرس الجامعہ الرضویہ پٹنہ

خانقاہ قادریہ حبیبیہ دھام نگر شریف صوبہ اڑیسہ کے سجادہ نشیں حضرت والا تبار فاضل جلیل حضرت مولانا سید غلام محمد صاحب زیدہ مجدہ کی حیات و خدمات پر مشتمل الحبیب پبلکیشنز کے ارباب حل وعقد ایک وقیع کتاب شائع کرنے جارہے ہیں جو یقیناً قابل تحسین عمل ہے۔تاکہ اپنے بزرگوں کے درخشاں کردار سے اجالے کشید کرکے نئی نسلوں کے ایمان و عقیدے کے تحفظ کا سامان بھی فراہم ہوسکے اوران کے قافلۂ حیات کی اڑی ہوئی گرد مستقبل کے چہرے پر غازہ کا کام کرتی رہے۔میں مبارکباد پیش کرتا ہوں، دعا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ الحبیب پبلیکیشنز کے اراکین کے حوصلوں میں توانائی کا نور بھردے آمین ثم آمین۔

مولانا محمد سجاد عالم رضوی مصباحی،

اسٹنٹ پروفیسر شعبۂ تاریخ، پریسڈینسی یونیورسیٹی، کولکاتا، مغربی بنگال

محترم ومکرم جناب پروفیسر محمد شاہد اختر صاحب قبلہ مدظلہ العالی (سابق صدر شعبہ، محسن ہگلی کالج، بنگال) کی زبانی معلوم ہوا کہ ان کے رفقا واحباب حضرت پیر طریقت سید غلام محمد حبیبی مدظلہ العالی کی حیات وخدمات پر ایک خصوصی کتاب مجلّہ شائع کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔حضرت پیر طریقت سید غلام محمد حبیبی مشرقی ہند کی ایک عظیم اور ممتاز شخصیت

حضرت علامہ مولانا الشاہ محمد حبیب الرحمٰن علیہ الرحمہ والرضوان کی مسند دعوت وارشاد کے جا نشین ہیں۔

دنیائے سنیت میں یہ عظیم اور ممتاز شخصیت ''مجاہد ملت'' اور ''رئیس اعظم اڑیسہ'' کے القابات سے بھی معروف ومشہور ہے۔ دراصل بیسویں صدی کے ہندوستان میں بالخصوص عالم اسلام میں بالعموم نام نہاد ''اصلاحی تحریکوں'' کے بالمقابل اہل السنّت والجماعت کے افکار ونظریات اور عقائد ومعمولات کی ترویج واشاعت اور ہندوستان کے سیاسی حالات کے تناظر میں مسلمانان ہند کی رہنمائی حضور مجاہد ملت علیہ الرحمۃ والرضوان نے جس حقیقت پسندی کے ساتھ کی تھی اسکی بنا پر ان کو'' مجاہد ملت'' کا لقب مکمل طور پر زیب دیتا ہے۔ اہل السنّت و الجماعت کی علمی وروحانی مراکز کی تعمیر وترقی ،مکاتب و مدارس کے قیام ، مساجد کی تعمیر اور پریشان حال اور حاجت مند لوگوں کی امداد جیسی سرگرمیوں میں شرکت کا اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ان کو جو جذبہ عطا کیا تھا اس کی بنا پر ان کو ''رئیس اعظم اڑیسہ'' کہنا حقیقت کا اظہار ہے۔

حضرت حبیب ملت اسی عظیم علمی وروحانی وملی وسماجی وراثت کے امین و وارث ہیں۔ حضور مجاہد ملت علیہ الرحمہ والرضوان سے ان کا خاندانی اور روحانی رشتہ ہے۔ اس لحاظ سے حضرت حبیب ملت بھی جماعت وملت کے لیے ایک دردمند دل رکھتے ہیں۔ موصوف کئی اداروں کی سرپرستی بھی فرماتے ہیں۔ حضور مجاہد ملت کے نام سے منسوب جامعۃ الحبیب ، رسول پور، جگت سنگھ پور کے بھی سرپرست اعلی ہیں۔ اس جامعہ کے اراکین اور روح رواں حضرت مولانا ریاضت حسین ازہری صاحب قبلہ کے ساتھ گفتگو اور تبادلۂ خیالات کرنے سے حضرت حبیب ملت کی دعوتی وتبلیغی سرگرمیوں اور ملی وسماجی خدمات کا علم ہوا۔ حضرت موصوف سے زیارت کا پہلا موقع اسی جامعہ کے ایک اجلاس میں شرکت کے دوران ملا۔ سال رواں کے ماہ جنوری میں دار العلوم مجاہد ملت ، دھامنگر شریف کے طلبۂ جماعت رابعہ کے زیر اہتمام منعقد ''جلسۂ عید میلاد النبی'' میں بھی شرکت کا موقع میسر آیا۔ حضرت مولانا نوشاد عالم مصباحی ، صدر المدرسین دار العلوم مجاہد ملت ، حضرت مولانا شیخ محمد حنیف مصباحی ، حضرت مولانا محمد مشکور ازہری اور دیگر اساتذۂ کرام اور طلبہ سے بات چیت کی روشنی میں دار

العلوم مجاہد ملت اور خانقاہ کی ترقی و استحکام کے لیے حضرت حبیب ملت کی مساعی جمیلہ کے بارے میں جانکاری ملی۔شہر کولکاتا میں ۲۰۱۳ء سے قیام کے بعد اڑیسہ کے متعدد اضلاع کے اجلاسوں میں شرکت کے لیے میں نے کئی اسفار کیے ہیں۔ان سے بھی حضرت حبیب ملت کی گونا گوں سرگرمیوں کا علم ہوا۔

ایسی مذہبی، روحانی وملی شخصیات کے حالات زندگی کو دستاویزی شکل میں مرتب کرنا ایک قابل تحسین کام ہے۔اس سے جہاں جماعت وملت کی نوجوان نسل کو رہنمائی وتحریک ملتی ہے وہیں جماعتی اور ملی تاریخ کے لیے قیمتی مواد کا تحفظ بھی ہو جاتا ہے۔میں حضرت پروفیسر شاہد اختر صاحب قبلہ اور ان کے رفقائے کار کو مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے اس نیک اور قابل تحسین کام کو انجام دینے کا ارادہ کیا ہے۔امید ہے کہ اس کتابی مجلّہ سے قارئین کو حضور مجاہد ملت علیہ الرحمہ والرضوان اور حضرت حبیب ملت کے حالات زندگی اور گونا گوں سرگرمیوں اور خدمات کے بارے میں جان کاری حاصل ہوگی۔اللہ تعالیٰ ان کے اس کوشش کو قبول فرمائے اور ہم سب کو اپنے اسلاف کی روشن اور عظیم وراثت کی قدر شناسی اور تحفظ کا جذبہ عطا فرمائے۔بزرگوں کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کے فیضان سے ہمارے حوصلون کو توانائی بخشے۔آمین!

محمد سجاد عالم رضوی مصباحی

اسسٹنٹ پروفیسر،شعبۂ تاریخ، پریسڈینسی ،کولکاتا،مغربی بنگال،۲۴رجنوری ۲۰۱۶ء

ازماخوذ چراغ راہ طریقت ص۲۶ تا۲۹

☆☆☆☆☆☆

انوارحبیب ملت

مولاناعاشق القادری مصباحی، ناظم آل انڈیاتبلیغ سیرت، دھام نگرشریف

چمن میں پھول کھلناتو کوئی بات نہیں-زہے وہ پھول جوگلشن بنائے صحراکو۔

ابتدائے آفرینش سے دورختم نبوت تک احکام الہیہ کی نشرواشاعت کے لیے حضرات انبیاے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کا مقدس گروہ مامور رہا جن کی تبلیغ سے اہل حق حق کی ہدایت پاتے رہے اور سیدھے راستہ پر گامزن رہے بالاآخر حضور سرورانبیا محبوب کبریاﷺ کی تشریف آوری کے بعد سلسلہ رسالت ونبوت کو ہمیشہ کے لیے ختم کردیا مگرآقائے دوعالم نور مجسم ﷺ کے پردہ فرمانے کے بعد حضرات علما واولیاے کرام سرکار والا تبار کی نیابت کے فرائض مخصوصہ بدستورادافرمارہے ہیں اوران مقبولان بارگاہ احدیت کے فیوض وبرکات انوارو تجلیات ان بزرگان دین کوسید عالم ﷺ کی اتباع صحیحہ سے حاصل ہوتے ہیں جن سے آج پوری خلق مستفید ہورہی ہے، یہی وہ نفوس قدسیہ ہیں جن کے وجود سے دین کونصرت ومعونت اور مذہب وملت حیات نومل رہی ہے ان کی مکمل اطاعت صراط مستقیم پرگامزن ہونے کے لیے آسان ترین راستہ اوران کی سوانح پاک کاہرصفحہ ہمارے لیے دستورالعمل اور مقصد حیات کیلئے بہترین رہنما ہے، ان نفوس قدسیہ میں سے حضوحبیب ملت سربراہ اعلی دارالعلوم مجاہد ملت کی ذات گرامی ہے، سن ۱۹۶۶ءکودھام نگرشریف ضلع بھدرک اڑیسہ میں سرکارمجاہدملت کے گھر میں پیداہوئے، اورآپ کی پرورش مجاہدملت کے آغوش رحمت میں ہوئی، اورآپ بچپن ہی سے بڑے خلیق، منکسرالمزاج اورشریف الطبع رہے۔ بڑوں کاادب واحترام چھوٹوں پرشفقت سادگی وانکساری آپ کا شعارتھا۔

تعلیم وتربیت:

جب آپ سن شعورکوپہونچےتو آپ کے والد بزرگوارسیدحسن علی نے حضورمجاہدملت علیہ الرحمہ سے رسم بسم اللہ خوانی کروائی ۔پھرابتدائی تعلیم وتربیت کے لیے دھام نگرشریف کا

قدیم مدرسہ غوثیہ، رؤفیہ، میں آپکا داخلہ ہوا اس وقت فاتح کالاہانڈی حضرت اشرف العلماء حافظ وقاری مولانا اشرف حبیبی علیہ الرحمہ وہاں عہدۂ صدارت پہ تھے، ابتدائی تعلیم آپ نے وہیں اشرف العلماء دیگر اساتذہ سے حاصل کی، پھر اعلیٰ تعلیم کیلئے الہ آباد تشریف لے گئے اور پورے ذوق وشوق کے ساتھ ۱۲/فروری ۱۹۸۰ء میں آپنے درس نظامی کا آغاز کیا، یہاں آپ نے محنت ولگن، کوشش وکاوش سے مولویت تک کی تعلیم مکمل کی۔ بعد دستار مولولیت اپنے وقت کا شہرت یافتہ ادارہ فیض العلوم جمشید پور ٹاٹا تشریف لے گئے، وہاں حضرت شمس العلماء مفتی نظام الدین علیہ الرحمہ اور مفتی عبدالستار علیہ الرحمہ وغیرھم کے خوشہ چیں ہوئے اور وہیں ۱۹۸۶ء میں دستار فضیلت سے نوازے گئے۔ بعد فراغت اپنے اطراف واکناف میں اپنے بساط کے مطابق مذہب وملت کی خدمات بحسن وخوبی انجام دیتے رہے اور پھر خانقاہ حبیبیہ کی ذمہ داری آپ کو تفویض کی گئی۔

حبیب ملت کے بچپن کی کہانی:

سیدی سرکا حضور مجاہد ملت علیہ الرحمہ ہر چھوٹے بچے کے ساتھ شفقت ومحبت سے پیش آتے تھے، بچوں کو گود میں اٹھالینا، بوسہ دینا، چومنا، مٹھائی وغیرہ کھانے کے لئے پیسہ دینا آپ کی عادت کریمہ تھی، مگر تمام بچوں میں سے سب سے زیادہ اپنے کالے خاکسار یعنی حبیب ملت سے محبت والفت، شفقت و پیار کا برتاؤ کرتے۔ حبیب ملت بھی ہمیشہ ان سے چپک کر رہا کرتے تھے۔ حضرت علامہ مولانا محمد حنیف حبیبی مصباحی اور دیگر لوگوں کو بیان کرتے ہوئے راقم نے بارہا سنا ہے کہ جب حبیب ملت کا بچپنہ کا زمانہ تھا، ایک دفعہ سب مرکز سنیت، جان حنفیت، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرس پاک دھام نگر شریف کے عیدگاہ میں نہات شان وشوکت کے ساتھ منایا جارہا تھا جلسہ گاہ میں حضرت مجاہد ملت اور حضرت مولانا عبدالوحید علیہ الرحمہ وغیرہ تشریف فرما تھے حضور آقائے نعمت سیدی سرکار مجاہد ملت علیہ الرحمہ دوران تقریر خانقاہ حبیبیہ کی تعمیر وترقی اور اہل دھام نگر کی، رہبری اور مشن اعلیٰ حضرت کی کامیابی کے حوالے سے تبصرہ کرتے ہوئے مولانا عبدالوحید علیہ الرحمہ سے مخاطب ہوکر فرمایا،، مولانا عبدالوحید میرے بعد اگر خانقاہ حبیبیہ کی

ذمہ داری کو اگر بحسن وخوبی نبھا نہ سکوتو میرے کالے خاکسار(حبیب ملت) کوخانقاہ سونپ دینا،،اورآپ نے کرسئ خطابت سے اتر کر اپنے کالے خاکسار کو(حبیب ملت) بوسہ دیا اور اپنا عمامہ شریف ان کے سر پر لپیٹ دیا پھر اپنے پاس بٹھا کر دوبارہ خطاب فرمایا،اور یہ واقعہ بہت مشہور ہے۔اس واقعہ سے پتا چلتا ہے کہ آپ کی کامیابی کا دور یہیں سے آغاز ہوا۔الحمدللہ آقائے نعمت کی نظر التفات کا ثمرہ یہ ہوا کہ کم عمری میں آفاقی ترقیاں اور بلند منزلیں حاصل ہو ئیں۔اور راقم نے کسی بھی موقع پر تعریف کرنے کی سعی کی تو آپ برجستہ فرماتے کہ یہ سب آقا ئے نعمت کا دیا ہوا ہے۔

حضرت سیداحسن الھدیٰ کی بشارت:

حضور حبیب ملت کے والد بزرگوار سید حسن علی سلسلہ قادریہ کے معزز بزرگ علامہ سیداحسن الھدیٰ علیہ الرحمہ سے مرید تھے آپ اس سلسلہ کے بزرگوں کے عرس کے موقع پر پنڈ شریف جایا کرتے تھے،ایک دفعہ حبیب ملت کو ساتھ میں لیکر پہنچے،مولانا غلام مصطفیٰ حبیبی آپ کی والدہ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں۔اس وقت حبیب ملت کا بچپنہ تھا،سید حسن علی اپنے مرشد طریقت سے مصافحہ وقدم بوسی کے بعد وہیں بیٹھ گئے کچھ دیر بعد اپنے مرشد طریقت سے مودبانہ التماس کرنے لگے کہ حضور میرے اس لخت جگر کو اپنے حلقہ میں لے لیجئے حبیب ملت نے یہ بات سنتے ہی منع فرمایا تو فوراً سیداحسن الھدی علیہ الرحمہ نے برجستہ فرمایا کہ اے حسن علی یہ تمہارا بیٹا اپنے نانا جان مجاہد ملت سے مرید ہوگا اور انکی کارکردگی کو بحسن وخوبی انجام دیگا اور ان ہی سے تمام تصرفات پائے گا۔

حبیب ملت کا لقب:

سرزمین ممبئ میں سن ۲۰۰۳ء میں جشن صد سالہ حضور مجاہد ملت نہایت تزک واحتشام کے ساتھ منایا گیا،جس میں شہر ممبئی کے علماومشائخ اورائمہ مساجد کے علاوہ ملک کے مایہ ناز خطبا میں سے غازئی ملت علامہ سید ہاشمی میاں،عبیداللہ خاں اعظمی وغیرہ نے شرکت کی اسی پروگرام میں مقتدر علما یعنی ہاشمی میاں) نے حبیب ملت کے لقب سے ملقب کیا،جیسے شرکاء جشن نے تائید کرتے ہوئے مبارک بادی پیش کی۔

عقد مسنون:

۹/جولائی ۱۹۹۵ء میں حضور مجاہد علیہ الرحمہ کے بھتیجے جناب الحاج ملا محمد غوث حبیبی مرحوم کی منجھلی صاحب زادی آپ کے نکاح میں آئیں، یہ بھی خاندان عباسیہ سے تعلق رکھتی ہیں، مکمل شریعت وطریقت کی پابند،صبر واستقامت ،تسلیم ورضا کی حامل ،مہمان نواز خوش اخلاق امانت وصداقت کی آئینہ دار ہیں۔

اولاد:

آپ کی اولاد دو ہیں ایک لڑکی اور ایک لڑکا ۔سیدہ غزالہ فردوس اور سید محمد حبیب، سید محمد حبیب کی پیدائش بھی بڑے مبارک دن اور مسعود گھڑی میں ہوئی جب پوری دنیا دھام نگر شریف میں جشن صد سالہ سرکار مجاہد ملت منا رہی تھی اسی روز انکی ولادت ہوئی۔

بیعت وارادت:

سیدی سرکار مجاہد ملت علیہ الرحمہ۔

اجازت وخلافت:

دعوت وتبلیغ کے مختلف ذرائع ہیں جن سے مذہب ومسلک کی خدمت اور شجر اسلام کی آبیاری ہوتی ہے، جیسے وعظ ونصیحت، تحریر وتقریر، وغیرہ ان ہی ذرائع میں سے بیعت و خلافت بھی ایک اہم ذریعہ ہے جس کے توسط سے لوگوں کے ایمان وعمل کا جذبہ بھی زندہ رہتا ہے اور استقامت فی الدین کا احساس بھی زندہ رہتا ہے، اور ساتھ ہی تزکیہ نفس، تزکیہ قلب میں اصلاح حال اور اصلاح معاشرہ بھی ہوتا ہے جس کا ثبوت قرآن واحادیث میں مذکور ہے، حضرت مالک بن اشجعی سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں ہم لوگ نو یا سات یا آٹھ آدمی حاضر تھے اور سرکار اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت نہیں کرتے ،تو ہم لوگوں نے ہاتھ پھیلا دیا اور عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کن باتوں پر آپ سے بیعت کریں سرکار گرامی وقار صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایاتم ان باتوں پر بیعت کرویعنی تم ایک اللہ تعالیٰ کی پرستش کرویعنی اسی کی عبادت کرو،اوراس کی ذات وصفات میں کسی کوشریک نہ ٹھہراؤ گےا،ور پانچوں وقت کی نماز پڑھا کرو۔(کتفسیر روح البیان جلد۱۳ ص۲۴۱)اس حدیث پاک کےعلاوہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سی احادیث منقول ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ مصدر کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے جملہ صحابۂ کرام سے اسلام، جہاد،ہجرت،ارکان دین کی پابندی اتباع سنت اوراحکام شریعت پرعمل کرنے کی بیعت لی۔قرآن پاک کےاندرارشاد ہے:

ان الذین یبایعو نک انما یبایعو ن اللہ ید اللہ فو ق ایدیھم

ترجمہ: بیشک وہ جوتمہاری بیعت کرتے ہیں، بیشک وہ اللہ کےساتھ بیعت کرتے ہیں،اللہ تعالیٰ کا ہاتھ انکے ہاتھ پرہے ،یعنی جوآپ کی بیعت کرر ہاہے وہ گویااللہ سے بیعت ہورہا ہے۔اورسید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی موقع پر بیعت لی ہے جیسے بیعت رضوان، بیعت عقبہ،وغیرہ ،اس کی بہت سی صورتیں ہیں جن کا ذکرقرآن واحادیث میں مرقوم ہے۔

جوصوفیۂ کرام نے بیعت کی ہے اس کی تین قسمیں رائج ہیں:

(۱) بیعت طریقت بایں نیت کی جاتی ہے کہ معصیت و گناہ سے بچتاہوا نیک کاموں میں شریک ہوگیا۔

(۲) بیعت تبرک یعنی صالحین کےسلسلہ میں داخل ہونا یہ بھی از روئے شرع جائز ومستحب اور مفید بھی ہے۔

(۳) بیعت ارادت یعنی اپنے ارادہ واختیار سے یکسر باہر ہوکر خودکوشیخ ومرشد کے ہاتھ میں بالکل سپرد کردینا،اس قدرتفویض کرنا کہ اس کی مرضی کےخلاف کوئی قدم نہ رکھے۔

یہ صورتیں حضرت علی شیر خدا رضی اللہ تعالی عنہ سے رائج ہے۔اور جملہ سلاسل صوفیۂ کرام بزرگان دین کےتوسط سے حضرت علی وآقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم سے مربوط اور جڑے ہوئے ہیں۔اسی سلسلہ کی ایک کڑی علامہ عبدالوحید علیہ الرحمہ کی ذات گرامی ہے جنھوں نے لوگوں کی ہدایت ورہنمائی تزکیہ نفس اورمجاہدہ کے لیے حضورحبیب ملت کو۱۹۹۰میں بموقع عرس مجاہدملت اجازت خلافت سےنوازا۔اورانکے علاوہ بزرگوں نے بھی حبیب ملت کواجازت و

خلافت دی ہے جنکے اسمائے گرامی بقید سن خلافت مندرجہ ذیل ہیں۔
(۱) حضرت علامہ مولانا عبدالوحید حبیبی علیہ الرحمہ ۱۹۹۰ء میں عرس مجاہد ملت کے موقع پر
(۲) حضرت شمس العلماء مفتی نظام الدین حبیبی علیہ الرحمہ ۱۹۹۰ء میں عرس مجاہد ملت کے موقع پر
(۳) حضرت قاری عبدالتواب صاحب قبلہ ۱۹۹۲ء میں
(۴) حضور تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی اختر رضا ازہری ۲۰۰۱ء میں
(۵) حضرت علامہ سید غیاث الدین احمد قادری کالپی شریف ۲۰۰۵ء میں

حضور حبیب ملت کے مشاہیر خلفاء:

(۱) حضرت علامہ مولانا مفتی عابد حسین قادر نوری مصباحی، جمشید پور جھارکھنڈ
(۲) حضرت علامہ مولانا مدثر حسین مصباحی، جاج پور اڑیسہ
(۳) حضرت علامہ مولانا محمد حنیف حبیبی مصباحی شیخ الحدیث دارالعلوم مجاہد ملت، بھدرک
(۴) حضرت علامہ مولانا نوشاد عالم مصباحی پرنسپل دارالعلوم مجاہد ملت، دھام نگر شریف
(۵) حضرت علامہ مولانا کلیم اشرف، مدھیہ پردیش
(۶) حضرت علامہ مولانا اصغر علی مصباحی، اورنگ آباد
(۷) حضرت علامہ مولانا شہادت حسین مصباحی، گریڈیہہ دارالعلوم مجاہد ملت
(۹) حضرت علامہ مولانا مفتی مشرف رضا مصباحی، کیندراپاڑہ
(۱۰) حضرت علامہ مولانا ضیاء الرحمٰن علیمی
(۱۱) حضرت علامہ مولانا اعجاز احمد مصباحی، راج محل جھارکھنڈ
(۱۲) حضرت علامہ مولانا مشکور علی حبیبی ازہری ، دارالعلوم مجاہد ملت

چند مشاہیر اساتذۂ کرام:

حضرت شمس العلماء مفتی نظام الدین حبیبی علیہ الرحمہ
حضرت مفتی ثناء المصطفی امجدی علیہ الرحمہ
حضرت علامہ مفتی عاشق الرحمٰن صاحب قبلہ
حضرت مفتی عبدالستار علیہ الرحمہ

صورت وسیرت:

صوفیِ باصفا، عالم باعمل، حق گو، حق پسند ہیں ان کا مقدس نورانی چہرہ پر کشش شخصیت تبلیغ واشاعت اسلام ونبوت کا ذریعہ ہے، اتباع شریعت قدرتی طور پر ان کے رگ و ریشے میں بسا ہوا ہے، قد درمیانہ مگر نمایاں معلوم ہوتے ہیں نہ قوی اور نہ زیادہ ضعیف ونا تواں چہرہ مبارک نہایت حسین وجمیل خوبصورت رنگ گندمی اور سرگیں آنکھیں، حدیث رسول فضائل مصطفیٰ ﷺ کسی سے سنتے ہیں تو آنکھیں محبت سے نم ہو جایا کرتی ہیں جیسے راقم نے اکثر پروگرام کے موقع پر بارہا دیکھا ہے۔ آنکھوں میں کمال شرم وحیا کی ندرت، ابروئے پرنور بھرے ہوئے مگر موٹاپے کے آثار نہیں، بنیِ اقدس نہ حد سے بڑی نہ چھوٹی، چہرہ مبارک پر عین مناسب ہے، داڑھی مکمل بھری ہوئی نہیں اور نہیں دانت چھوٹے بالکل سفید موتیوں کی طرح چمکدار ہیں، ہنسی ہمیشہ زیرلب ہوا کرتی ہے، آواز میں کرختگی نام کو نہیں ہے مگر پتلی بھی نہیں، سر بڑا پیشانی چوڑی، سر پر ہمیشہ دو پلے والی ٹوپی رہتی ہے، چلتے ہیں، وقدم تیز اٹھتے ہیں، نگاہیں نیچی رہا کرتی ہیں، انگلیاں متناسب ہیں، چوڑا سینہ، کلائی نہ چوڑی نہ پتلی سب سے بے پناہ محبت کیا کرتے اور گاڑی چلاتے وقت ادھر ادھر تاگ جھانک نہیں کرتے اور کبھی کبھی پورے دھام نگر کی بستیوں میں گشت بھی فرمایا کرتے ہیں اور مجھے بھی اس موقع پر حضرت کے ساتھ یہ موقع میسر آیا ہے اس دوران میں نے حضرت کو یکتا پایا جس کے بیان کے لئے الفاظ نہیں جیسے میں صحیح ڈھنگ سے تعبیر کرسکوں۔

عادات واطوار:

حضرت حبیب ملت میں اعلیٰ مذہبی رجحانات اور دینی واخلاقی اقدار کے فروغ کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے آپ عدل وانصاف، حق وصداقت، انسانیت وشرافت، تصوف وروحانیت، دیانت داری امانت داری، عزت وحرمت، حلم وبردباری، عاجزی وانکساری کے علم بردار ہیں۔ آپ کو اپنے صوبہ اور اس سے متصل صوبوں میں بے پناہ شہرت حاصل ہے۔ باطل عقائد ونظریات رکھنے والوں کے سامنے کبھی بھی سرخم تسلیم نہ کرتے۔ بلکہ

توحید ورسالت کی حفاظت، شجر اسلام کی آبیاری اور مسلک اعلی حضرت کے فروغ کے لیے نبرد آزما ہونے کو معراج زندگی تصور کرتے ہیں، آپ کی زندگی کے بیشتر ایام مذہبی جد وجہد کی نذر رہتے ہیں ۔دینی مذہبی ماحول میں آپ کی پرورش کے اثرات نمایاں طور پر محسوس کیے جاتے ہیں۔حضور مجاہد ملت علیہ الرحمہ سے بے پناہ عقیدت ومحبت ہے اور روضہ مجاہد ملت میں بڑے ہی نیاز مندانہ انداز میں حاضر ہوتے ہیں، آقائے نعمت کی تحریکات کی تکمیل میں از حد کوشش فرماتے ہیں۔اور اپنے پیر ومرشد کے حکم کی بجا آوری کے لیے بھی ہمیشہ برسرِ پیکار رہتے ہیں۔

حضرت حبیب ملت کی دیانت داری کی مثال غیروں کے لئے مشعل راہ ہے، حضرت نے ۲۰۰۴ء میں آل انڈیا تبلیغ سیرت خانقاہ حبیبیہ کی ذمہ داری راقم کو تفویض کی، آل انڈیا تبلیغ سیرت کے زیر اہتمام علمائے اڑیسہ اور اساتذہ دارالعلوم مجاہد ملت کے توسط سے اور میری کاوش سے بڑے مصنفین کی کتابیں منظر عام پر آتی رہی ہیں کبھی کبھی کچھ رقم کی حاجت پیش آتی تو میں حضرت سے بطور قرض کچھ رقم طلب کرتا، حضرت مسکراتے ہوئے ہاں فرماتے مگر ہر جگہ نہیں دیتے ،صرف اپنی حویلی کے پاس دفتر میں بلاتے اور وہیں عطا فرماتے اور جب میں لوٹانا چاہتا تو حضرت اسی جگہ قبول فرماتے اور جہاں سے دیتے وہیں رکھدتے اور یہ فرماتے بابو یہ ایک امانت ہے دیانت داری ضروری ہے۔

نہ پوچھ ان خرقہ پوشوں کی ارادت ہو تو دیکھ
ید بیضا لیے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں

اتباع شریعت:

شریعت مطہرہ کی اتباع کرنے اور اپنے احباب ومریدین کو اس کی تلقین کرنے میں آپ کو ایک امتیازی مقام حاصل اور آپ کی ذات مقدسہ بہت سی خانقاہوں کے موجودہ سجادگان لیے نمونہ عمل ہے۔آپ التزام شریعت کے معاملے میں بہت متصلب ہیں۔

بعض انپڑھ جعلی صوفیوں کی طرح آپ کے قول وعمل میں تضاد نہیں ہے۔ بلکہ آپکے زبان وبیان پر یہ جملے گشت کرتے اے مسلمانو: ہوش میں آؤ سرکار کی محبت ہی میں اپنے کو فنا کر دو کیوں کہ مصدر کائنات فخرِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مطہرہ تمہارے لیے نمونہ عمل

ہے۔اپنی تقریر میں یہ بھی فرمایا کرتے ہیں کہ شریعت درخت ہے تو طریقت اس کا پھل اور پھل بغیر درخت کے پیدا نہیں ہوسکتا۔یعنی اتباعِ شریعت کے بغیر طریقت نہیں ہے،عبادت وریاضت میں کبھی کوئی غفلت نہیں ہوتی،جیسا کہ راقم کو یاد ہے کہ ایک دفعہ چند علما کے ساتھ چاند بالی،متو،بھدرک کے جلسہ سے واپس آرہے تھے جب باریک پور گاڑی پہنچی تو حضرت نے فرمایا نماز ادا کر لی جائے مولانا عبدالطیف گوہر مصطفیٰ پوری نے کہا حضرت یہاں جگہ مناسب نہیں ہے،دھام نگر میں ادا کرلیں گے آپ نے فرمایا کہ نماز قضا ہوجائیگی گاڑی رکا کر ایک بنتے ہوئے پل کے نیچے نماز آپ ادا فرمائے۔زمانہ میں رائج بدعات ورسومات سے ہمیشہ اجتناب فرماتے اور دوسروں کو بھی اس سے روکتے ہیں بایں طور اگر کسی شخص یا پیر یا علاقہ پر علمائے کرام نے کچھ شبہ کر دیا ہو تو حضرت وہاں کسی بھی اصرار پر نہیں جاتے،اس امر میں یقیناً آئینہ مجاہد ملت ہیں اور امین شریعت محافظ مسلک اعلیٰ حضرت ہیں۔مستورات اگر داخل سلسلہ ہونے کے لیے بارگاہ حبیب ملت میں رجوع کرتیں تو روبرو ہونے کی ہرگز اجازت نہیں ملتی۔ اور نہ کسی مریدہ کو چھوکر بیعت فرماتے غرض کہ حضرت حبیب ملت کا ہر عمل اتباع شریعت میں ڈوبا ہوا ہے۔اور اتباع رسول،حکم شریعت کی حفاظت اور مجاہد ملت کی مجاہدانہ شان کا مظاہرہ بھی کرکے آقا کی محبت وعقیدت کا وہ چراغ روشن کیا جو نقش کالحجر ہے۔

استقامت حبیب ملت:

میرے استاد گرامی وقار حضرت علامہ مفتی حنیف حبیبی مصباحی رقمطراز ہیں کہ:" ۲۰۰۸ء میں حرمین شریفین میں فقیر سراپا تقصیر کی حاضری ہوئی تو میں نے بچشم خود دیکھا کہ ان بد عقیدوں کی جماعت میں شامل نہ ہونے کی وجہ سے مکہ معظّمہ میں دوبار پولس والوں نے آپ پر زیادتی کی،بحث ہوئی تو انھوں نے گالیاں دیں اور آپ کا پاسپورٹ ضبط کر لینے کی دھمکی بھی دی۔ان ساری باتوں کے باوجود آپ نے اپنے معمول میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔حج سے فراغت کے بعد مدینہ طیبہ میں حاضری ہوئی تو وہاں بھی آپ کا یہی معمول رہا۔کبھی آپ نے بد عقیدہ کی اقتدا نہیں کی اور نہ ہی کسی ایک وقت کی بھی نماز اپنی ہی قیام گاہ میں ادا کیا۔اقتدا نہ کرنے پر ایک مطوع سے یہاں بھی بحث ہوئی اور دوسری بار تو حد ہی ہوگئی۔ہوا یوں کہ نماز فجر

کا وقت تھا معمول کے مطابق آپ نے مسجد نبوی شریف میں امامت فرمائی، نماز کے بعد سب لوگ آہستہ آہستہ صلوٰۃ وسلام پڑھ رہے تھے ان میں ایک صاحب با آواز بلند یا نبی سلام علیک پڑھنے لگے تو ہم سبھوں نے بھی پڑھا۔ مسجد نبوی سلام کی آواز سے گونج اٹھی۔ نجدیوں کی نماز ہوچکی تھی۔ کچھ لوگ ابھی مسجد میں تھے۔ سلام کی آواز پر ان حرماں نصیبوں کی برہمی دیکھنے کے لائق تھی۔ ایک مطوع پولس نے بدسلوکی اور بدزبانی کی اور آپ کراہتے رہے۔ ہمیں آپ کی اس خوش نصیبی پر رشک آرہا تھا کہ اپنے جد کریم، حضور مجاہد ملت کی سنت پر عمل کی آپ کو توفیق ملی اور وہ بھی روضہ رسول کے سامنے بارگاہ رسول میں تحفہ سلام پیش کرنے کے عوض''۔

چراغ راہ طریقت ص ۱۹۸

حضور حبیب ملت کا اخلاق کریمانہ:

اسلام میں اخلاق کا ایمان کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔ صدق وصفا، عفو ودرگزر، ایثار وقربانی ، رحم وکرم، ہمدردی ومہمان نوازی، یہ سب اوصاف اخلاق کے نمایاں پہلو ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات میں اخلاق کو سب سے بلند جگہ دی گئی ہے۔ خود سرکار اقدس ﷺ اخلاق کے اعلیٰ ترین نمونہ تھے۔ ایک شخص نے ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا سے پوچھا کہ آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کیا تھے؟ آپ نے فرمایا کیا تم نے قرآن نہیں پڑھا جو قرآن میں کلمات کی شکل میں ہے وہی آپ کی سیرت طیبہ میں بصورت عمل تھا۔ یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی کتاب میں سچ بولنے کے لیے کہا تو آپ نے ہر موڑ پر ہر موقع پر سچ ہی کہا۔ کفار مکہ نے آپ کی سیرت وکردار، صدق وصفا، اخلاق وشرافت کو دیکھ کر صادق وامین کا خطاب دیا، اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کے اخلاق کریمانہ کو سورہ نون میں واضح کردیا **انک لعلی خلق عظیم** سرکار مدینہ ﷺ کے عظیم اخلاق کو غیروں نے بھی جنگ وجدال، قتل وقتال، معرکہ آرائی وخونریزی کے موقع پر جب دیکھا تو حلقہ اسلام میں آگئے۔ یہاں تک کہ اخلاق کا یہ معاملہ تھا کہ جنھوں نے جان مارنے کی ترکیب کی تھی، جنھوں نے آپ کو گھر سے بے گھر کردیا تھا، ایک وقت ایسا آیا کہ وہی آپ کے محافظ ونگراں بن گئے۔ آپ نے اخلاق کے ذریعہ لوگوں کے دلوں سے کفر وشرک کے میل کو دھوکر اسلام کو

جا گزیں کیا اور ساتھ ہی یہ بھی ارشاد فرمایا کہ جس کے اخلاق و مروت سیرت و کردار اچھے ہوں وہ میرا محبوب ہے ۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق و محبت خلوص و مروت کی کچھ چھنٹیں ہمارے حبیب ملت کو ملیں، اگر آپ کے گوشہ زندگی اور اسوۂ حسنہ کا بغور مطالعہ کیا جائے تو آپ کی زندگی کے ہر گوشے میں اخلاق کی خوشبو ملے گی جو ایک سچے عاشق مصطفیٰ کی پہچان ہوا کرتی ہے، آپ نے اپنے اخلاق کے ذریعہ بڑوں، چھوٹوں اور بزرگوں کے دلوں میں امتیازی مقام بنایا، کیونکہ جس طرح باغوں میں رنگ برنگ کے پھول کھلتے ہیں اور ان کی خوبصورتی اور زیبائی لوگوں کو اپنی طرف متوجہ ہونے پر مجبور کرتی ہے۔ انسان کے اخلاق بھی کچھ اسی طرح ہیں۔فطری طور پر ہر انسان مہذب اور با اخلاق انسان کو پسند کرتا ہے مومن کے لیے دور اندیشی یہ ہے کہ اپنے رب العالمین کو سامنے رکھے اور اپنے اخلاق کے سہارے اس کی طرف پیش قدمی کرے اور دوسروں کے دلوں کو موہ لینے کی کوشش کرے۔حضور حبیب ملت نے اپنے کردار و عمل، اخلاق و شرافت، سنت نبوی کے آئینے میں خود کو سنوارنے کی ہر محاذ پر کوشش کی ہے جیسا کہ سابق سکریٹری دار العلوم مجاہد ملت دھام نگر شریف ماسٹر سلیم مرحوم بیان فرماتے تھے کہ جب کبھی کسی پیر یا ولی کی آمد خانقاہ میں ہوتی تو حضور حبیب ملت اپنے تمام امور کو بالائے طاق رکھ کر ان صوفیہ کرام و بزرگان دین سے ملاقات کرنے اور ان کے قدوم میمنت لزوم سے مشرف ہونے کے لیے اپنی خانقاہ میں منتظر رہتے ۔ جب تک ان کی رجعت نہ ہوتی، تب تک خدمت میں مامور رہتے ۔اپنے کمالات و جمالات و بلند افکار ونظریات کو ہمیشہ چھپاتے یہ آپ کی عاجزی وانکساری ہے، کیوں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کو گوناگوں خصوصیات کا حامل بنایا ہے ۔علما اور دانشوران اہل سنت کی بہت ہی قدر کرتے اور آنے پر مہمان نوازی میں کوئی کسر باقی نہیں رکھتے ۔ یہ نظارہ عرس مجاہد ملت کی بھیڑ بھاڑ میں بھی دیکھنے کو ملتا ہے۔ ماسٹر سلیم حبیبی مرحوم ہمیشہ فرمایا کرتے تھے کہ مولانا عاشق حضرت کے اخلاق و شرافت کو لوگوں نے تقابل کی کسوٹی میں رکھ کر دیکھا تو با اخلاق و مروت اور سادگی میں آئینہ مجاہد ملت پایا۔راقم نے دار العلوم مجاہد ملت کی چھ سالہ زندگی میں بہت کچھ موازنہ ومشاہدہ کیا ہے۔

تمنادردل کی ہے گرتو خدمت کرفقیروں کی
کہ دانا خاک میں مل کرگل گلزار ہوتا ہے۔

حبیب ملت اور مہمان نوازی:

سن ۲۰۰۶ء بمطابق ۱۴۲۷ھ میں یاد حسین کانفرنس دوبندہ کیندراپاڑہ کے موقع پر علامہ حسن رضا پی ایچ ڈی، پٹنہ دھام نگرشریف تشریف لائے، حبیب ملت سے بذریعہ مو بائل رابطہ کیا کہ علامہ حسن رضا پٹنہ آئے ہوئے ہیں،تو فورًآپ نے راقم سے فرمایا کہ ان کی مہمان نوازی میں کوئی کمی نہیں ہونی چاہئے ہم محو گفتگو ہیں حضرت کے برادراصغرسید غلام احمد صاحب تشریف لائے اورفرمایا کہ حضرت نے مجھے دیکھنے کے لئے بھیجا ہے کیسا انتظام ہے، گرمی کا زمانہ تھا علامہ سو گئے ،ظہر کی نماز کے بعدحبیب ملت کے بھانجے مولانا عبدالمنان شمسی حبیبی کھانا لیکرآئے ،میں نے حضرت کو جگایا اور وضوکروایا آپنے نماز ادافرمائی بعدہ طعام کا انتظام کیا دسترخوان پر ہی علامہ نے سوال کیا حبیب ملت کہاں ہیں؟ ہم نے کہا کہ حضرت بنارس گئے ہیں۔آپنے مسکرایااورکہاحسن رضا کومجاہدملت سے غایت محبت ہے یہ حسن رضا جب مجاہدملت باحیات تھےانکی جھونپڑی میں ہمیشہ قیام وطعام کرتا تھا، میں نے نواسے کو مہمان نوازی اورخوش اخلاقی ،سادگی اورانکساری میں عکس مجاہدملت پایا۔ پھرآپ نے دلی دعاسے بھی نوازا۔

سرزمین اڑیسہ کارئیس القلم کاآخری سفر:

راقم کے پردۂ ذہن میں آج بھی اس عرس سرکارمجاہدملت کا دلکش وپرکیف منظر مستحضر ہے جس میں کرامات غوث اعظم فخرازہرعلامہ اختررضاخاں ازہری اوررئیس القلم فاتح یورپ وافریقہ علامہ ارشد القادری مصباحی علیہ الرحمہ تشریف لائے ہوئے تھے۔گرمی کی شدت اس قدرتھی کہ لوگ اپنے مکان سے باہر جانا گوارانہیں کرتے تھے۔اس کے باوجود دیوانوں اورمستانوں کا ہجوم تھا۔مجاہدملت کے چاہنے والے جگہ جگہ زائرین عرس کے لئے ٹھنڈاپانی وشربت کا انتظام کئے ہوئے تھے۔آپ تقریباً ۳ربجے چلچلاتی دھوپ میں شعلہ بارہواؤں کے تھپڑوں کو برداشت کرتے ہوئے حبیب ملت قصرمجاہدملت سے خانقاہ حبیبیہ

تشریف لائے اوران بزرگوں کی قیام گاہ تک بڑی مشکل سے پہونچے اور باادب کھڑے رہےاورمصافحہ اورمعانقہ کیا۔تاج الشریعہ آپ کی انسانیت وشرافت، دیانت داری وحلم برد باری اورمعاملہ فہمی سے بیحد متاثر ہوئے اوراسی روز اسٹیج میں اجازت وخلافت کےتاج زریں سےسرفرازفرمایا۔

علامہ غیاث ملت اورحبیب ملت:

کالپی شریف وہ مقدس شہر ہے جہاں سے علم وعمل،تقوی وطہارت کی خوشبونکل کر عالم سنیت کومعطرکررہی ہے۔ جہاں شاہ وگدا ماتھارگڑنےکوسرمایہءحیات توشئہ آخرت تصور کرتے ہیں۔اور درویش واصفیاحصول علم معرفت وطریقت کے لئے حاضری دیتے ہیں۔ یہاں کا ذرہ ذرہ قابل حرمت وعزت ہے۔اس شہرمقدس کے رشتے کودھام نگرشریف سے مضبوط ومستحکم بنانے کے لئے علامہ غیاث ملت دھام نگر شریف لائے۔ جب حبیب ملت سے ملاقات کے لیےقصرمجاہدملت پہونچے۔تو حبیب ملت باادب کھڑے ہوگئے کیونکہ علامہ غیاث ملت سادات کرام کے کھلتے ہوئے پھول کی ایک کلی کا نام ہے۔بہرکیف حبیب ملت نے وہ اخلاق وشرافت کانمونہ پیش کیا جس سے آپ بیحد متاثر ہوئے۔رخصت کے وقت آپ کی پیشانی کوبوسہ دیکردعاؤں سےنواز۔ہم لوگوں کےدرمیان ایک جملہ ارشادفرمایا کہ آج میں نے مجاہدملت کونہیں دیکھاعکس مجاہدملت کودیکھا۔راقم السطورنے اس طرح کے بیشمارواقعات کواپنی آنکھوں سےمشاہدہ کیاہے۔

حبیب ملت کا جذبہٗ اخلاص وانکسار:

حبیب ملت کی کتاب زندگی کا ایک ایک ورق قابل تعریف وستائش،مصائب و آلام کےطوفانی ماحول میں استقامت واستقلال کاکوہ گراں بنکراپنے مستقر پرقائم رہنااور اپنےمقصدعزیز کےفروغ میں جان بکف ہوکراستقامت کا مظاہرہ کرنا،مالی منفعت سے بالکل بے نیاز ہوکرآقائے دوجہاں ﷺ کے دین متین کوحرز جاں سمجھ کرشب وروز اس کے فروغ میں مستغرق ہوکرمیدان عمل میں نکلنا،اعدائے دین وملت کی تمام ریشہ دوانیوں کے باوجودشجاعت و جسارت کےکوہ گراں بنکر دین حق اورعلوم نبویہ کی ترقی میں ہمہ وقت کو

شاں رہنا آپکا طرۂ امتیاز ہے۔آپ کواللہ تعالی نے بے پناہ خصوصیات کا حامل بنایا،علم وعمل، اصابت فکر،خوف وخشیت،معرفت ودرایت،تقویٰ وطہارت،عبارت وریاضت،اخلاص و مروت،انسانیت وشرافت،تفکر تدبر،صبر وشکر،حلم وبرباد ری،وقار وطمانیت عفوودرگذر،کرم و سخاوت،جود وعطا اور توکل واستغنا،ان صفات میں سے ایک امتیازی صفت اخلاص ونیت ہے جس کا راقم نے بذات خود مشاہدہ کیا ہے۔

سن ۲۰۰۳ء کی بات ہے،تحریک آل انڈیا تبلیغ سیرت کی جانب سے سرزمین چھتیہ کٹک میں ایک دینی مذہبی جلسہ رکھا گیا تھا،حضور حبیب ملت چند علمائے کرام تشریف لائے۔مئی کا مہینہ تھا گرمی کی شدت تھی۔لوگ گرمی کی وجہ سے بڑی پریشانی میں مبتلا تھے کیونکہ چھتیہ سنگلاخ علاقہ ہے۔وہاں بجلی کے بغیر رہنا مشکل ہے۔بہر کیف ہم لوگوں کا انتظام مفتی محسن رضا کے متعلقین کے یہاں ہوا اور حبیب ملت کی قیام گاہ مسجد کا ایک کمرہ جس میں سابق امام حافظ محبوب سلطان رہتے تھے،اسے کیا گیا،بعد نماز مغرب راقم بغرض ملاقات آیا ہے تو دیکھا وہ مسکراتا،چمکتا ہوا چہرہ جیسے دیکھ کر انسان اپنا غم بھول جایا کرتا ہے،جس کی مسکراہٹ سے مرجھائی ہوئی کلیاں کھل جاتی ہیں،آج وہ مقدس چاند سا چہرہ پسینے سے شرابور ہے،بجلی نہیں ہونے کی وجہ سے گرمی میں جھلس رہا ہے،مگر آپ اس کی شکایت ایک بار بھی نہیں کی،راقم نے سخت لہجہ میں اہل چھتیہ کو طعن وتشنیع کی اور انکی مردہ ضمیر کو جھنجوڑا،لوگوں کا مجمع اکٹھا ہوگیا۔حبیب ملت ن نے مجھ سے ارشاد فرمایا. بابو یہ حضرت مجاہد ملت کی تحریک کا جلسہ ہے مجھے ہر تکلیف منظور ہے ،شجر اسلام کی آبیاری اور مسلک اعلیٰ حضرت کے تحفظ وبقا کی خاطر۔ بہت اصرار کے بعد قیام گاہ تبدیل کی گئی۔اس کمرے کی کیفیت ایسی تھی اگر تندرست شخص کو اس کے اندر رکھ دیا جائے تو وہ بیمار ہو جائے گا۔یہ حبیب ملت کا اخلاص ہے کہ کیونکہ حبیب ملت .AC وغیرہ میں رہنے والے ہیں مگر صرف مشن مجاہد ملت اور اسلام کی خاطر سب کچھ گوارا فرمایا۔

۲۰۰۶ء مئی کے مہینے میں مغربی بنگال کا ایک علاقہ بسنتیہ ہے،جس میں مولانا عبدالغور حبیبی کی کاوش سے تحریک آل انڈیا تبلیغ سیرت خانقاہ حبیبیہ کی جانب سے ایک جلسہ

رکھا گیا، اس جلسہ کا ناظم بذ ادخود راقم تھا، اور وہ دن جمعہ کا تھا، چند اساتذہ دارالعلوم مجاہد ملت اور حضرت حبیب ملت اور دیگر علما وشعرا کے ساتھ جمعہ سے قبل بستیہ پہنچ گئے، سخت گرمی کا زمانہ تھا، ہم لوگ گرمی سے پریشان تھے، جمعہ کی نماز ہوگئی تب بھی بجلی نہیں آئی، بعد نماز جمعہ گھروں میں فاتحہ خوانی کا سلسلہ شروع ہوا اور عشاء تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ بخدا اس روز مکمل بجلی غائب رہی، بنا بریں مجھے اس قدر تکلیف ہوئی کہ بیان سے باہر، حبیب ملت سے عرض کیا کہ حضور میں اور بنگال کے دورہ میں نہیں آسکوں گا کیونکہ یہاں بہت تکلیف ہوتی ہے۔ مگر ان پریشانیوں میں بھی رئیس اعظم اڑیسہ کے نواسے کو مسکراتے ہو پایا اور ایسے موقع پر کبھی چہرے پر شکن نہیں دیکھا، آپ بطور نصیحت ہمیشہ فرماتے کہ آپ لوگ آج بجلی و لائٹ کے لئے پریشان رہتے ہیں، ارے یہ تو حضرت کے مشن کا جلسہ ہے، حضرت مجاہد ملت جگہ جگہ لنٹن لے کر پیدل چل کر تبلیغ فرمایا کرتے تھے۔ یہ حبیب ملت کے جملے تھے جیسے راقم نے من وعن نقل کردیا۔

حبیب ملت اور توکل:

حضور حبیب ملت کے مستقل ڈرائیور محمد اصغر علی حبیبی دھام نگری ہیں وہ بیان کرتے ہیں چرمپا ریلوے اسٹیشن دھام نگر شریف سے تقریباً ۲۴ کیلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ حبیب ملت کے کو اللہ کی ذات پر بے پناہ یقین ہے کہ آپ ہمیشہ ٹرین ٹائم سے صرف ۲۰ سے ۲۵ منٹ قبل دھام نگر سے نکلتے ہیں، اتنے قلیل وقت میں کیسے بروقت پہونچ جاتے ہیں میرے ادارک وفہم سے بالاتر ہے۔

ایک بار ایسا ہوا کہ آپ کو فلک نما ٹرین سے سفر کرنا تھا، معمول کے بنسبت ۱۰ منٹ تاخیر ہوگئی، میں بہت ہی گھبرا گیا اور عرض کیا حضور: ۱۰ رمنٹ تاخیر ہوگئی ہے، پہونچنا بڑا مشکل ہے، حبیب ملت نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ مت گھبراؤ اللہ کی ذات پہ بھروسہ رکھوان شاء اللہ آج فلک نما ۱۰ رمنٹ لیٹ آئے گی، جب ہم لوگ ریلوے اسٹیشن پہنچے تو پتہ چلا کہ آج ۱۰ ر منٹ لیٹ آئی ہے۔ اس طرح کے واقعات آپ کے تبلیغی اسفار میں ہوتے ہی رہتے ہیں۔

نہ پوچھ ان خرکہ پوشوں کی ارادت ہوتو دیکھ
ید بیضا لیے بیٹھے ہیں اپنے آستینوں میں

حضور حبیب ملت اور اصلاح امت:

حضور حبیب ملت عظیم مبلغ مصلح قوم وملت ہیں، جن کی زندگی کے ایام اصلاح قوم، تبلیغ اسلام اور نصرت دین میں گزر رہے ہیں ۔ جب آپ قوم مسلم کی بد اعمالیوں اور بد کرداریوں کو دیکھتے ہیں، تو بیتاب و بے قرار ہو جاتے ہیں، اور ان میں انقلاب پیدا کرنے کی سچی لگن اور تڑپ آپ کے قلب وجگر میں انگڑائیاں لینے لگتی ہیں ۔ گویا قوم کی اصلاح و فلاح و بہبود آپ کی زندگی کا جزء لاینفک اور نصب العین بن گیا ہے ۔ یقیناً آپ کے گوشہ ء حیات اور مخلصانہ کردار وعمل کا مطالعہ کرنے سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ زندگی مسلمانوں کی صلاح وفلاح اور اصلاح عقائد واعمال میں گزر رہی ہے ۔ جب کبھی لوگ بھٹکنے لگتے ہیں تو انکی اصلاح کی کوشش فرماتے ہیں ۔ دھامنگر شریف میں مجاہد ملت کی حویلی کے قریب ایک چھوٹی بستی قاضی محلّہ آباد ہے ،جس میں ایک قدیم مسجد ہے ۔ سن ۲۰۰۹ء میں اس مسجد کو نئے طرز ونہج پر تعمیر کرنے کا قصد خطیب وامام مولانا غلام مصطفیٰ حبیبی صاحب اور محلّہ کے چند افراد نے کی ،اس حوالے سے کچھ لوگوں کے درمیان اختلاف و انتشار ہوا، اس رنجش نے اس قدر زور پکڑا کہ شاید مسلمان ایک دوسرے کے جانی دوشمن ہو جائینگے، ہو جائینگے ، بات کی خبر حبیب ملت تک پہونچی تو آپ نے ستائیس ویں رمضان المبارک کی رات میں اپنے تمام امور کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اپنے مصلحانہ طرز سے اختلاف کا سد باب کیا اور محبت و پیار، رفاقت وانسیت کے ساتھ زندگی گزارنے کا درس دیا اور ماحول کو سازگار بنایا۔

ڈاکٹر صادق حسین حبیبی دھام نگری بیان کرتے ہیں کہ ملا شاہی دھام نگر میں خاندان مجاہد ملت سے تعلق رکھنے والے ایک اللہ کے ولی ملا سعد الدین بابا علیہ الرحمہ کا مزار اقدس ہے، جن کا عرس اعلیٰ پیمانے پر کئی برسوں سے منایا جاتا ہے، اس کے انتظامیہ کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے ۔ ایک سال نہ جانے کس کی نظر بد لگی کہ اس کے انتظامیہ میں زبردست اختلاف ہو گیا، میں نے غایت کوشش کی لیکن ان الجھے ہوئے مسائل کی عقدہ کشائی نہیں ہو پائی ، یہ خبر کسی طرح حبیب ملت تک پہنچ گئی، آپ کہیں سفر میں جانے والے

تھے،آپ نے ارادہ سفر منقطع کردیا،اوراپنا قیمتی وقت دیکر تمام انتظامیہ کی مکمل ذہن سازی کی اوراختلافات کاقلع قمع کیا۔اورالحمدللہ۔ایسادستور بنایا،روزافزوں ترقی ہورہی ہے۔

حبیب ملت کی مومنانہ بصیرت:

اللہ تبارک وتعالیٰ نے لوگوں کی ہدایت کے لیے اور ضلالت وگمراہی کے دبیز پردے چاک کرنے کئے لیے انبیاء کرام کوسلسلہ بسلسلہ حضرت آدم علیہ سے عیسیٰ علیہ السلام تک بھیجااورآخر میں سرکاردوعالم ﷺ کواس خاک دان گیتی پر مبعوث فرمایا،آپ کی تخلیق کا مقصدصرف کتاب وحکمت کی تعلیم اورخلق خدا کی ہدایت ہی تھی ۔جیسا کہ رب تبارک وتعالی 'ارشادفرماتاہے۔ **و یزکیھم و یعلمھم الکتاب و الحکمة**،سورہ بقرہ)اس آیت کریمہ سے تزکیہ نفس کا پتہ چلتا ہےاور مذہب اسلام میں تزکیہ نفس پرزوردیا گیاہے،تاکہ انسانوں کے قلوب کوصاف کیا جائے اور بندے کا دل تجلی مولیٰ کا مرکز اورمہبط انوار بن سکے۔جو بندہ اپنے دل کودنیاوی خرافات کی آماجگاہ نہ بناکر یادالٰہی سے معمور کرلیتاہےاور علائق دنیا سے پاک ہوکراپنی بیش قیمت زندگی عبادت وریاضت میں لگادیتاہے،وہی اصل میں مقبول خداہوتاہےاور" **اتقوا فراسة المومنین فانه ینظر بنور الله**" کامصداق بن جاتاہے۔اس کی نگاہ بصیرت کایہ عالم ہوتاہے کہ نظر اٹھاتاہےتولوح محفوظ کی تحریں نظر آتی ہیں،اورنیچے نظر کرتاہےتوتحت الثریٰ نظر آتاہے۔

انھیں باکرامت شخصیتوں میں سے حضورحبیب ملت کی ذات گرامی وقار ہے ج،و تقویٰ وطہارت کا ناپیدا کنار ہے طاعت وفرمابرداری کا مجسمہ علم وعلم کا کوہ ہمالہ انسانیت و شرافت ،سادگی وانکساری،تہذیب وتمدن میں عکس مجاہدملت ہے ۔حبیب ملت کی مومنانہ بصیرت کوبھی راقم نے سنااورمشاہدہ کیاہے۔

راقم کے متعلقین میں سے جناب آزاد بھائی بھدرکی ہیں،انکےتوسط سے سرزمین کیونجھر میں آل انڈیاتبلیغ سیرت کا پروگرام کئی سال سے آج تک جاری ہے۔وہ بیان کرتے ہیں کہ کیونجھر میں ایک بدعقیدہ اور بدمذہب شخص تھاجوعلمائے اہل سنت کی اہانت،اورمشائخ عظام کامذاق اڑاتاتھا۔ایک بارحبیب ملت کیونجھرآئے ہوئے تھےاسے میں کسی زاوئے سے

حبیب ملت سے ملاقات کرانے لیکر آیا، وہ وہاں طویل وقت تک موجود رہا اور تمام امور حبیب ملت کو غائرانہ طور سے ملاحظہ کرتا رہا۔اور حبیب ملت کی سادگی وانکساری ،تقویٰ وطہارت، اخلاق وشرافت، سے بیحد متاثر ہوا۔ چند دنوں بعد حبیب ملت سے بغرض ملاقات دھام نگر شریف آیا،اور خانقاہ شریف کے پرانے حوض کے پاس ہم لوگوں نے وضوکیا، دوران وضواس کی جیب سے پیسے کا بٹوہ گر گیا، وہ اس سے نا بلد رہا جب یاد آیا تلاش وجستجو کے بعد بٹوہ نہیں ملا، وہ حضرت حبیب ملت کے پاس آیا اور آپ کے حلقہ ارادت میں داخل ہو گیا۔اس کے چہرے پر اداسی کے آثار تھے، حضرت نے وجہ دریافت کی تو اس نے سارا ماجرہ بیان کیا، آپ نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ جاؤ وہیں تمھیں مل جائے گا آزاد بھائی بیان کرتے ہیں کہ دوسرے روز اس جگہ ہم پہونچے تو پرش (بٹوہ) صحیح سلامت وہیں رکھا ہوا تھا۔

نگاہ مرد مومن سے تقدیریں بدل جاتی ہیں
جو ہو ذوق یقیں پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں۔

حبیب ملت کی کامیابی میں مجاہد ملت کا کردار:

عظیم شخصیتوں کی تعمیر میں بہت سے اسباب وعوامل دخیل ہوا کرتے ہیں ۔کبھی خاندان کی اعلیٰ روایتوں کا فیض ہوتا ہے تو کبھی دولت وثروت کی کرشمہ سازیاں ہوتی ہیں، کبھی وسیع تعلقات موثر ہوتے ہیں تو کبھی نسبت بلند مقام پر فائز کر دیتی ہے۔حبیب ملت کی شخصیت محتاج تعارف نہیں جنکی شخصیت کا نقشہ ہر ایک کے دل و دماغ میں نقش کیا ہے، جنھیں عوام وخواص مجاہد ملت کی محبت کا آماجگاہ بے دریغ کرتے ہوئے دامن مراد پھلائے ہوئے ہیں، اور حضرت مجاہد ملت سے انگڑائی لیتی ہوئی آرزؤں کی تکمیل سسکتی ہوئی تمناؤں کی تسکین کے لئے حبیب ملت کو وسیلہ بنانے سے چوکتے نہیں چونکہ نانا جان کے بہتے ہوئے چشمہ فیض سے مکمل سیرابی کے لئے نواسہ کا تواسط افضلیت کا درجہ رکھتا ہے، اس کا مطلب یہ نہیں کہ نواسے کے بغیر نہیں سنتے بلکہ نسبت اکمال فیض اور تعجیل کا سبب ہے۔

زیر مضمون ایک واقعہ ملاحظہ ہو محمد کلام حسین حبیبی کا نہتی درو امغربی بنگال کے رہنے والے ہیں، جن کا خاندان مجاہد ملت کی عقیدت ومحبت کا اسیر ہے۔ وہ مولانا غلام مصطفیٰ حبیبی

سے واقعہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار میری والدہ محترمہ دعا ئے یونس چلہ کی شکل میں پڑھنے لگیں ایک روز محو ورد تھیں کہ اچانک پیچھے کسی چیز کے گرنے کی آواز آئی ،انھوں نے نظر پھیری کے دیکھا اور مارے خوف کے بے ہوش ہوگئیں ،اہل خانہ اور خویش و اقارب کی بھڑ لگئی ، علاج وغیرہ سے ہوش میں آگئیں تاہم آہستہ آہستہ دماغی توازن بگڑنے لگا اور بات یہاں تک آگئی ،ہم لوگوں کو بھی پہچان نے سے انکار کرنے لگیں،۔جناب تجمل صاحب ماہر عاملین سے طبیعت کی بحالی اور دماغی توازن کی سدھار کی کوشش میں لگے رہے مگر ہر طرح سے ناکام رہے، بلا آخر انکی عقیدت نے آواز دی کہ اپنے ولی نعمت مرشد برحق کی بارگاہ میں حاضری دی جائے ، جہاں درویش و اصفیاء علم معرفت وطریقت کے لیے کاسئہ گدائی لئے کھڑے رہتے ہیں، بلا جھجک دھامنگر شریف اپنی اہلیہ کو لیکر پہنچے، کئی روز حاضری دیتے رہے، مگر حالت میں کچھ تبدیلی نہیں آئی، جناب تجمل صاحب ایک روز مزار کے قریب سو رہے تھے، حضور مجاہد ملت خواب میں تشریف لائے ،اور فرمایا تجمل تو میری بارگاہ سے جلد چلے جانا کیونکہ تیری زوجہ بغیر اجازت کے عمل کر رہی تھی ،انکار مجاہد ملت کسی رمز سے خالی نہیں تھا، جب نیند سے بیدار ہوئے تو محسوس ہوا کہ جو امید کا سورج طلوع ہو رہا تھا وہ بھی ڈوب گیا،سوچ وفکر کے اتھاہ سمندر میں مستغرق ہوکر فصیلہ کیا کہ ایک ہی راہ حبیب ملت ہیں،ایک روز بعد نماز ظہر حبیب ملت کے قدموں میں گر پڑے اور گریہ وزاری کرنے لگے تو حبیب ملت کو رحم آگیا،آپ نے کچھ دیر غور وخوض کرنے کے بعد فرمایا جاؤ: مجاہد ملت کی بارگاہ میں ان شاء اللہ شفا کامل میسر آئیگی جناب تجمل حبیبی کے لخت جگر عبدالکلام حبیبی بیان فرماتے ہیں کہ اس کے چند دنوں بعد بعد میری والدہ الحمد للہ بالکل ٹھیک ہوگئیں۔

پھر ایک روز جناب تجمل حبیبی خواب میں دیکھ رہے ہیں کہ کہ حضور مجاہد ملت اور حبیب ملت دونوں حضرات اسی جگہ کھڑے ہیں جہاں آج دارالعلوم مجاہد ملت کی عمارت بنی ہوئی ہے۔نانا اپنے نواسے کو دارالعلوم کی عمارت کا نقشہ وڈھانچہ بتاتے رہے اور آپ بغور سماعت کرتے ،اس خواب کا ذکر کسی کے سامنے تجمل حبیبی صاحب نے نہیں کیا، جب دارالعلوم مجاہد ملت کی تعمیر مکمل ہو گئی تو انھوں نے بتایا سرکار مجاہد ملت نے جو نقشہ بتایا تھا من وعن عمارت ویسی ہی بنی ہوئی ہے۔

حبیب ملت۔ اثر علمی فتوحات:

جب بندہ رضائے مولیٰ کی خاطر اپنے کو فنا فی اللہ اور فنا فی الرسول کر دیتا ہے، مصداق بن جاتا ہے تو اللہ تبارک تعالیٰ اسے اپنا دوست بنا لیتا ہے ،اور اسے ولایت و بزرگی کے بلند مدارج پر فائز کر دیتا ہے، پھر اس بندے کو مخلوقات میں ایک امتیازی مقام حاصل ہوتا ہے، جو اس کے کمالات و جمالات کا اثر انسانوں اور جناتوں حیوانوں میں ظاہر ہونے لگتا ہے، وہ بندہ اپنی بلند ترین شخصیت کو چھپانے کی حتی الامکان کوشش کرتا ہے مگر اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے محبوب و مقرب بندے کی عظمت و رفعت ،شان وشوکت ،عقیدت و محبت جاگزیں کرنے کیلیئے گاہے بگاہے خرق عادت باتوں کو ظاہر کر دیتا ہے تاکہ عقل والوں کے لئے درس عبرت اور زندگی میں انقلاب لانے کا سبب بن سکے۔اس ضمن میں ایک دو واقعہ ملاحظہ ہو حضرت حافظ و قاری شریف الدین تیغی بھدرکی بیان کرتے ہیں میرا نا مکان تعمیری مرحلے سے گزر کر مکمل ہو چکا تو میں اس کی افتتاح میں ایک جلسہ رکھا تاکہ مقدس علمائے اہل سنت اور حبیب ملت کے قدوم میمنت لزوم سے گھر فیضیاب ہو۔جب حبیب ملت کی آمد کا وقت قریب تر ہو گیا،حضرت کی قیام گاہ بہتر انداز سے مزین کی گئی،وقت مقررہ پر حضرت اور علماے اہل سنت کا ورود مسعود ہوا اور جلسہ نہایت شان وشوکت کے ساتھ منعقد ہوا۔چند دنوں بعد جناب شریف الدین تیغی صاحب کے خویش واقارب میں کسی بچے پر جن سوار ہو گیا، بچہ چیختا چلاتا تھا اہل خانہ نے اپنی بساط بھر عاملوں سے علاج کروایا، جب سارے راستے مسدود ہو گئے تو آپ کے بھائی کے لڑکے نے دانش مندی سے ایک فیصلہ کیا کہ حبیب ملت جس کمرہ میں قیام فرمائے تھے وہ اسے کھینچ کر اس مکان کی طرف چلنے لگا اس جن نے اپنی پوری طاقت صرف کر دیا، کہ مجھے اس کمرے میں مت لیکر جاؤ کیونکہ وہاں حبیب ملت نواسہ مجاہد ملت تشریف فرما تھے،اس لڑکے نے جن کی کمزوری کو بھانپ لیا،اور جبرً اس مکان میں لے گیا، جوں ہی اس کمرے میں داخل ہوا،اسی وقت سے جن مکمل غائب ہو گیا۔

جن کا اعتراف:

حضرت مولانا صادق علی رضوی بیان کرتے ہیں کہ ایک سال سومال بنگال کے

سالانہ جلسہ کے موقع پر بدعقیدہ وہابیوں، دیوبندیوں نے جلسہ کو بند کرنے کی مردود ومخذول کوشش کی اور اختلاف وانتشار کی آگ بھڑکا دیا، ساتھ ہی حضور حبیب ملت پر کچھ کارروائی کرنے کا عزم مصمم بھی کرلیا، مگر حبیب ملت کی شخصیت کا رعب ایسا غالب رہا کہ وہ کچھ نہ کرسکے۔ اسی روز دیوبندی سردار کی لڑکی پر ایک جن سوار ہوگیا حتی المقدور دعا تعویز کیا مگر کوئی عمل کارگر نہ ہوا۔ البتہ اس نے حبیب ملت کی شخصیت کو ظاہر کردیا، اس نے کہا دھام نگر شریف سے آئے ہوئے حبیب ملت کے پاس لے چلو، وہ شخص جو حبیب ملت کا سخت دشمن تھا، بالاخیر میں وہ مجبور ہوگیا، اپنی لڑکی کو لیکر آیا، جوں ہی حبیب ملت نے دم کیا، جن فوراً غائب ہوگیا۔

دوراندیشی:

شاعر اسلام جناب شہنواز حسان حبیبی بیان کرتے ہیں کہ حبیب ملت ان کے گھر انکی بہن کی تقریب شادی کے موقع پر تشریف لائے، اختتام تقریب کے بعد رخصت کا ارادہ کیا تو شہنواز صاحب سے ٹیکسی کیلئے فرمایا تو مرید نے فوراً ایک ٹکسی کا انتظام کردیا، جب ٹیکسی آئی، حبیب ملت نے کچھ دیر اسے دیکھ کر فرمایا کہ اس گاڑی سے میں نہیں جاؤنگا پیہم اصرار پر بھی حضرت نے انکار کیا اور آپ بس سے روانہ ہوئے، تقریباً ایک گھنٹہ بعد وہ ٹیکسی والا آیا اور شہنواز سے کہا کہ شاعر صاحب آپ کے یہاں جو بزرگ آئے تھے یقیناً وہ اللہ والے ہیں، شہنواز صاحب کہتے ہیں، میں نے حیرت سے دریافت کیا کیا ہوا؟ اس نے کہا میری گاڑی ایک کیلومٹر چلی تھی کہ اچانک تیل کے ڈبہ میں سوراخ ہوگیا اور اگر زیادہ دور جاتا تو ضرور مصیبت آتی اس لئے اس اللہ والے نے اس میں جانے سے انکار فرمادیا۔

موسلا دھار بارش:

سن ۲۰۰۴ء میں رسول پور جگت سنگھ پور کے حافظ غلام غوث اور ان کے والد بزرگوار جناب ابوطالب مرحوم حضور حبیب کے چتنئی دورہ کے موقع پر ساتھ میں تھے۔ کئی روز مسلسل دورہ مخصوص علاقوں میں رہا، عوام وخواص آتے اور آپ کے فیوض و برکات سے مستفیض ہوتے، جب حضرت کی واپسی کا وقت قریب ہوا تو ایک شخص کے مکان میں توشہ کا اہتمام کیا گیا، اسی اثنا میں چندلوگوں نے حضرت کی بارگاہ میں پرخلوص استدعا کی کہ حضرت

چنئی میں بارش نہیں ہورہی ہے لوگ پریشان ہیں آپ دعا فرمائیے، حضرت نے کہا میں گناہ گار کیا دعا کروں پیہم اصرار پر آپ نے دعا فرمائی، حافظ غلام غوث حاحب فرماتے ہیں کہ بعد نماز عشاء حضرت کھانا تناول ما کرمحو استراحت تھے اور میں حضرت کی خدمت میں مامور تھا کہ اچانک اندھیرہ چھا گیا، بارش ہونے لگی اور میں نے حضرت سے کہا کہ بارش ہورہی ہے آپ نے فرمایا کہ یہ میرے رب کا کرم ہے۔ بارش اتنی ہی ہوئی جتنی ضرورت تھی۔

بارش موقوف ہوگئی:

سن ۲۰۰۵ء کی بات ہے اس وقت راقم دارالعلوم مجاہد ملت میں زیر تعلیم تھا، عرس مجاہد ملت کا پہلا روز تھا، رات میں مشاعرہ ہونے والا تھا تقریباً ۳ ربجے ایک زوردار طوفان آیا آندھی چلی پیڑ اکھڑ کر گرنے لگے اور موسلہ دھار بارش ہونے لگی، دکانیں آندھی اور بارش کی زد میں آگئیں سارا نظام درہم برہم ہونے لگا لوگ پریشان ہونے لگے کہ عرس کا پروگرام کیسے مکمل ہوگا راقم اسی کا ذکر اپنے ہم عصر سے کررہا تھا کہ میرے ہم سبق مولانا شفیع الدین نے آکے بتایا حضور حبیب ملت کو لوگ بغرض دعا لیکر روضۂ مجاہد ملت آئے ہیں، حبیب ملت نے دعا فرمائی کہ پھر دنیا نے دیکھا کہ ۱۰ منٹ کے اندر طوفان تھم گیا بارش چھوٹ گئی اور سارے حالات معمول پر آگئے۔

غوث اعظم نے حفاظت فرمائی:

ایک دفعہ بعد رمضان ناچیز دارالعلوم مجاہد ملت دھام نگر شریف پہنچا، حبیب ملت کے مستقل ڈرائیور محمد اصغر علی سے ملاقات ہوئی، میں نے ان سے کہا کہ حبیب ملت کے تعلق سے کچھ سنائیے تو انھوں نے وہ واقعہ بیان کیا جسے راقم نے کئی لوگوں سے سنا ہے۔ ایک بار کا واقعہ یہ ہے کہ تبلیغ سیرت کے ایک اجلاس کیلئے شیر کٹک کا سفر تھا، ہم لوگ بعد عصر دھام نگر شریف سے نکلے مگر تاخر کی وجہ سے راستے ہی میں شام ہوگئی، اندھیرہ چھایا ہوا ہے، حضور حبیب ملت اور عبدالطیف گوہر مصطفیٰ پوری سوار تھے گاڑی برق رفتار کے ساتھ چل رہی تھی، اچانک ایک عظیم الجثہ سانڈ سامنے آگیا، میں نے اپنی بساط بھر کوشش کیا کہ گاڑی سائیڈ سے نکل جائے لیکن میری تمام صلاحیت وقابلیت ناکام ہوگئی اور گاڑی اس سانڈ سے ٹکرا گئی میرے

پردۂ ذہن میں ایک شبہ مرتسم ہونے لگا کہ قوم کی وہ امانت جس سے مذہبی شام وسحر کی مسکراہٹ وابستہ ہے ،شاید آج وہ سلامت نہ رہے گی مجاہد ملت کا نام لے کر عزم وحوصلے کے ساتھ پرخطر حالت میں گاڑی چلا تا رہا، گاڑی ٹکرانے کے بعد ۸ فٹ دور گری، اور گاڑی کو کافی نقصان پہنچا، میں بھی سخت زخمی ہوگیا، وہ عظیم الجثہ سانڈ تقریباً دومنٹ تک گاڑی کے سامنے والے حصہ پرسوار رہا ایسا لگا کہ کسی نے لاکر بیٹھا دیا ہے، میں گھبراتے ہوئے حبیب ملت کی طرف دیکھا گاڑی کے حالت ناگفتہ بہ ہوگئی ،مگر حبیب ملت بالکل سلامتی کے ساتھ جلوہ افروز ہیں ، میں نے عرض کی کہ حضور آپ کوکوئی پریشانی تونہیں؟ آپ نے مسکراتے ہوئے فرما یا میرے غوث ومجاہد ملت نے میری محافظت فرمائی ورنہ ایسے حادثہ کے بعد بچنا ناممکن ہوتا۔

حبیب ملت کشف وکرامت کے آئینے میں:

اللہ تبارک وتعالیٰ نے تمام مخلوقات میں انسان کوافضل واشرف بنایا لقد کرمنا بنی آدم تاج زریں سے سرفراز فرمایااور ہرطرح کی نعمتوں سے مالا مال کیا۔جیسے آنکھ دیکھنے کیلئے سننے کے لئے کان سونگھنے کے لئے ہاتھ پکڑنے کے لئے پیر چلنے کے لئے وغیرہ اور جب انسان عبادت وریاضت تقویٰ وطہارت زہدورع شرافت وکرامت عفت وپاکدامنی صبرو توکل فقروقناعت ضبط وتحمل معرفت ودرایت صدق وصفا عشق الٰہی ومحبت رسول اخلاق و اخلاص حلم و بر بادی فاقہ و استغناان مقدس صفات سے مزین وآراستہ ہو جاتا ہے۔تو خداوندقدس کی جانب سےاس پرآلائیشوں وآلودگیوں سے پاک وصاف کرکےمحبوبیت کیلئے وقف کردیاہے۔اوراللہ تبارک وتعالیٰ اسےمعرفت وکشف کےاس بلند مدارج پرفائز کردیتا ہے جہاں سارے حجابات دور ہو جاتے ہیں ۔ن مقدس انسانوں میں سے حضرت حبیب ملت کی ذات مقدسہ ہے۔آپ کی ذات علم وعمل کا سنگم،تقویٰ وطہارت، کی جلوہ گاہ عشق و عرفان کا مرقع ،اخلاص وللٰہیت کا پرنور مجسمہ،فکرونظر کا بحر ذخار ہےآپکی زندگی پاکیزہ وہ باوقار ہے۔آپ کی کتاب زندگی کوراقم دیکھ بھی رہاہےاور پڑھ بھی رہاہے کہ آپ تقویٰ وطہارت مذکورہ اوصاف کے ہر پیچ ودشوار گزارراستے ہر پیچ ودشوارگزاراستے کوآسانی کے ساتھ طے کر لیتے ہیں،آداب وسنن میں یعنی نشست وبرخاست سفروحضر بات چیت معاشرت ومعاملات

دین ودنیا عوامی ربط وتعلقات میں طریقہ مصطفوی کا دامن ہاتھ سے جانے نہ دیتے۔ یقیناً حبیب ملت کی گدڑی میں لعل وگوہر ہر لوح محفوظ کے رموز واسرار پنہاں ہیں۔جس کو راقم حیطہ تحریر میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرر ہا ہے۔

جناب نور السلام دھام نگری مجاہد ملت کے سچے سیدائی حبیب ملت کے عقیدت مند مرید تحریک خاکساران حق،آل انڈیا تبلیغ سیرت کے فرد خاص۔وہ بیان کرتے ہیں کہ آج سے تقریباً بارہ سال قبل کی بات ہے جس وقت موبائل کی دنیا میں انقلاب خاص نہیں تھا اس وقت لینڈ لائن فون کا استعمال ہوتا تھا۔حضور حبیب ملت کا فون آیا کہ نور السلام آج آپ کو میرے ساتھ بالوبیسی جگت سنگھ پور جانا ہے وہاں جلسہ سیرت النبی کی دعوت ہے چار بجے چلنا ہے،اس وقت چپل وجوتے کی تجارت میری تھی اس روز میں بھدرک مال کے سرد کار گیا ہوا تھا کسی پریشانی کی وجہ سے بروقت آنے سے قاصر رہا جب دھانگر شریف پہونچا تو خبر موصول ملی کہ حبیب ملت روانہ ہو چکے ہیں تساہلی وتاخیر کو حرماں نصیبی کوتاہ قسمتی اور فرمان مرشد کے برخلاف تصور کرتے ہوئے بہت افسوس مند ہوا اور فوراً خاکی لباس پہنا اور بالوبیسی جانے کا عزم مصمم باندھ لیا اور دھامنگر سے نکل پڑا جب کٹک پہنچا تقریباً شام ۷ بج چکے تھے ٹھنڈی کا موسم تھا آخری گاڑی کا وقت بھی نکل چکا تھا بہت دیر انتظار کرنے بعد ایک ٹرک جیپور جانے والا ملا کسی طرح ۱۱ بجے رات جیپور پہنچ گیا وہاں سے بالوبیسی جانے کا کوئی ذریعہ نہیں ملا بہر کیف میں گھٹا ٹوپ تاریکی رات میں پیدل چلتا رہا اور یہ دن زندگی کا سب سے پرخطر دن تھا نہ کھانا نہ پانی نصیب ہوا جب سارے عزم وحوصلے، طاقت وقوت جواب دے چکے تو ایک بنتے ہوئے پل پر سو گیا اس قدر تھکاوٹ تھی کہ آنکھیں بند ہو کر رہ گئیں، جب بیض سحر نمودار ہوا ایک گاڑی آنے کی آواز گونجی تو میرے احساس و ہمت کا تار جوڑ گیا وہ گاڑی میرے قریب آکر رک گئی اس کے اندر مولانا اختر رضا ضیائی موجود تھے انھیں دیکھتے ہی میرا مضمحل چہرہ فرحت وشادمانی سے چمک اٹھا مولانا نے فرمایا وقعی تم مستان ہو آپ کی پوری رات کرب واضطرار درد وغم ،حزن وملال میں کٹی ہوگی۔صبح ہوتے ہی حبیب ملت نے فرمایا کہ آختر تم جاؤ اس مستان کو راستے سے لے آنا وہ راستے میں ہے، جب میں حبیب ملت

کے پاس پہنچا تو آنے فرمایا انتی تکلیف اٹھانے کی کیا ضرورت تھی گھر میں رہ جاتے ۔اس واقعہ سے یہ پتہ چلتا ہے کہ حبیب ملت کو انکے آنے کا یقین کامل تھا، اور مولانا اختر کو بھیجنا آپ کی بصریت تھی ۔

جلاسکتی ہے شمع کشتہ کو موج نفس ان کی۔الٰہی کیا چھپا ہوتا ہے اہل دل کے سینوں میں

مریض کو شفا مل گئی:

سن ۲۰۰۵ء کی بات ہے راقم اپنے عزیز دوست محمد اختر حسین حبیبی کیندرا پاڑہ کے دولت خانہ پر بغرض ملاقات پہنچا، دوپہر کا وقت ہے بعد نماز ظہر خورد ونوش کا انتظام کیا گیا دسترخوان پر تین چار افراد بیٹھے تھے، جناب اختر صاحب بھی بیٹھے مگر انکے چہرے پر اضمحلال کے آثار نمایاں تھے لبوں کا تبسم روٹھا ہوا تھا ایسا لگ رہا تھا کہ آنکھیں برس پڑیں گی میں نے وجہ تاسف دریافت کیا تو انھوں نے کہا کی میری زوجہ محترمہ کو کینسر کا مرض لاحق ہو گیا ہے، میں لوٹ گیا کیوں کہ یہ وہ مرض ہے جس سے شفا ملنا مشکل ہے، میں نے مسکراتے ہوئے کہا کہ مایوس ہونے کی کوئی بات نہیں کیوں کہ ہمارے درمیان وہ بلند ترین شخصیت ہے جس کی دعا سے انسان موت کے چنگل سے بھی چھٹکارا پا جاتا ہے، اور کرشمہ قدرت وسیلہ تلاش کرتی ہے اور اگر صحیح ذریعہ مل جائے تو لاینحل مسائل کی عقدہ کشائی باسانی ہوسکتی ہے ۔میں نے مشورہ دیا کہ ڈاکٹری علاج سے قبل اپنے ولی نعمت مرشد برحق حضور حبیب ملت کی بارگاہ میں چلے جائیے، میرے مشورہ کو انھوں قبول کیا، اور دھام نگر شریف پہنچے، حضرت سے سارا حال بیان کیا، حبیب ملت نے سماعت کرنے کے بعد ارشاد فرمایا کہ مت گھبراؤ جاؤ علاج کا آغاز کرو، ان شاء اللہ شفائے کاملہ حاصل ہوگا، حبیب ملت کی دعا کے بعد علاج کی کاروائی شروع کی گئی، آہستہ آہستہ ممکن کی صورت میں تبدیل ہوگئی، المختصر ڈاکٹری رپورٹ کے مطابق مرض مہلک سے شفا مل گئی۔

دور دراز کی جانکاری:

مولانا غلام مصطفٰی حبیبی اور حضرت کے ڈرائیور جناب اصغر علی کا بیان ہے کہ ایک بار ہم لوگ بنگال کے سومال بغرض جلسہ جارہے تھے ۔تقریباً جلسہ گاہ سے ۱۳/ کیلومیٹر پیچھے

تھے کہ اچانک طوفان آیا ہوا چلی اور تیز بارش ہونے لگی۔ ہم حضرت کے ساتھ تھے، ہم نے عرض کیا حضور آج جلسہ بارش کے نذر ہو جائے گا۔ حضرت نے فرمایا مت گھبراؤ وہاں بارش نہیں موسم صاف ہے۔ الغرض جب ہم وہاں پہونچے تو حضرت نے جیسا فرمایا تھا ویسا ہی پایا۔ کوئی یہ نہ سمجھے کہ حضرت کو کسی نے اطلاع دی تھی۔ نہیں ہم موجود تھے کوئی اس قسم کی بات ہوئی نہیں تھی۔ بلکہ آپ کی نظر کیمیا کا اثر تھا۔

دلی کیفیت کا انکشاف:

مولانا غلام مصطفیٰ حبیبی بڑے خوش نصیب ہیں جنھیں حبیب ملت کے ساتھ سفر کا زیادہ موقع میسر آتا ہے۔ انھوں نے ایک مقدس سفر کا ذکر کیا تھا۔ کئی سال قبل کی بات ہے۔ حبیب ملت جب زیارت حرمین شریفین کے لئے جاتے ہیں تو اس موقع پر عقیدت مندوں کی ایک جماعت دھام نگر شریف سے کلکتہ ائیر پورٹ تک الوداعیہ پیش کرنے کے لیے جایا کرتی ہے۔ پہلی بار جب اس موقع پر کلکتہ گیا ہوا تھا، ٹکیہ پاڑہ کے جناب صلاح الدین صاحب کے مکان میں حضور حبیب ملت تشریف فرما تھے، لوگ وفور جذبات کے ساتھ جوق در جوق آتے قدم بوسی کرتے اور دعا کی التجا کرتے ہوئے چلے جاتے۔ جب حبیب ملت نے ائیر پورٹ کی طرف چلنے کا ارادہ فرمایا تو میری عقیدت ومحبت کا سمندر موجزن ہونے لگتا ہے کہ کاش حبیب ملت کے ساتھ روضہ رسول تک پہونچتا یا کم از کم واپسی کے وقت کلکتہ آنے کا موقع ملتا۔ یہ خیال میرے دل ودماغ میں بار بار آرہا تھا۔ میرے دل ودماغ میں پیدا ہونے والی حرکت اور سسکتی ہوئی آرزوؤں اور تڑپتی ہوئی تمناؤں کو آپ نے **اتقوا فراسة المومن فانه ينظر بنور الله** کی مکمل تفسیر بنکر آئینہ کی طرح دیکھ لیا اور اپنی جیب سے دوسو روپے نکال کر دیتے ہوئے فرمایا غلام مصطفیٰ واپسی کے وقت آجانا دل برداشتہ نہ ہونا۔ اور راقم کے ساتھ بھی ایسے واقعات پیش آئے ہیں۔

لاعلاج مریض کو زندگی مل گئی

محمد شمس العالم حبیبی جو کونڈ ضلع جگت سنگھپور کے رہنے والے ہیں، ان کے برادر اصغر محمد سراج العالم صاحب ہیں جنھیں اللہ تبارک وتعالیٰ نے پانچ لڑکیوں کے بعد ایک لڑکا

عطا فرمایا تھا۔اور وہ لڑکا اس گھر کا چشم و چراغ تھا،جس کی مسکراہٹ سے گھر میں کیف وسرور کے بادل چھاجایا کرتے تھے۔والدین کے شام وسحر کی مسکراہٹ اس کی مسکراہٹ پر موقوف تھی۔اچانک ایک روز بچے کی طبیعت علیل ہوگئی،باپ نے اس کے علاج ومعالجہ کے لئے ہر طرح کی کوشش کی،لیکن کچھ افاقہ نہ ہوا بلکہ مرض اور بڑھ نے لگا تو ہیلتھ کیئر ہاسپٹل میں اسے داخل کیا گیا۔اور ماہر طبیبوں ڈاکٹروں کے ذریعہ طرح طرح کی جانچ کی گئی اور رپورٹ کے مطابق تین امراض مہلک کا ازالہ ہوا۔ جانڈیس،برین ملیریا،دونوں کیڈنی فیل ہو گئے ۔ ڈاکٹروں نے لاعلاج قرار دیا اور علاج سے دست بردار ہو گئے۔تاہم اہل خانہ نے طمانیت قلب اور تشفی کے لئے علاج جاری رکھا۔جناب شمس العالم حبیبی تعویز وغیرہ کے لیے کہیں قریب ہی گئے ہوئے تھے،خبر ملی کہ حضور حبیب ملت اپنے مرید خاص غلام جیلانی رسول پوری کے یہاں آئے ہوئے ہیں شمس صاحب فورًا اپنے تمام کام کو چھوڑ کر رسول پور روانہ ہو گئے جب رسول پور پہنچے،تو دیکھا کہ ایک تاریخی جلسہ کا پروگرام ہے، ہر طرف دیوانوں اور عاشقوں کا ہجوم ہے،حضرت کی قیام گاہ میں لوگوں کا ایک جم غفیر ہے۔آپ کو طویل وقت انتظار کرنے کے بعد مصافحہ وقدم بوسی کا موقع میسر آیا۔مصافحہ کے بعد جناب عالم صاحب نے اپنی جیب سے پان نکالا اور حضرت کو پیش کیا تو حضرت نے فرمایا اس میں دھولی گنڈی ایک قسم کا پان مسالہ شامل ہے میں نہیں کھاؤ نگا۔عالم صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں تو کبھی کبھی دھولی گنڈی کھاتا ہوں مگر آج اس پان میں دھولی گنڈی تھا اس کے بارے میں دکان دار اور میرے علاوہ کوئی نہیں جانتا تھا۔مگر اللہ والوں سے کیا چھپا رہتا ہے؟

بہر حال دوران گفتگو شمس العالم زار وقطار سے رونے لگے تو حضرت نے رونے سے منع فرمایا۔انھوں نے سارا قصہ بیان کیا،ساری باتوں کو سننے کے بعد آپ نے کچھ دیر اپنی ہتھلی کے درمیان دیکھا اور ارشاد فرمایا جاؤ بچہ بہت جلد ٹھیک ہو جائے گا۔جناب شمس العالم بیان کرتے ہیں تقریباً میں ایک گھنٹے کے بعد فون کیا تو پتا چلا کہ جو بچہ خاموش ہو گیا تھا بولنے کی سکت نہیں تھی وہ بچہ اب ہلکی سی آواز دینے لگا ہے جوں جوں وقت گزرتا گیا صحت میں تبدیلی آتی رہی یہاں تک کہ شام کے وقت بچے نے شمس العالم سے گفتگو کیا اور کہا میں اب

بالکل ٹھیک ہو گیا ہوں دو تین دن بعد ڈاکٹر نے گھر لے جانے کی اجازت دیتے وقت کہا یہ قدرت کا کرشمہ ہے کہ بچہ موت کی دہلیز سے واپس لوٹ رہا ہے۔الحمدللہ آج پوری تندرستی کے ساتھ بچہ زندہ ہے۔

نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں- جو ہو ذوق یقیں پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں

ٹرین کوانتظار کرنا پڑا:

علامہ محمد حنیف حبیبی کئے راوی کے حوالے سے تحریر فرماتے ہیں۔حضرت حبیب ملت بنارس کے سفر سے واپس آرہے ہیں۔ان کے ہمراہ سرکار مجاہد ملت کے چہیتے مرید و خلیفہ مجاز جابر حسین حبیبی عرف لالو بابو مرحوم ومغفور ہیں۔صلاح الدین حبیبی ،انور خان حبیبی اور دیگر حبیبی برادران کو خبر ملی ہے صلاح الدین حبیبی کو خبر دی گئی ہے کہ آپ ٹروپٹی اسپسر ٹرین کے ٹکٹ لے لیں گے طوفان ایکپر یس سے سفر ہے۔دھند اور کہاسے کی وجہ سے ٹرین بہت تاخیر سے چل رہی ہے جب یہ حضرات طوفان ایکسپریس کے وقت پر اسٹیشن پہنچے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ ٹرین کافی تاخیر سے چل رہی ہے ترو پتی کو گیارہ بجے کو کھلنا ہے جب کہ طوفان بہت تیزی بھی لائے تو بارہ بجے سے پہلے نہیں پہنچ پائے گی۔لھذا ترو پتی سے سفر کا ٹکٹ نہیں لیا جاتا۔طوفان ایکسپریس کا داخلہ ٹھیک بارہ بجے رات کو ہوتا ہے۔حبیب ملت۔چھوٹتے ہی کہتے ہیں ٹکٹ دیجئے چلتی ٹرین پکڑتے ہیں۔بتایا جاتا ہے کہ حبیب ملت ٹرین ایک گھنٹہ پہلے چھوٹ چکی ہے آپ مصر ہیں کہ بھائی ٹرین ہے اور مجھے اس ٹرین سے جانا ہے۔صلاح الدین حبیبی خود کانفرم کرنے کے لئے دوڑ کر جاتے ہیں دیکھ کر حیران ہیں کہ تروپٹی نے پلیٹ فارم چھوڑا تھا مگر ضرورتاً آدھا پلیٹ فارم سے نکل کر کھڑی ہے۔دوڑ دوڑ کر آتے ہیں حکم ہوتا ہے ٹکٹ لائے۔کاؤنٹر کلرک مجبور ہے کہ بارہ بجے گئے کاؤنٹر بند ہو گیا ہے اور حساب مکمل ہے اس نے ترکیب بتائی کہ آپ گارڈ کو صورت حال بتا کر ٹکٹ کا مسئلہ حل کر لیجئے۔سارے کے سارے دوڑ آتے ہیں۔گارڈ کو مطلع کرتے ہیں۔حضرت مسکراتے ہوئے ٹرین پر سوار ہو تے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں نہ کہتا تھا کہ ترو پتی مجھے چھوڑ نہیں جائے گی اور ٹرین روانہ ہو جاتی ہے۔(چراغ راہ طریقت)

زبان سے نکلی ہوئی بات اثر انداز ہوگئی:

کلکتہ کے حاجی انوار خان سرکار مجاہد ملت علیہ الرحمہ کے مرید اور حضرت عبد الرب حبیبی علیہ الرحمہ کے منظور نظر آج بھی عرس مجاہد ملت کے موقع سے علالت کے باوجود اتنے سرگرم رہتے ہیں کہ نوجوان بھی شرما جائیں۔آپ بتاتے ہیں کہ جابر حسین حبیبی عرف لال بابا علیہ الرحمہ ایک مرتبہ سخت بیمار ہوئے ڈاکٹروں نے بتایا کہ کڈنی خراب ہوگئی ہے۔جابر بھائی نے انوار صاحب سے کہا کہ حبیب کی بات سنائی اور دونوں کے دلوں میں حضرت حبیب ملت کی عقیدہ اور محبت افزوں ہوگئی انور خان حبیبی ایک اور واقعہ بتاتے ہیں کہ ہوڑہ میں انتظار عرف بھولا کو گلے کے کینسر کی تکلیف تھی۔ڈاکٹروں نے آپریشن ہی واحد بتایا مگر آپریشن جان لیوا بھی ثابت ہوسکتا تھا۔انتظار کے دوست ریاض قریشی کا فون پہنچا ہے۔ حبیب ملت باب صدیق سے مسجد نبوی شریف میں داخل ہورہے ہیں۔انوارا صاحب ریاض قریشی کی دعا کی درخواست پہنچا رہے ہیں دعا کی جاری ہی ہے دوسرے روز ایم ایم آرائی میں آپریشن ہوتا ہے۔دعا کی مقبولیت کا عالم دیکھئے انتظار آج بھی نہ صرف زندہ ہے بلکہ الحمدللہ تندرست بھی۔(چراغ راہ طریقت)

حبیب ملت،خدمات،کارنامے:

تاریخ گواہ ہے کہ اسلام کی صحیح تعلیمات کو لوگوں تک پہچانے میں علمائے ربانین اور صوفیائے کرام نے اہم اور قابل ذکر کردار ادا کیا ہے انھوں نے ہر جگہ پیغام توحید و رسالت کا حق ایسی ایسی قربانیوں سے ادا کیا ہے،جن سے ہماری اسلامی تاریخ کے باب روشن اور درخشاں ہیں۔ان ہی علمائے ربانین میں سے عظیم المرتب،شہرہ آفاق شخصیت حبیب ملت کی ذات گرامی وقار ہے۔اللہ جل مجدہ الکریم نے آپ کو گونا گوں صفات کا حامل بنایا ہے۔آپ کے نانا جان سیدی سرکار حضور مجاہد ملت علیہ الرحمہ نے ملک ہندوستان میں اتحادی مثال قائم کرتے ہوئے بے شمار خدمات انجام دیا اور کئی تحریکات کو اہل سنت کے تحفظ و بقا،شجر اسلام کی آبیاری،ناموس رسالت کی صیانت کی خاطر معرض وجود میں لایا اور عملی اعتبار سے ان تحریکات کے توسط سے الحاد و گمراہی بدعت وضلالت اور باطل عقائد ونظریات کا قلع

قمع کیا۔ کچھ اہل سنت و جماعت کی دیگر تحریکیں بھی حضور مجاہد ملت علیہ الرحمہ سے وابستہ رہیں جنھیں آپ نے بام عروج پر پہنچایا۔ آپ کی رحلت کے بعد آپ کی تحریکات و مشن ہا کی زمام آپ کے جانشین ہونے کی وجہ سے حضور حبیب ملت کے ہاتھوں میں آگئیں اور آپ نے ان تحریکات کی بے لوث خدمت کر کے ایک سچے جانشیں ہونے کا ثبوت بھی پیش کر دیا، آپ کے اہم کارنامے ایسے ہیں جنھیں فراموش نہیں کیا جاسکتا:

آل انڈیا تبلیغ سیرت:

آل انڈیا تبلیغ سیرت جیسی آفاق تحریک کی ضرورت کا احساس کرتے ہوئے ملک ہند کے اکابرین علما و دانشوران نے اجمیر معلیٰ میں ملکی اعتبار سے ایک اہم نشست رکھی جس میں مثبت و منفی آرا کے بعد اس تحریک کا قیام عمل میں آیا اور حضور مفتی اعظم ہند و دیگر علما نے حضور مجاہد ملت کو انکی عدم موجودگی میں ملکی سطح پر صدارتی عہدہ پر کام کرنے اور اس تنظیم کو فروغ دینے کے لیے منتخب فرمایا ۔آپ نے خواجہ غریب نواز کے اس مشن کو، امام اعظم کی اس تحریک کو، اور مسلک اعلیٰ حضرت کی اس تنظیم کو اپنا نصب العین سمجھا اور تن من دھن کی قربانی پیش کر کے ملک کے گوشے گوشے میں پھیلا دیا، ۔۲۴، ۲۵ ربیع النور شریف ۱۳۹۸ھ مطابق ۴ / ۵ /مارچ ۱۹۷۸ء میں سرزمین ممبئی میں دو روزہ تنظیمی کانفرنس کا انعقاد ہوا جس میں مجاہد ملت علیہ الرحمہ کا والہانہ استقبال کیا گیا اور اسی پروگرام میں تبلیغ سیرت کے اغراض و مقاصد اور دستور مرتب کئے گئے۔ آئے دن اس تحریک کی چادر پورے ملک ہند پر تن گئی اور تمام اہل سنت کے سرخیل افراد معاون ہو گئے اور پورے ملک میں ہر جگہ شاخ کا قیام ہو گیا، یہ تحریک آپ سے ایسے ضم ہو گئی کہ آل انڈیا تبلیغ سیرت کے تصور سے آپ کا تصور ہونے لگا کیونکہ آپ نے اس کی ایسی خدمت کی کہ آج اس کی پہچان آپ سے ہے اور ایک دنیا اسے آپ ہی کی قائم کردہ تنظیم سمجھتی ہے۔ آپ کی رحلت کے بعد یہ تنظیم آہستہ آہستہ علاقائی سطح پر سمٹ گئی ،لیکن جب حبیب ملت کے سر خانقاہ کی ذمہ داری آئی تو آپ نے پہلی فرصت میں حضرت کی تحریکات پر توجہ فرمائی۔ حبیب ملت کے جانشین ہونے سے پہلے یہ تحریک سرزمین اڑیسہ میں ایک مردہ تحریک کی طرح ہو گئی تھی۔ اس وقت تہذیب و تمدن سے نابلد معاشرے میں اسلام

کی تعلیم وتربیت اور حضارت وثقافت سے انسانوں کی دوریاں، جہالت ولاعلمی کی تاریکیاں، غیر شرعی رسومات ودیگر فواحش ومنکرات کی بجا آوریاں، احکام اللٰہیہ ومسائل شرعیہ سے غفلت، اخلاق وکردار کی پستیاں، دعوت وتبلیغ کی دشواریاں، اذہان وقلوب کی خام خالیاں، زبانوں کی تلخیاں، باطل قوتوں کی سر بلندیاں، فرقہ ضالہ کی ریشہ دوانیاں، دشمنوں کی صف آرائیاں، اپنوں کی دل آزاریاں، بیگانوں کی ہمگامہ آرائیاں، دہابیت ودیوبندیت اور غیر مقلدیت کی سر گرمیاں، زوروں پہ تھیں۔ بالخصوص جلسہ جلوس کانفرنس وغیرہ کا ماحول بہت ہی سرد تھا گنے چنے علاقوں میں جلسے ہوا کرتے تھے، جبکہ قوالی جاترہ وغیرہ کی طرف زیادہ رجحان تھا۔

ان باتوں کے پیش نظر دوبارہ آل انڈیا تبلیغ سیرت کو حضرت علامہ مفتی حنیف مصباحی ودیگر علمائے اہل سنت کو ایک اکٹھا کر کے حضور حبیب ملت نے اس تحریک کو دوبارہ اسی طرز پر چلانے کا عزم مصمم کیا اور مسلسل تبلیغی دورے ہونے لگے، پھر اس تحریک کی مزید تعمیر وترقی کے لئے ۱۵ رشوال ۱۴۲۳ھ ۲۰۰۴ء میں خانقاہ حبیبیہ کے قدیم ہال میں صوبائی سطح پر ایک نشست ہوئی، جس میں راقم بحیثیت ناظم منتخب کیا گیا۔ اور حضرت کی سرپرستی میں اصلاحی مذہبی جلسے اڑیسہ، بنگال، چھتیس گڑھ کے علاقوں میں ہونے لگے، راقم اکثر جلسوں اور کانفرنس میں شرکت کرتا رہا، اس سے ہر علاقے میں مذہبی بیداریاں آنے لگیں اور لوگوں کے اندر جلسہ کرنے اور باطل عقائد ونظریات کا قلع قمع کرنے کا جزبہ بیدار ہونے لگا۔ جہاں تک راقم کی تحقیق ہے کہ جس جگہ تبلیغ سیرت کا جلسہ ایک بار ہوا دوسرے سال سے وہاں بڑی بڑی کانفرنسیں ہونے لگیں۔ غرض کہ آج تبلیغ سیرت کی بدولت حبیب ملت کی سرپرستی میں علما فی سبیل اللہ خدمت کرتے ھیں، وہ علما جن کو دیکھنے کیلئے آنکھیں ترستی ھیں وہ مجاہد ملت کی اس تنظیم کے صدقے ان علاقوں میں پہنچ جاتے ہیں، جہاں آج بھی نہ بجلی کی سہولت ہے نہ راستے کی۔ حبیب ملت بذات خود اکثر جلسوں میں شرکت فرمایا کرتے ہیں، خواہ کتنی پریشانی ہو اور کتنی سعوبتوں سے دوچار ہونا پڑے۔

جذبہ تبلیغ:

۲۰۰۶ میں اڑیسہ کے ضلع پوری کے مختلف علاقوں میں تبلیغ سیرت خانقاہ حبیبیہ

دھامنگر شریف کی جانب سے چند پروگرامات رکھے گئے، پہلے روز رینگھالو، پوری میں تھا اس وقت یہاں اہلسنت کی جانب سے جلسہ کرنا بہت ہی مشکل تھا، مولانا امیر اللہ کی کوشش سے بہت طویل راستہ طے کرتے ہوئے حبیب ملت پہنچے۔ گرمی کا زمانہ تھا، اور وہاں کوئی خاص انتظام بھی نہ تھا، قبل جلسہ بدعقیدوں نے ہمگامہ کرنے کی غایت کوشش کی مگر حبیب ملت نے علامہ حنیف حبیبی کی حوصلہ افزائی کی، علامہ صاحب نے پہلی تقریر کی، کچھ دیر بعد حضرت پور ے کروفر کے ساتھ رونق اسٹیج ہوکر دیوبندی وہابی کے رد میں پوری تقریر کی۔ جلسہ کے بعد وہاں افراد اہل سنت مضبوط و مستحکم ہوگئے، وہاں کا ماحول اس قدر سازگار ہوگیا کہ ایک سال بعد حافظ صابر القادری جو ہمارے ہمعصر دوستوں میں سے ہیں، وہاں تراویح کی نماز پڑھائی، بعد رمضان ان سے ملاقات ہوئی، پتہ چلا کہ تو تبلیغ سیرت کی بدولت اہل سنت کے لوگ وہاں مسلسل مستحکم ہورہے ہیں، و **الحمد للّٰہ علیٰ ذالک** ۔

بہرکیف دوسرے روز مانک پٹن پوری میں جلسہ تھا، تیسرے روز جاموشاہی کھردہ میں، یہ علاقے بہت ہی خشک ہیں یہاں اس زمانے میں آمدورفت کی بڑی پریشانی تھی۔ سخت گر می گرمی بھی پڑرہی تھی۔ میں نے عقیدتاً حضرت سے عرض کیا کہ حضور گرمی کی شدت زیادہ ہے آپ دھام نگر شریف رخصت ہوجائیں، آپ نے فرمایا کہ مولانا آپ گرمی کی بات کرتے ہیں سرکار مجاہد ملت نے تو پیدل چل کر اڑیسہ کے ہر علاقے میں تبلیغ سیرت کا کام کیا ھے۔

بنگال کا تاریخی دورہ:

سن ۲۰۰۵ء کی بات ہے اس دورہ میں حضرت حبیب ملت کے ساتھ حضرت مولانا اصغر علی مصباحی اورنگ آبادی، مخدوم ارشد کلکتہ، قاری سخاوت حسین مرادآبادی بھی تھے، اس علاقہ کے تین متحرک وفعال علما حضرت مولانا صادق علی اور مولانا عبدالغفور حبیبی، مولانا جہا نگیر عالم کی محنت ومشقت بے لوث قربانیاں حضرت کے اس مشن میں شامل ہیں۔ ہم سات ستو مال پہنچ گئے بعد نماز عصر ہم لوگ بیٹھے تھے کہ اچانک آندھی آئی، زور کی ہوا چلی، بارش ہو نے لگی غرض کہ طوفان کی نذر جلسہ ہوگیا اور حبیب ملت کو صبح سے کہیں جانا تھا۔ آپ نے ارادہ سفر منقطع کیا۔ دوسرے روز صبح ۹ بجے سے تقریباً بارہ بجے تک پروگرام چلا۔ پھر اختتام کے

بعد تمام علماء حبیب ملت وغیرہ رخصت ہوئے ۔اس واقعہ میں حبیب ملت اجذبہ تبلیغ صاف طور سے نظر آتا ہے ۔اس طرح کے واقعات بے شمار ہیں جنھیں میں نے اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا ہے۔

آل انڈیا تبلیغ سیرت کے خصوصی اجلاس:

راقم السطور کی نظر سے ۱۹۹۹ء کے آل انڈیا تبلیغ سیرت کے تاریخی اجلاس کا اشتہار گزرا جو بدعقیدوں کے برہم بردہ جاج پور میں منعقد ہونے والے اجتماع کا رد تھا۔اور اس کی تمام تفصیلات الحاج ثناء اللہ حبیبی نے بھی ذکر کی تھی ۔ضلع جاج پور میں برہم بردہ مسلمانوں کا ایک بڑا علاقہ ہے، جہاں ابتداً سنی بریلوی کی تعداد زیادہ تھی تدریجاً لوگ صلح کلی اور دیو بندیت کی زد میں آ گئے، دیو بندی علماء کی آمد و رفت سے اکثریت غیر مقلدین کی ہو گئی ۔ ۱۹۹۹ء میں دیو بندی کا تاریخی اجتماع ہو، جب اس کا اعلان اور اس کا چرچا پورے اڑیسہ میں ہونے لگا بالخصوص جاج پور کے سنی سادہ لوح مسلمانوں کے مذہبی حالات ہچکولے کھانے لگے اور دیو بندیوں کی باتوں میں کچھ لوگ آ گئے اور یہ کہنے لگے کہ یہاں تو اللہ و رسول کی باتیں ہونگیں ۔حاجی ثناء اللہ صاحب کے بیان سے ایسا لگا کہ اکثر سنی لوگ گمراہ ہو جاتے ۔ جب حبیب ملت کے پاس کچھ لوگ پہنچے اور تمام حالات کا ذکر کیا تو حبیب ملت کو غایت صدمہ ہوا اور آپ نے لوگوں کی فلاح بہبودی، مسلک اعلیٰ حضرت کے تحفظ و بقا کی خاطر مکمل کمر بستہ ہو کر اپنی جیب خاص سے علما کا ایک دستہ تیار کیا ۔جس میں علامہ انیس القادری کلکتہ، مفتی قاسم مصباحی، علامہ حنیف حبیبی مصباحی، مولانا سرور عالم مصباحی، علامہ عبدالمصور مصباحی، مولانا عبداللطیف مصطفیٰ پوری، عبدالرشید صابری، وغیرہ شامل تھے۔اشتہار کی ترتیب کے اعتبار سے کئی روز مسلسل پروگرامات مختلف علاقوں میں ہوئے ۔جس کا نتیجہ بہت خوشگوار نکلا کہ اکثر سنی حضرات جو اس اجتماع میں شرکت کا ارادہ رکھتے تھے جانے سے بچ گئے، ساتھ ہی کچھ غیر متصلب بھی اہل سنت سے آشنا ہو کر دین حق پر مستحکم و مضبوط ہو گئے ۔ثناء اللہ صاحب کا بیان ہے کہ کچھ حضرات نے بعد اجلاس عرض کیا کہ حضرت خطیر رقم صرف ہو گئے ۔حبیب ملت نے مجاہدانہ جواب دیا کہ اگر ایک شخص بھی راہ راست پر آ جائے خرچ کرنا بجا ہے اور دین متین اور

ناموس رسالت کی خاطر غلام محمد کو بکنا پڑے تب بھی غلام محمد اسکے لیے ہمہ وقت بر سر پیکار ہے۔

گستاخ رسول کے خلاف تحریک:

امریکہ پہلے ہی سے دشمن اسلام دشمن رسول ہے، جس نے اسلام کو مٹانے کے لیے ہر طرح مہم چلایا اور ساتھ ہی مستشرقین کی جماعت کو منظم کر کے قرآن واحادیث میں نقب زنی کی مردود و مخذول کوشش کی ہے۔اسی امریکہ ڈینمارک کے ایک شخص نے ۲۰۰۶ء میں سرکار اقدس ﷺ کی شان رسالت میں کارٹون بنا کر تنقیص واہانت کیا۔آقا کی شان میں اہانت کوئی مسلمان گوارہ نہیں کر سکا پوری دنیا میں احتجاجی جلوس نکالے گئے۔اس کے خلاف میمورنڈم سربراہ ملک کو دئے گئے۔

اسی موقع پر دھام نگر شریف کا وہ احتجاج و تاریخی جلوس آج بھی میرے پردہ ذہن میں متحضر ہے جو حبیب ملت کی قیادت و سرپرستی میں نکلا تھا۔جب اخبار وجرائد میں نشر ہوا کہ ڈینمارک میں نبی کونین ﷺ کی شان میں گستاخی کی گئی ہے۔تو حبیب ملت نے فوراً علمائے کرام ودانشوارن قوم کی میٹنگ بلوائی۔اس نشست کے بعد دھام نگر کے اطراف واکناف میں علمائے کرام کی ٹیم کے توسط سے جگہ جگہ احتجاجی جلسے ہوئے اور لوگوں میں مکمل بیداری آگئی اور اعلیٰ پیانے پر حبیب ملت کی سرپرستی میں جلوس نکالنے کا عزم کیا گیا۔تاریخ مقررہ پر عوام وخواص سب دھامنگر کے عیدگاہ میں اکٹھا ہوئے اور تقریباً پچیس ہزار افراد کا عالی شان جلوس احتجاج کرتا ہوا دھام نگر تحصیل میں میمورنڈم دیکر واپس آیا۔جب بھی ایسے حالات رونما ہوئے ہیں تو حبیب ملت نے علم بغاوت بلند کرنے سے گریز نہیں کیا ہے۔

دھام نگر میں باطل عقائد کا ردابطال:

دھام نگر شریف کے ماسٹر منور احمد حبیبی بیان کرتے ہیں کہ ۲۰۱۷ء کے اوائل میں دھام نگر میں کسی شخص کے یہاں دیوبندی دولہا آیا اور شادی ہوگئی اور یہ ناگفتہ بہ خبر حبیب ملت تک پہنچی آپ کو کافی افسوس ہوا اور دشمنان رسول کی آمد سے تڑپ گئے

اور فوراً اس کے سد باب اور باطل عقائد کے رد
وابطال کے لئے برسر پیکار ہو گئے اور دار العلوم
مجاہد ملت کے اساتذہ، ذی اثر افراد اور علما کی
جماعت کولیکر ۲۴؍روز دھام نگر شریف میں اجلاس
کروایا اور اپنی تمام مصروفیات کو بالائے طاق رکھ
کر دھام نگر میں بدعقیدگی کا خاتمہ کیا۔

حق گوئی:

علامہ حنیف حبیبی مصباحی شیخ الحدیث دار العلوم مجاہد ملت تحریر فرماتے ہیں کہ ۲۰۱۵ء کے شوال کی کسی تاریخ میں آپ نے یعنی حبیب ملت نے تاراکوٹ ضلع جاج پور اڑیسہ کے جلسہ کی دعوت لے رکھی تھی۔ بعد میں پتا چلا کہ اس محلّہ کے لوگوں نے اپنے امام کو صرف اس لئے مسجد سے ہٹا یا دیا کہ انھوں نے کسی وہابی دیوبندی کا نکاح پڑھانے سے انکار کر دیا تھا۔ آپ نے وہاں کے لوگوں کو بلا کر فرمایا! ''پہلے امام والا مسئلہ حل کرو اور ایسے سنی امام کو رکھو جو کسی بدعقیدہ کا نکاح اور جنازہ نہیں پڑھائیگا، ورنہ میں اس محلّہ میں نہیں جاسکتا'' لوگوں نے آپ کی بات قبول کیا اور جلسہ میں آپ کی شرکت ہوئی۔ (حبیب ملت چراغ راہ طریقت ص ۱۹۴)

سرزمین رسول پور جگت سنگھ پور میں تبلیغی کارنامہ:

۲۰۰۴ء کے رمضان میں تراویح کی نماز پڑھانے کے غرض سے رسول پور جہانہ مسجد راقم گیا، وہاں ایک دیندار شخص مرحوم غلام جیلانی حبیبی کی قیادت میں مذہبی امور انجام پاتے تھے۔ اس مسجد کے تمام مقتدی بہت ہی مخلص تھے۔ غلام جیلانی صاحب کی ایک دوکان تھی، روزانہ بعد نماز عصر ہم دونوں وہاں کے مذہبی معاملات پر گفتگو کرتے تھے، پوری تحقیق کے بعد پتا چلا کہ یہاں اکثر لوگ پھلواری سلسلہ کے ایک گمراہ پیر سے مرید ہیں اور اس پیر کی آمد و رفت کا سلسلہ جاری رہتا ہے، مجھے بہت افسوس ہوتا رہتا، رمضان المبارک کی ستاویں تاریخ ہوئی تو رات میں راقم کو غلام جیلانی صاحب ہاتھ پکڑ کر اپنے بنتے ہوئے ادھورے مکان کے پاس لے گئے۔ اور کہا کہ حافظ صاحب آپ دعا کیجئے کہ زیر تعمیر مکان مکمل ہو

جائے، ہم نے برجستہ کہا کہ سرزمین اڑیسہ میں ایک ایسی شخصیت ہے جس کی دعا سے انسان کامیاب ہوتا ہوا نظر آتا ہے اور یہاں کے لوگ گمراہ پیر کے مرید ہیں انکی اصلاح کی سخت ضرورت ہے۔ انھوں نے کہا اس کی صورت کیا ہوگی؟ ہم نے کہا آل انڈیا تبلیغ سیرت خانقاہ حبیبیہ کی جانب سے ایک جلسہ رکھا جائے، تمام مسائل کے حل کی صورت نکل آئے گی۔ وہ راضی ہوگئے۔ تاریخ مقررہ پر عالیشان پروگرام ہوا، درمیان پروگرام جیلانی صاحب کو حبیب ملت سے ملاقات کروایا اور انکی تمام باتوں کو حضرت کے گوش گزار کیا، حضرت نے کہا جلسہ کے بعد پھر لیکر آنا۔ اختتام جلسہ کے بعد غلام جیلانی صاحب پھلواری سلسلہ سے توبہ کیے اور کچھ دوسرے لوگوں نے بھی توبہ کیا اور حلقہ حبیب ملت میں آگئے۔ میں نے جیلانی صاحب سے کہا آج سارا دکھڑا سنا دو ایسا موقع دوبارہ میسر نہ ہوگا، انھوں نے اپنی اولاد، مکان وغیرہ کی ترقی کے متعلق دعا کروائی۔ پھر ایک سال بعد دار العلوم مجاہد ملت میں ان سے ملاقات ہوئی، انھوں برجستہ کہا مولانا مجھے بہت کچھ مل گیا۔ اس کے بعد حبیب ملت کی آمد و رفت کا سلسلہ برقرار رہا اور علاقہ میں ایک سازگار ماحول بن گیا، ساتھ ہی جیلانی صاحب کی شخصیت کو کافی ترقی حاصل ہوئی یہاں تک اڑیسہ علاقائی معروف مذہبی افراد میں شمار بھی ہونے لگا۔

الحمد للہ انکی محنت مولانا ریاضت حسین ازہری کی انتھک کوشش سے آج رسول پور جگت سنگھ پور میں اہل سنت کا عظیم ادارہ جامعۃ الحبیب تشنگان علوم نبویہ کو سیراب کر رہا ہے۔ حبیب ملت کی خاص توجہ سے انکے تمام لڑکے اور خویش و اقارب ملک اعلیٰ حضرت کے پاس دار ہوگئے۔

تحریک خاکساران حق:

سرکار سیدی حضور مجاہد ملت علیہ الرحمہ نے حیات زندگی میں کئی تحریکوں، تنظیموں کا قیام عمل میں لایا، ان ہی میں سے ''تحریک خاکساران حق'' ہے۔ یہ تحریک ابتداً ملکی سطح پر کار نامہ انجام دیتی رہی اور سرکار مجاہد ملت کی محبوب ترین ایک تحریک ہے، آپ نے ہر زاویے سے اسکی ترقی کے لئے راہ ہموار کردی، جس کی بدولت ہر دینی ملی مذہبی پروگرام میں خاکی لباس والے سپاہی نظر آنے لگے اور حکومت ہند نے اسے کسی بھی زاویے سے ترجیح نہیں دی پھر بھی مرد مجاہد نے اسے پورے بھارت میں پھیلا دیا اور جگہ جگہ شاخیں قائم ہوئیں۔ فسادات

کے موقع پر سپاہیوں نے بڑی قربانی دیکر مساجد ومقابر، مدارس، وغیرہ کی مکمل صیانت کی۔

بہرکیف سرکار مجاہد ملت کی وفات کے بعد آہستہ آہستہ تحریک کی شاخیں اپنے اپنے علاقے میں بساط بھر کوشش سے خدمات انجام دیتی رہیں۔اس کی ایک شاخ دھام نگر شریف میں تھی جو پورے صوبہ اڑیسہ کے لئے کافی تھی۔ اوراس کی سرپرستی بھی حضور حبیب ملت فرماتے ہیں۔آپ کی سرپرستی میں بھی بہت کچھ دینی خدمات نظر آئے۔ راقم یہاں اپنی مشاہدات کو ذکر کررہا ہے۔

جب میں دارالعلوم مجاہد ملت میں زیر تعلیم تھا مولانا غلام رسول بلیاوی صدر ادارہ شرعیہ پٹنہ نے حبیب ملت سے عرض کیا کہ حضور مجاہد ملت کی یہ مبارک تحریک ہے،اس کی ترقی ہونی چاہئے۔حضرت نے بھرپور اجازت دے دی اور بلیاوی صاحب کی کوشش سے ایسا محسوس ہونے لگا کہ یہ تحریک پھر سے عروج پر آجائے گی۔تاریخ گواہ ہے کہ عرس کے موقع پر بڑی کامیاب نشست ہوئی اور لائحہ عمل بھی تیار کیا گیا۔مگرنسبی حبیبی اختلاف نے اس ابھرتی ہوئی ترقی کی راہ کو مسدود کردیا۔اس حادثہ کے بعد سرگرمیاں سرد پڑ گئیں اور آج کچھ نابلد افراد حبیب ملت کی شخصیت پر انگلیاں اٹھاتے ہیں کہ مجاہد ملت کے امین ہونے کے باوجود دیگر تحریکوں کی طرح اس پر التفات نہیں فرماتے یہ غلط خیال اور بے بنیاد الزام ہے۔جبکہ حضرت حبیب ملت کو اس تحریک کے سالار وغیرہ نے جب بھی مدد کے لئے پکارا آپ نے فراق دلانہ لبیک کہا ہے اور اس تحریک کی ترقی اب نہیں ہو پارہی ہے جس کی چند وجوہات ہیں۔

(۱) حکومت ہند اسکی شدید مخالف ہے اور گورمنٹ کے افراد اسکے لباس سے بیر رکھتے ہیں۔ (۲) علمائے کرام کے رجحانات نہیں ہیں۔(۳) مجاہد ملت کے مشن کی فکر کرنے والے افراد کی بہت قلت ہے۔(۴) خاکی لباس پہننے سے سپاہی گریز کرتے ہیں۔(۵) کوئی اس تحریک کا سالار قابل شخص نہیں جو ملکی سطح پر کام کر سکے۔(۶) اور سب سے بڑی کمی مالی فنڈ ہے، اس کے معتبر ذرائع نہیں ہیں، جن کی اشد ضرورت ہے۔(۷) اور قلیل تعداد میں جتنے سپاہی ہیں وہ سہارے کے متلاشی ہیں، سہارہ نہ ملنے کی وجہ سے ہراساں ہیں۔(۸) اور کچھ افراد صرف خانقاہ حبیبیہ پر بھروسہ کیے ہوئے ہیں، یہ انکی کج فہمی ہے۔

مختصر کارنامے:

بھرہم بردہ، جاج پور میں جب پہلی بار دیوبندی کا اجتماع ہوا اس سے متاثر سنی حضرات کو روکنے کے لیے حضرت حبیب ملت نے ایک منظّم جلسہ اسی روز سرزمین برہم بردہ میں رکھا جس میں مفتی قاسم مصباحی، علامہ حنیف حبیبی مصباحی وغیرہ شامل تھے۔ ایک طرف لاکھوں غیر مقلدوں کا اژدہام تو دوسری طرف مختصر افراد مگر حبیب ملت نے اپنے لوگوں کی حفاظت کی خاطر حکومت کا سہارا نہ لیا، بلکہ تحریک خاکساران حق کے سپاہی کی مدد لی اور انکی نگرانی میں جلسہ پوری رات جاری رہا اور مکمل کامیابی حاصل ہوئی۔

ایک دفعہ تحریک کے سالار ''مشتاق احمد حبیبی مرحوم'' ''آل'' کیندراپاڑہ پہنچے تو وہاں سنی مسجد پر غیر مقلدوں نے قبضہ کرلیا تھا۔ تو انھوں نے وہاں زبردست کوشش کی اور اہل سنت کے کچھ افراد کی بھی غایت کوشش بھی شامل حال رہی اور غیر مقلدوں نے مشتاق صاحب کو اپنے تسلط میں لے لیا اور ان پر ظلم وستم ڈھانے کی مردود ومخذول کوششیں کی۔ یہ خبر جنگل کی آگ کی طرح پورے اڑیسہ میں پھیل گئی۔ جب اس معاملہ کی خبر حبیب ملت کو ہوئی تو آپ نے مکمل رہنمائی فرماتے ہوئے تعاون فریا جس کی بدولت مسجد اہل سنت کے قبضہ میں آ گئی اور یہ کوشش ایسا رنگ لائی کہ آج ایک مدرسہ اہل سنت بھی وہاں قائم ہو چکا ہے۔

سن ۲۰۰۴ء کی بات ہے ناچیز کی نظامت میں پندرہ باٹیہ بھدرک میں آل انڈیا تبلیغ سیرت کا جلسہ تھا، کچھ مخالفین نے جلسہ بند کرنے کی بے پناہ کوشش کی۔ میں نے حبیب ملت سے رابطہ کیا، تو حضرت نے فوراً خاکساران حق کے چند سپاہی روانہ کئے، انکی نگرانی میں پورا جلسہ منزل مقصود کو پہنچا۔ یہیں تک محدود نہیں آج بھی کوئی ایسا معاملہ پیش آتا ہے تو حبیب ملت مکمل رہنمائی فرماتے ہیں۔ بالخصوص عرس مجاہد ملت کے موقع پر بھی تحریک پر توجہ فرماتے ہیں۔ جہاں تک راقم جانتا ہے اگر کوئی شہرہ آفاق شخص دوبارہ نئے طرز عمل پر چلانا چاہے تو حبیب ملت ہر زاوے سے تعاون فرمائینگے۔

انجمن رفاہ المسلمین:

سرکار حضور مجاہد ملت علیہ الرحمہ نے اہل دھام نگر کی ضرورت انکے الجھتے ہوئے

مسائل کی عقدہ کشائی اور اسلام دشمن کے حملے وغیرہ کے وقت مالی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے اس تنظیم کا قیام عمل میں لایا تھا اور اس تنظیم کے توسط خاص موقع محل پر بڑے بڑے کارنامے دیکھنے کو ملے ہیں۔ جب دھام نگر کی عید گاہ کی گورمنٹ کے تسلط میں جانے والی تھی اس وقت خطیر رقم کی ضرورت پیش آئی تو اس کی مالی تعاون سے کافی فائدہ پہنچااور حضرت مجاہد ملت کے بعد حضور حبیب ملت کی سر پرستی میں آج بھی خدمت کررہی ہے۔ راقم کو یاد ہے آل انڈیا تبلیغ سیرت خانقاہ حبیبیہ دھام نگر کی تحریک کو حبیب ملت نے دوبارہ اڑیسہ، بنگال، چھتیس گڑہ، میں اعلیٰ پیمانے پر پہنچانے کا قصد کیا تو مالی تعاون کی سخت ضرورت پیش آئی تو حبیب ملت نے اس تنظیم سے ہر سال ایک بڑی رقم دلوائی۔ جس کے باعث آسانی سے تقریباً ہر سال تبلیغ سیرت کے پروگرمات ان تین صوبے میں ۳۵/روزہ ہوا کرتے تھے۔ الحمد للہ حبیب ملت نے حضرت کی دیگر تحریکوں کی طرح اس کی بھی مکمل حفاظت فرمائی ہے۔

آل انڈیا تبلیغ سیرت شاخ جاج پور کی قیادت:

صوبہ اڑیسہ کا معروف ضلع جاج پور ہے جس کے دامن میں ہر مذہب ومسلک کے لوگ آباد ہیں۔ آج سے کچھ سال قبل اس ضلع میں اہل سنت وجماعت کا رعب ودبدبہ تھا، اہل سنت کے جلسے جلوس سے کافی تعداد میں لوگ ہدایت یاب ہوتے تھے۔ مگر نجھار پور میں بد عقیدہ لوگوں کا ایک ادارہ ہونے کی وجہ سے آہستہ آہستہ بدعقیدگی پھیلنے لگی اور انکے جلسے جلوس، اجتماع وغیرہ بہت زیادہ ہونے لگے جس کے باعث خوشگوار ماحول پراگندہ ہونے لگا تو علمائے جاج پور اور علامہ مفتی حنیف حبیبی مصباحی کی بے پناہ کوشش سے کئی نشستیں ہوئیں، جن میں قوم وملت ایمان وعقیدے کی حفاظت وصیانت کی خاطر حبیب ملت کی قیادت وسر پرستی میں اس شاخ کے قیام کا منصوبہ ۲۰۱۱ء میں عمل میں آیا۔

اللہ کا بے پناہ کرم ہے کہ اس شاخ کے ذریعہ چند سال کے اندر پورے جاج پور کے اندر عوامی بڑے سے بڑے اختلافات کا خاتمہ ہوا۔ علما کی مشقت اور حبیب ملت کی قیادت نے وہ کارنامہ انجام دیا کہ رہتی دنیا تک فراموش نہیں کیا جاسکتا اور حضرت کی سر پرستی وقیادت میں دو اعلیٰ پیمانے پر اجتماع ہوئے جو سرزمین اڑیسہ کے لیے تاریخی اجتماع ثابت ہوئے۔

آل انڈیا تبلیغ سیرت شاخ کٹک کی سر پرستی:

اڑیسہ کی قدیم راجدھانی کٹک ہے۔ایک ایسا دور تھا جس میں اہل سنت و جماعت کے لوگ کثیر تعداد میں آباد تھے اور اسی کٹک سے مسلک اعلیٰ حضرت اور مشن مجاہد ملت کو غایت فروغ ملتا تھااور مجاہد ملت نے حیات ظاہری میں ایک اہم ادارہ انجمن اہل سنت و جماعت قائم کیا تھا،اس تنظیم کے توسط سے بھی بڑے بڑے کارنامے انجام پائے اور مجاہد ملت اور اکابرین علما کی آمد و رفت کا سلسلہ جاری رہتا تھا۔حضرت مجاہد ملت رحلت فرمانے کے بعد تبلیغی سرگرمیاں سرد پڑ گئیں اور صلح کلی کا سر اونچا ہونے لگا تو علمائے کٹک اور حبیب ملت اور مولانا حنیف حبیبی کے درمیان پہلی نشست جوبرہ کٹک میں ہوئی اور یہ نشست بہت کامیاب ہوئی اور حبیب ملت کی سر پرستی میں ''آل انڈیا تبلیغ سیرت'' شاخ کٹک کا قیام عمل میں آیا۔آج مفتی وجہ القمر رضوانی کی صدارت میں ہفتہ واری اجلاس کیساتھ دیگر موقع محل پر بڑے پیمانے پر اجلاس اوراصلاح امت ہوتی ہے۔

حبیب ملت کے دست مبارک سے چند مساجد و مدارس کا سنگ بنیاد:

جامعۃ الحبیب رسول پور جگت سنگھ پور۔ مدرسہ جامعۃ الحبیب نجم العلوم، تارا کوٹ جاج پور۔مدرسہ غریب نواز شعبہ حفظ وقرأت، دوبندہ، کیندراپاڑہ۔دارالعلوم رضائے مصطفیٰ اطلاع پور، جاج پور۔مدرسہ خیرالوریٰ، بالی چندر پور۔مدرسہ رابعہ بصریہ کیندراپاڑا۔مدرسہ حبیبیہ، کڈپ، کھردہ۔ مدرسہ حبیب ملت، کیونجھر۔ مدرسہ امین شریعت، لوہارموئی۔ مدرسہ نورحبیب، جاج پور،مسجد حنفی حبیبی،آنکولہ، جاج پور۔غوثیہ منصوری مسجد دیوریا، کیندراپاڑا، مسجد حبیب۔منکر پور، کیندراپاڑا۔سنی بریلوی مسجد، درابیسی، کیندراپاڑا۔مسجد نور حبیب، کورائی، جاج پور ٹاؤن۔اپنی جانکاری کے مطابق ہے اصل میں تقریباً دوسو سے زائد مساجد و مدارس کی بنیاد رکھ چکے ہیں اور بڑی تعداد میں ادارے و مساجد کی سرپرستی بھی فرماتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆

حبیب ملت ایک کامل صوفی، صوفیائے کرام کے اقوال کی روشنی میں:

پیر طریقت الحاج نظام الدین تیغی، خانقاہ نظامیہ تیغیہ ویشالی، بہار

خالقِ کائنات جل جلالہ کے وہ مخصوص بندے جو عبادت و ریاضت، اتباع شریعت، مجاہدہ، تزکیہ نفس اور تقویٰ و پرہیزگاری کے ذریعہ اس کا قرب حاصل کر لیتے ہیں، صوفیا کہے جاتے ہیں۔ تصوف دورِ حاضر کی نہیں ہے، بلکہ اس کی بنیاد قرآن و سنت پر ہے اور اس کی ابتدا قرن اول ہی میں ہو چکی تھی، البتہ اللہ کے ان پاک طینت اور صالح بندوں کے لیے لفظ ''صوفی'' کا استعمال بعد میں ہوا۔ اگر کوئی شخص اللہ اور رسول کے بتائے ہوئے احکام اور فرامین سے ہٹ کر کوئی راستہ اختیار کرے تو درحقیقت وہ صوفی نہیں اور اس کی اتباع سے اجتناب لازم وضروری ہے۔

صوفیائے عظام ہر عمل میں خداوند قدوس اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا و خوشنودی کو مقدم رکھتے ہیں۔ دنیا کی محبت، حرص جاہ، ذخیرہ اندوزی، عجب و ریا کاری، ظلم و زیادتی، بدعہدی، بدسلوکی، تکبر، سرکشی اور بخل و بزدلی جیسے اخلاقِ ذمیمہ سے ان کا دامن پاک وصاف ہوتا ہے اور دنیا سے بے رغبتی، جاہ وحشم سے بے نیازی، راست بازی، تواضع و انکسار، مخلوقِ خدا کی حاجت برآری و نفع رسانی، توکل، صبر، شکر اور انصاف پروری جیسے اوصاف حسنہ سے ان کی ذات مزین وآراستہ ہوتی ہے۔

اسلامی تاریخ میں صوفیائے کرام کی زندگی، ان کے احوال وکوائف اور شب وروز کے معمولات کا بغور مطالعہ کیا جائے، تو یہ بات روزِ روشن کی طرح آشکارا ہو جاتی ہے کہ اگر ایک طرف ان کے دلوں میں خدا کا خوف اور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا دریا موج زن تھا اور ان کی راتیں عبادت و ریاضت، گریہ وزاری اور نالہ وفریاد میں گزرتی تھیں، تو وہیں دوسری طرف مخلوقِ خدا کی حاجت روائی، فریادرسی، دل جوئی، اور خبر گیری بھی ان کی حیاتِ مبارکہ کے معمولات میں داخل تھے۔ اگر کوئی بیمار ہوتا تو اس کی مزاج پرسی فرماتے، اگر کوئی مقروض ہوتا تو باوجود فقر وفاقہ کے اس کے قرض کی ادائیگی کے لیے حتی الوسع کوشش کرتے۔ کوئی نادار و مجبور اپنی

کوئی فریاد لے کران کی بارگاہ کا رخ کرتا تو اس کی ناداری ومجبوری سن کرآبدیدہ ہوجاتے اوراس کی پریشانی دور کرنے کی فکر کرتے۔مخلوقِ خدا کے لیے ان کے دل مثلِ دریا تھے۔ بلاتفریق مذہب وملت ہرایک کے دکھ درد میں شریک ہوتے،مصیبت کے ماروں،مسکینوں،یتیموں اور پریشان حال افراد کی پریشانیوں کے ازالہ کے لیےان کے دل ہمیشہ بےقرار رہتے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کےان نیک بندوں کی زندگی محبوب رب کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کی آئینہ دار ہوتی ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات وفرمودات کے مطابق اپنی زندگی کےلمحات گزارناان کا حاصل زیست ہوتاہے،کیونکہ حضورِاکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی اعلیٰ اخلاق واقدارکا بےمثال نمونہ تھی۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ عمدہ اور اعلیٰ اخلاق دنیامیں کسی کانہیں ہوسکتا۔ارشادِخداوندی ہے۔

وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ. (القلم ۶۸/۴)

بےشک آپ خلقِ عظیم پرفائز ہیں۔

اورنبیِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:بعثت لاتمم مکارم الاخلاق

(مشکوٰۃ، ص: ۴۳۲)

شیخ احمد بن ابی الحواری (م:۲۳۰ھ) فرماتے ہیں''جس شخص نے سنتِ نبوی کی پیروی کےبغیرکوئی کام کیا،اس کاوہ عمل باطل ہے۔''(ایضاً)

شیخ ابوالعباس ابن عطا رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں''جس شخص نے اپنے اوپرآدابِ سنت کولازم کرلیا،اللہ تعالیٰ اس کے دل کونورِمعرفت سے روشن کردے گااورکوئی مقام حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے احکام،افعال اوراخلاق کی متابعت سے زیادہ عظمت والانہیں ہے۔''(ایضاً)حدیث شریف میں ہے،نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:الخلق عیالُ اللّٰہِ فاحبُّ الخلقِ الی اللّٰہِ مَنْ أحسنَ الی عیالِہ.

(مشکوٰۃ، ص:۴۲۵)

تمام مخلوق اللہ تعالیٰ کا کنبہ ہے،اس میں اس کوسب سے زیادہ محبوب وہی ہے جواس کی مخلوق کے لیے زیادہ نفع بخش اورفیض رساں ہو۔

نیز مسلم شریف کی ایک مشہور حدیث ہے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''روز قیامت اللہ تعالیٰ ایک انسان سے فرمائے گا، اے ابن آدم! میں بیمار ہو گیا تھا، مگر تو نے میری عیادت نہ کی، بندہ حیران ہو کر عرض کرے گا، بھلا ایسا کیوں کر ہو سکتا ہے، تو رب العالمین ہے، خداوند قدوس فرمائے گا، کیا تجھے نہیں معلوم کہ میرا فلاں بندہ تیرے قریب بیمار ہو گیا تھا اور تو نے اس کی خبر گیری نہ کی تھی، حالاں کہ اگر تو اس کی عیادت اور مزاج پرسی کے لیے جاتا تو مجھے اس کے پاس پاتا۔ (یعنی اس کی خدمت کرنے میں ہی میری خدمت گزاری تھی)۔ اسی طرح رب تعالیٰ ارشاد فرمائے گا کہ اے ابنِ آدم! میں بھوکا تھا، تجھ سے کھانے کا سوال کیا تھا، مگر تو نے کھانا نہیں کھلایا۔ بندہ عرض کرے گا، یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ تجھے کسی چیز کی ضرورت ہو؟ فرمائے گا؟ کیا تجھے یاد نہیں کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا مانگا تھا اور تو نے انکار کر دیا تھا۔ اگر تو اس کی حاجت روائی کر دیتا تو مجھے اس کے پاس پاتا۔''

تو ہر کہ رسیدی بہ کہ می خواہی امروز فریاد کس

''تو نے بھی دنیا میں کسی کی فریاد سن کر اس کی حاجت روائی کی تھی جو آج روزِ قیامت (ہم سے) یہ چاہتا ہے کہ تیری فریاد سنیں۔'' یہی وجہ ہے کہ صوفیائے کرام کا رشتہ خالقِ کائنات اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم سے مضبوط و مستحکم ہونے کے ساتھ مخلوقِ خدا کے ساتھ بھی ہوتا ہے۔ وہ تمام انسانوں کو بحیثیت ابنِ آدم ایک نظر سے دیکھتے ہیں، وہ کثرت میں وحدت کے قائل ہیں اور ہر ایک کی خدمت اپنے لیے باعثِ افتخار گردانتے ہیں۔

جیسا کہ شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

بنی آدم اعضائے یک دیگرند
کہ در آفرینش ز یک جوہرند چو
عضوے بدرد آورد روزگار
دگر عضو ہا را نماند قرار۔
تو کہ از محنتِ دیگراں بے غمی

نشاید کہ نامت نہند آدمی

''تمام اولادِ آدم ایک جسم کی مانند ہیں، کیوں کہ پیدائش میں سب ایک ہی اصل سے ہیں۔ اگر کسی ایک عضو میں بھی درد و تکلیف ہوتو دوسرے اعضا کو بھی قرار نہیں رہتا، تم جو دوسروں کی تکلیف سے بے غم ہو، اس قابل نہیں کہ تمھیں آدمی کہیں۔''

شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ کے یہ اشعار ان کے نظریۂ خدمت خلق کا واضح ثبوت ہیں۔ ان کی نظر میں روے زمین کے بسنے والے تمام انسان ایک جسم کی مانند ہیں اور ایک انسان جیسے اپنے جسم کے تمام اعضا کی حفاظت کرتا ہے، انھیں درد و تکلیف سے بچاتا ہے، یہاں تک کہ اگر کسی وجہ سے کسی عضو کو تکلیف پہنچتی ہے تو سارا جسم اس کے اثر سے تلملا اٹھتا ہے۔ یہی حال انسانوں کا ہونا چاہئے کہ ایک انسان دوسرے انسان کی تکلیف و دل آزاری سے بچے۔ ہر طرح سے اسے آسائش و آرام پہنچانے کی فکر کرے اور اگر کوئی مصیبت و پریشانی میں مبتلا ہوتو اس کے درد کو خود اپنا درد سمجھے، یہی انسانیت کا تقاضا ہے۔

صوفیائے کرام کا یہ نظریہ رہا ہے کہ:

طریقت بجز خدمتِ خلق نیست
بہ تسبیح و سجادہ و دلق نیست

''مخلوقِ خدا کی خدمت ہی طریقت ہے، تسبیح و مصلیٰ اور گدڑی کا نام طریقت نہیں۔'' صوفیا کے نزدیک خدمتِ خلق ایک بہت بڑا انسانی فریضہ ہے اور یہی اسلام کی روشن تعلیمات سے بھی واضح ہے، انھوں نے اپنی اسی مذہبی رواداری، آپسی میل محبت اور انسانوں کی دل جوئی وحاجت روائی کے ذریعہ بہتوں کے دلوں میں اسلام وایمان کی عظمت جاگزیں کردی۔

سلطان الہند حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ (م: ۶۳۳ھ/ ۱۲۳۶ء) فرماتے ہیں: ''روزِ قیامت اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دے گا کہ جہنم کو خوب دہکائیں، اس کے بعد وہ ایک پھونک ماریں گے تو قیامت برپا ہوگی۔ جو شخص اپنے آپ کو اس دن کے عذاب سے بچانا چاہے تو اسے ایسی عبادت کرنی چاہئے کہ جس سے بہتر عبادت اللہ کے نزدیک اور کوئی نہ ہو۔ عرض کیا گیا، وہ عبادت کون سی ہے؟ تو فرمایا: بے کسوں کی فریاد سننا، بھوکوں کو کھانا کھلانا اور ضرورت مندوں کی حاجت روائی کرنا۔'' (دلیل العارفین اردو ترجمہ، مجلس ششم، ص: ۲۷، مطبوعہ مکتبہ جامِ نور، دہلی)

حضرت سلطان الہند خواجہ غریب نواز نے فرمایا کہ میں نے اپنے پیر شیخ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی سنا ہے، کہ اگر کسی شخص میں تین خصلتیں پائی جائیں تو سمجھو کہ اللہ تعالیٰ اسے دوست رکھتا ہے۔(۱) سخاوت (۲) شفقت (۳) تواضع۔سخاوت دریا کی سی،شفقت آفتاب کی سی،اورتواضع زمین کی سی۔(ایضاً،ص:۴۵)

حضرت شیخ نظام الدین اولیا محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ (م:۷۲۵ھ) اللہ کے برگزیدہ بندوں میں سے تھے،آپ ہندوستان میں مشائخ چشت میں چوتھے نمبر پر ہیں۔آپ کی زندگی میں آپ کی خانقاہ مرجع خلائق تھی،آپ کی وجہ سے اورآپ کی تبلیغی مساعی کے نتیجے میں شہر دہلی میں جو مذہبی انقلاب برپا ہوا تھا،اس کی نظیر دور دور تک نظر نہیں آتی۔دہلی اورقرب وجوار کے علاوہ دور دراز کے علاقوں سے بھی لوگ آپ کی خدمت میں آتے اوراپنی دلی مرادیں پوری کر کے واپس جاتے۔جب تک آپ بدایوں میں رہے،زندگی تنگی وعسرت میں بسر ہورہی تھی،ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے والد کے انتقال سے اقتصادی نظام درہم برہم ہوگیا تھا اوران کے والد مرحوم نے ترکہ میں کچھ نہیں چھوڑا تھا،کبھی کبھی گھر میں کھانے کے لیے کچھ بھی نہیں ہوتا تھا۔اورآپ سبق پڑھ کر واپس آتے تھے تو والدہ کہتی تھیں ''آج ہم اللہ کے مہمان ہیں''،محبوب الٰہی کو یہ بات بہت اچھی لگتی تھی۔کبھی کئی دن مسلسل کھانا کھانے کو ملتا تھا تو وہ یہ سوچتے تھے کہ وہ دن کب آئے گا جب ہم پھر اللہ کے مہمان ہوں گے؟اس سے حضرت کے فقرو درویشی سے فطری لگاؤ کا اندازہ ہوتا ہے۔(مقدمہ فوائد الفواد،مترجم،از پروفیسر نثار احمد فاروقی،ص:۱۲۲)

دادودہش کا ابتدا سے یہ عالم تھا کہ ضرورت مندوں کی حاجت اپنے فقرواحتیاج کے عالم میں بھی پوری کردیتے تھے،حضرت برہان الدین غریب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایامِ جوانی میں جب حضرت دہلی آئے،اس وقت دہلی میں ایک مجذوب سلطان معین الدین تھے، یہ حضرت کو ملے اورکہا کہ ہمارے لیے کچھ لاؤ۔حضرت کے پاس اس وقت کچھ بھی نہیں تھا۔ آپ سلطان معین الدین کو بازار لے گئے اوراپنی عبا یا دستار لوگوں کے ہاتھ بیچ کر مطلوبہ چیز سلطان معین الدین کو دلا دی۔(ایضاً،ص:۱۲۲)

بہرکیف ان تفصیلات کے بعد حبیب ملت کی زندگی ایک سورج کی طرح روشن نظر آتی ہے، کیونکہ راقم کو بارگاہ مجاہد ملت میں دوبار حاضری کا شرف میسر آیا، قلیل وقت میں حبیب ملت سے طمانیت بخش ملاقات ہوئی، جس کو میں نے مجاہد ملت کے کردار وگفتار اور تواضع کی روشنی میں حبیب ملت کا موازنہ کیا تو ایک کامل صوفی پایا۔ جب پہلی بار دھام نگر شریف میں قدم رنجہ ہوا، دارالعلوم مجاہد ملت کی بلند عمارت نظر آئی تو سوچ وفکر کے اتھاہ سمندر میں مستغرق ہو کر فصیلہ کیا کہ اس کا محافظ ایک باوقار و بارعب شخص ہوگا، جب خانقاہ میں حبیب ملت سے ملاقات ہوئی، جب آپ کی شخصیت کو بنظر غائر دیکھا، تو دل باغ باغ ہو گیا کہ یہ نوجوان نے مجاہد ملت اور بزرگان دین کے حرکات وسکنات، قول وفعل کو اپنی زندگی کا اثاثہ وسرمایہ سمجھ کر زندگی گزار رہا ہے۔ مولانا مفتی محسن رضا ثقافی اور مولانا عاشق القادری مصباحی ہمیشہ بیان کرتے ہیں کی اگر کسی پیر کامل اور صوفی باصفا کو دیکھنا ہو تو حبیب ملت کو دیکھو، یہ ایسے پیر ہیں جنھیں دنیاوی متاع کی کوئی فکر نہیں، مکمل صوفیہ کرام کے کردار وعمل کی عملی تفسیر ہیں اور میں نے بھی بذات خود کم وقت میں مشاہدہ کیا، عقل والوں کے لئے اشارہ کافی ہوتا ہے۔ غرض کہ ایک باکمال صوفی میں جو باتیں ہونی چاہئے وہ آپ میں موجود ہے۔

ماسٹر منور حسین کے ایک مضمون کا ٹکڑا کا یاد آرہا ہے کہ جب کوئی بچہ ہو یا بوڑھا آپ تک مدد یا تعاون کے لئے آتا آپ فراخ دلی سے اس کا استقبال کرتے اور مسائل کی عقدہ کشائی فرماتے۔ راقم کی دلی دعا حبیب ملت کے لئے ہے کہ اللہ درجات میں اضافہ فرمائے۔

جلا سکتی ہے شمع کشتہ کو موج نفس انکی ۔ الٰہی کیا چھپا ہوتا ہے اہل دل کے سینوں میں

احقر نظام الدین تیغی، ویشالی شریف بہار

☆☆☆☆☆

طیبہ کا سفر

از علامہ محمد حنیف حبیبی مصباحی

حضور حبیب ملت کے یادگار سفر حج وزیارت پر مشتمل یہ مضمون کئی سال قبل خانقاہ شریف سے نکلنے والے رسالہ ضیاء الحبیب میں چھپ چکا ہے، افادۂ عام کے لیے موقع کی مناسبت سے یہاں اس کی دوبارہ اشاعت ہو رہی ہے۔

الحمدللہ! ''حج ٹور کارپوریشن'' سراج ورلڈ ٹراولس کے ذریعہ حرمین طیبین کی خاک بوسی کے لیے ۱۲/ ذیقعدہ ۱۴۳۳ھ/ ۲۷/ جنوری ۲۰۰۲ء کو دھام نگر شریف سے سفر کا آغاز ہوا۔ صبح ۸/ بجے امام التارکین، سلطان المناظرین حضور مجاہد ملت علیہ الرحمۃ والرضوان کے روضہ اطہر پر آپ کے نواسہ اور نور دیدہ حضرت علامہ مولانا سید شاہ غلام محمد حبیبی مدظلہ العالی نے حاضری دی۔ آپ نے فاتحہ کے بعد بوقت روانگی عقیدتمندوں کو تسکین وطمانیت اور دعائیہ کلمات سے نوازا لوگوں نے اپنے مرکز عقیدت کو آنسوؤں، آہوں اور سسکیوں کے ساتھ رخصت کیا۔ بھدرک اسٹیشن تک پہنچانے کے لیے میلوں میں پھیلا ہوا جلوس فلک شگاف نعروں اور حج وزیارت مبارکباد کے نغموں اور ترانوں کے ساتھ منزل کی جانب رواں دواں تھا صبح ۹/ بج کر ۵۰/ منٹ پر حیدرآباد ایکس پریس سے روانہ ہوئے اور گاڑی دوپہر ۳/ بج کر ۱۰/ منٹ پر ہوڑہ اسٹیشن پر رکی۔ وہاں پر اہل عقیدت کا ازدھام پہلے ہی سے پھولوں اور مالوں کا تحفہ لیے منتظر قدوم تھا۔ مسرت کے نعروں سے استقبال کیا اور حبیبی دولہا کو مختلف انجمنوں اور اداروں نے اپنے یہاں بلوا کر دعائیں حاصل کیں۔ مغربی بنگال کے کوئی بیسوں اداروں نے ۴/ دن تک الوداعیہ پیش کیا۔ قلت وقت کی وجہ سے بچ رہے ارادت کیشوں کو واپسی پر موقع دینے کا وعدہ کر کے چھٹکارہ حاصل کیا گیا۔

۶/ ذیقعدہ ۱۴۳۳ھ/ ۳۱/ جنوری ۲۰۰۲ء کو ہوڑہ سے دم دم ہوائی اڈہ کے لیے صبح ۹/ بجے روانگی ہوئی۔ مغربی بنگال میں مسلمانان اہلسنّت کے مختلف سلاسل کے ہزاروں اہل عقیدت کا یہ ایک تاریخی جلوس تھا، جسے دیکھ کر یہ حقیقت آشکارہ ہو جاتی ہے کہ جس طرح

حضور مجاہد ملت علیہ الرحمہ کی ذات مسلم الثبوت تھی، آپ اہلسنّت کی ہر خانقاہ، ہر تعلیمی اور تبلیغی ادارہ اور انجمن کی نگاہ میں یکساں مقبول، عزیز اور محترم تھے، اسی طرح آپ کے پرتو اور عکس جمیل حضرت صاحب سجادہ حبیب ملت بھی سب کی آنکھوں کے تارے، ہر دلعزیز اور پیارے ہیں۔

یہ جلوس دوپہر ۱۲ر بجے بڑی شان وشوکت کے ساتھ کلکتہ دم دم ایئر پورٹ پہنچا۔ جارڈن ایئر لائن R.T.185 نامی طیارہ سے ۲ر بج کر ۴۵ر منٹ پر عمان کے لیے روانہ ہو گیے۔ ۸ر گھنٹہ سفر کے بعد عمان پہنچے اور رات ہوٹل میں بسر ہوئی۔ حضور صاحب سجادہ کے ہمراہ 11 افراد تھے۔ جن میں خانقاہ شریف کے صف اول کے معاونین میں جناب صلاح الدین حبیبی اور جناب جعفر علی حبیبی صاحبان اور اس ٹور کے مالک جناب سراج احمد خاں صاحب بھی شریک سفر تھے۔

بیت المقدس کی زیارت:

یکم فروری صبح ۹ بجے کے قریب ناشتہ سے فارغ ہو کر بیت المقدس کی زیارت کے لیے روانہ ہو گیے۔ ۹ر بجے قریب اسرائیلی بارڈر تک پہنچے۔ یہیں اپنے گائیڈ محمد شریف صاحب سے ملاقات ہوئی۔ ۱۲ر بجے دن میں سب سے پہلے مسجد اقصیٰ کی زیارت کے لیے گیے اور اسی مسجد میں نماز ظہر وعصر ادا کی۔

نقش کف پائے رسول ﷺ

اس جگہ ایک خوبصورت پتھر کی زیارت ہوئی، جو بڑے احترام کے ساتھ رکھا گیا ہے۔ معلم نے بتایا کہ یہ وہ مقدس پتھر ہے جس پر حضور اکرم ﷺ معراج شریف کے موقع پر قدم رنجہ ہوئے، تو پتھر نے پگھل کر قدم پاک مصطفیٰ کا نقش اپنے سینے پر اتار لیا۔ ہمیں اس کے بلند نصیبے پر رشک ہو رہا تھا اور بے ساختہ حضور اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کا یہ شعر ورد زبان ہو گیا۔

دل کر وٹھنڈا میرا وہ کف پا چاند سا
سینے پہ رکھ دو ذرا تم پہ کروڑوں درود

اسی جگہ مسجد معراج کی زیارت ہوئی ساتھ ہی ایک مکان نما درہ بھی دیکھا گیا جس

کے اوپری حصہ کے پتھر میں سر کا نشان ہے۔ معلم سے معلوم ہوا کہ یہ نشان پاک سردار پیمبر ﷺ کے ''سراقدس'' کا ہے۔ سرکار کے کھڑے ہوتے وقت سر اقدس اسی پتھر سے مس ہوا تو اس کی سختی ختم ہوگئی اور سر اقدس کا نشان اس پتھر پر آ گیا۔ وہاں فاتحہ اور دعا کے بعد لبوں کو بوسہ لینے کا شرف حاصل ہوا۔ یہ میرے مصطفیٰ کا اعزاز ہے کہ ریتوں پر قدم پاک کا نشان نہ رہتا اور پتھروں پر کف پا کا نقش اتر آتا۔ حضرت آسی غازی پوری نے فرمایا۔

نہ میرے دل نہ جگر پر نہ دیدۂ تر پر
کرم کریں وہ نشان قدم تو پتھر پر
صلاحیت بھی پیدا کر اے دلِ ناداں
پڑے ہیں نقش کف پائے یار پتھر پر

دیوار گریاں:

مسجد معراج میں دو رکعت نماز ادا کرنے کے بعد ہوٹل گیے۔ شام کا وقت تھا اور افق مغرب میں سرخی چھا رہی تھی۔ رات ہوٹل میں گزری۔ دوسرے دن ۲ر فروری کو ناشتہ کے بعد سب سے پہلے ''جبل زیتون'' گیے۔ جہاں سے پرانے شہر کا بالائی منظر صاف دکھائی دیتا ہے۔ پھر ''مسجد سلمان'' کی زیارت ہوئی جو صحابی رسول حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے نام سے منسوب ہے۔ یہاں ایک زیتون کا پیڑ ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں کا لگایا ہوا ہے۔ کوئی ۲ر ہزار سال پرانا پیڑ ہے۔ مرورِ زمانہ بھی اس کی شادابی چھین نہیں پایا۔ اس کی شاخوں پر ہری ہری پتیاں زیتون کے پھل کو چھپا رہی تھیں۔ حضرت کنواری پاک مریم رضی اللہ عنہا کے مزار شریف کی زیارت ہوئی۔ پاس ہی مسجد براق ہے جس کے ٹھیک پیچھے ایک بلند و بالا دیوار ایستادہ ہے۔ معلوم ہوا یہ ''دیوار گریاں''"Crying wall" ہے۔ اسرائیلی اور دنیا بھر کے یہودی یہاں آ کر روتے ہیں۔ ان کے خیال کے مطابق یہاں ان کی دعا قبول ہوتی ہے اور خطا مٹ جاتی ہے۔

اسی روز ہمیں حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دربار میں حاضری نصیب ہوئی۔ یہ مزارات بلا گنبد کے ہیں، البتہ ان پر بیش قیمت چادر چڑھی ہوئی

ہیں۔ایک مکان دور سے نظر آیا جس کے قریب جانے پر حکومت کی جانب سے پابندی ہے۔ یہ وہ مکان ہے جہاں سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان کی بلندیوں پر بلایا گیا تھا۔ یہاں یہودیوں کا قبضہ ہے، اس لئے جابجا ان کی روایات کی چیزیں نظر آتی ہیں۔

فلسطین سے ۱۱/بجے دن میں ''عمان'' کے لیے روانہ ہوئے۔ راستہ میں "Dead Sea" مردہ سمندر نظر آیا۔ معلم نے بتایا کہ اس سمندر میں کوئی زندہ نہیں ہے۔ وجہ یہ ہے کہ ایک قوم آباد تھی اس کی نافرمانی، فسق وفجور اور ظلم وزیادتی جب حد سے بڑھ گئی، تو قہر خداوندی کا نزول ہوا اور آبادی سمندر میں تبدیل ہوگئی۔ اس حوصلہ شکن اور پر ہیبت مقام کے پاس سے گزرنے والا خوف خدا سے لرزہ براندام تیزی سے گزر جاتا ہے۔ اس سفر میں ایک کیلومیٹر راستہ ایسا بھی طے ہوا جس کی سطح سمندر کی سطح سے تقریباً ۱۳۰۰/فٹ نیچے ہے۔

۱۱/بجے رات عمان پہنچے۔ یہاں اسلام وکفر کے درمیان لڑی جانے والی فیصلہ کن جنگ ''جنگ موتہ'' کے شہیدوں کی قبروں پر حاضری ہوئی۔ صحابی رسول حضرت جعفر طیار اور حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی بارگاہ میں فاتحہ پیش کئے اور مسلمانان عالم کی خیرو سلامتی اور اسلام کے غلبہ وسربلندی کی دعائیں کیں۔

بغداد کا سفر:

۳/فروری بروز اتوار شام ۶/بجے عروس البلاد شہر بغداد کا سفر شروع ہوا اور رات ۱۱/بجے عراق کی سرحد تک جا پہنچے۔ ۴/گھنٹہ سخت جانچ پڑتال کے بعد کسٹم کا مرحلہ طے ہوا۔ رات ۳/بجے عراق بارڈر پار کئے اور کشادہ، وسیع شاہراہوں سے ہوتے ہوئے بغداد معلیٰ پہنچ گیے، جو عراق کا سب سے بڑا شہر اور ملک کا دارالحکومت ہے، جس کے درمیان سے دریائے دجلہ گزرتا ہے اور دریائے فرات ۲۵/میل کے فاصلے پر بہتا ہے۔ اسلامی آثار و نشانیوں سے یہ شہر معمور ہے۔ حضرت جنید بغدادی اور ان کے علاوہ سلسلہ قادریہ رضویہ حبیبیہ کے پندرہ مشائخ اسی شہر میں آرام فرما ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

حضور غوثیت مآب رضی اللہ عنہ کی سرکار میں پہلی حاضری بعد نماز ظہر ہوئی۔ ''مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام'' پیش کرنے کے بعد قل پڑھے گیے اور حضور صاحب سجادہ نے

امت مسلمہ کے لیے دعائیں کیں۔سرکار کی بارگاہ میں لوگ بیش قیمت چاکلیٹ پر فاتحہ دلاتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ مزارشریف کے آس پاس چاکلیٹ کی دکانیں زیادہ نظر آتی ہیں۔یہاں کئی چاندی کے چھلے جالیوں میں بندھے نظر آئے، جسے اہل حاجت منت برآری کے لیے باندھتے ہیں، بگڑی بن جانے پر چھلہ مسکینوں پر صدقہ کر دیا جاتا ہے۔عصر کی نماز کے بعد سید الطائفہ، امام الائمہ، کاشف الغمہ سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی چوکھٹ بوسی کا شرف ملا، ماشاء اللہ! بڑا سکون اور طمانیت ہے یہاں۔آپ کا شاندار اور خوبصورت آستانہ سڑک کے کنارے واقع ہے، جس کے بغل میں بہت بڑے رقبے پر خوبصورت مسجد بنی ہوئی ہے۔

یہ نجف اشرف ہے:

۵؍فروری بروز منگل صبح ۸؍ بجے بغداد سے ''نجف اشرف'' کے لیے روانہ ہوئے۔۱۲۰؍کیلومیٹر کی مسافت طے کر کے۱۲؍بجے دن میں پہنچ گیے ؎

اے صبا کیا یاد فرمایا ہے مولیٰ نے مجھے
آج میرا دل کھنچا جاتا ہے کیوں سوئے علی

آپ مولیٰ کائنات، مشکل کشا، داماد رسول، شوہر بتول، شیر خدا سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم ہیں جن کی عقیدت و محبت کی روشنی سے مسلمانان عالم کے قلوب روشن ہیں۔روڈ پر ذوالفقار حیدری کا عظیم الشان نقشہ بنا ہوا ہے، جس سے جلال مرتضوی آشکار ہوتا ہے۔مزار مبارک نہایت شاندار اور خوبصورت ہے، جس میں خدا جانے کتنا ٹن سونا لگا ہوا ہے۔آپ نے اپنی حیات طیبہ جس بے نیازی و استغنیٰ اور سادگی و قناعت کا پیکر بن کر گزاری، وصال کے بعد قدرت نے اتنی ہی رنگین وخوشنما زر وجواہر سے مزین خوابگاہ عنایت فرمایا ہے ہم لوگوں نے غلامانہ حاضری دی۔اس سرزمین پر''حلہ'' میں مولد ابراہیم علیہ السلام، سیدنا ایوب علیہ السلام اور حضرت ذوالکفل پیغمبر علیہ السلام کے مزارات کی زیارت کی۔

کربلا معلیٰ کی حاضری

نجف اشرف سے چلے تو ۳؍بجے دن میں کربلا معلیٰ پہنچے۔آج کا کربلا دور حسینی کا بے آب و

گیاہ ویرانہ نہیں ہے۔ جہاں تپتی ریت کے سینے پر کانٹے دار جھاڑیوں کے سوا کوئی سایہ دار درخت بھی نہیں ہوا کرتا تھا، اب کربلا سیدنا امام عالی مقام کے مقدس لہو سے سیراب ہو کر باغوں، بہاروں اور پھلواریوں کا شہر بن چکا ہے۔ ؎

اے کربلا کی خاک اس احسان کو نہ بھول
تڑپی ہے تجھ میں لاش جگر گوشہ بتول
اسلام کے لہو سے تیری پیاس بجھ گئی
سیراب کر گیا تجھے خون رگ رسول

سڑک کے کنارے سیدنا عباس بن علی رضی اللہ عنہ کا مزار مقدس ہے۔ یہاں کی حاضری کے بعد سب سے پہلے امام حسین شہید گلگوں قبا رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں حاضری دی۔ قریب ہی سیدنا علی اکبر، سیدنا علی اصغر، حبیب بن مزاحم و دیگر رفقا پر سلام و فاتحہ پیش کی۔ اس مقام کی زیارت بھی ہوئی جہاں عابد بیمار تشریف رکھتے تھے۔ کچھ دوری پر حضرت عون ومحمد رضی اللہ عنہما کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ واپسی پر روڈ کے کنارے سیدنا معروف کرخی اور پھر حضرت خواجہ سری سقطی رضی اللہ عنہما کی بارگاہ میں حاضری کی سعادت میسر آئی۔

۶ر فروری بروز بدھ کاظمیہ میں امام المتکلمین سیدنا موسیٰ کاظم اور آپ کے پوتے سیدنا ابوجعفر محمد الجواد رضی اللہ عنہما کے دربار معلٰی میں پہنچے۔ سبحان اللہ! کس شان و شوکت کے ساتھ شہزادگانِ رسول آج بھی قلوب انسانی پر حکومت کررہے ہیں۔ نجف اشرف، کربلا معلٰی اور یہاں کاظمیہ میں شیعہ حضرات مزاروں کے آس پاس کچھ زیادہ نظر آتے ہیں۔ وہی لوگ مجاور کی حیثیت سے اپنے طور پر زیارت کراتے ہیں لیکن حضرت نے ان کی خدمت قبول نہیں کی بلکہ ہمیں اپنی معیت میں لئے خود غلامانہ سلام عرض کرتے اور ہماری حاضری دلوائی۔

اپنا مشاہدہ

عراق و بغداد اور اب تک کے سفر میں خاص چیز جو دیکھنے کو ملی ہے وہ یہ کہ تمام مزارات پر خوبصورت گنبد اور بلند و بالا مینار بنے ہوئے ہیں۔ قبروں پر چادریں چڑھائی جاتی ہیں اور عطر و خوشبو نذر کی جاتی ہے۔ بہت سے مزاروں کے پاس مسجدیں بھی ہیں۔ لوگ

مزارات کے سامنے ہاتھ باندھ کر مودب کھڑے ہوتے ہیں، فاتحہ سلام پیش کرتے ہیں۔ چھلہ باندھتے ہیں۔ منت مانتے ہیں اوران ساری چیزوں کو مباح وجائز سمجھ کر دنیا بھر کے مسلمان کرتے ہیں۔ اگر دیوبندی وہابی مذہب کے مطابق یہ معمولات بھی شرک و بدعت ہونے لگیں، تو پوری دنیا میں مسلمان چراغ لیکے ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملیں گے۔ الامان والحفیظ۔

خیر! ہمیں حجۃ الاسلام امام غزالی اور حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رضی اللہ عنہما کی چوکھٹ بوسی کا شرف ملا۔ قیام بغداد کے دوران ہمیں غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کی مسجد کے امام صاحب سے ملاقات ہوئی۔ گائیڈ کے ذریعہ جب انہیں معلوم ہوا کہ ہم لوگ ہندوستانی ہیں، تو وہ فوراً پوچھ بیٹھے ''آپ لوگ صوفی محمد حبیب الرحمٰن صاحب کو جانتے ہیں''؟ ان کی زبان سے سرکار مجاہد ملت کا نام مبارک سن کر کس قدر خوشی ہوئی اسے لفظوں میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔ ہمارے بتانے پر جب انہیں پتہ چلا کہ یہ حضرت تو انہیں کی خانقاہ کے سجادہ نشیں ہیں تو فرط مسرت سے حضرت کو گلے لگا لیا، بے شمار دعائیں دیں اور حضور مجاہد ملت کی بڑی تعریف وتوصیف کرنے لگے۔

سجادہ نشیں بغداد سے ملاقات:

۷؍فروری کی صبح سرکار غوث الوریٰ رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں حاضری کے بعد آپ کے آستانہ پاک کے سجادہ نشیں کی زیارت کے لیے دولت کدہ پر حاضر ہوئے۔ اثناء گفتگو گائیڈ کے ذریعہ حضرت نواسۂ مجاہد ملت کا تعارف کرایا گیا۔ انہوں نے اظہار مسرت فرمایا اور سرکار غوث اعظم کے مزار مبارک کی دو چادریں عنایت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ''ایک آپ لوگ آپس میں تقسیم کر لیجئے گا دوسری چادر مولانا حبیب الرحمٰن قادری صاحب کے آستانہ پر چڑھا دیجئے گا''۔ پھر انہوں نے چائے سے ضیافت کی۔ دونوں چادر صلاح الدین حبیبی صاحب کی اٹیچی میں رکھی گئی، جو ہوڑہ سے جناب جعفر حبیبی کے ہمراہ حضرت کے شریک سفر تھے۔

واپسی سے پہلے ایک ''بنکر'' دیکھنے گئے، جس پر ۱۳؍فروری ۱۹۹۱ء کی صبح ۴؍بجے امریکہ نے میزائل داغا تھا، جس کے اندر پناہ گزیں عورتوں اور بچوں میں ۱۴۰۸؍افراد شہید ہوئے اور ۱۴؍آدمی بچے جو کسی کام کے قابل رہ نہیں گئے تھے۔ امریکہ اور اس کے حلیف

ممالک کے ظلم وتشدد کے لاکھوں بم اور ہزاروں مزائیل کی برسات کے باوجود اب بھی عراق کی رونق اوراس کے شہروں کی چہل پہل میں کچھ کمی نظر نہیں آتی۔دشمنان اسلام کی لاکھوں کوششوں کے باوجود صدر صدام حسین کی عوامی مقبولیت میں کوئی فرق نہیں پڑا۔ بلکہ ہم نے دیکھا کہ شہر کے بڑے چوراہوں اور شاہراہوں میں جابجا یا صدام کا مجسمہ ہے یا کوئی بڑی تصویر آویزاں ہے یہ تاثر دیا گیا ہے کہ پورے ملک کی نگرانی وہ ہر موڑ اور ہر چوراہے پر کھڑے ہوکر کررہے ہیں۔نمازعصر کے بعد''صدام ٹاور'' دیکھنے کا موقع ملا، جو۱۲۰ر میٹر اونچا ہے،اس کی بلندی سے پورے بغداد کا دلکش منظر بآسانی نظر آتا ہے۔

ملک شام کا سفر:

سرکار غوث الوریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دربار میں حاضری کے بعد ۹رفروری ۲ر بجے شب ملک شام پہنچے۔بس کا یہ سفر تکلیف دہ تھا۔مزید تکلیف کی بات یہ ہوئی کہ ہمارے ساتھ''سراج ورلڈٹور'' کے مالک جناب سراج خان بھی تھے، جب شام پہنچ کر ہمارے ساتھ نمازعشاءادا کی اور کمرہ سے باہر نکل کر دوسرے کمرے میں گیے تو سر چکرایا اور گر پڑے، پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ اس دار فانی سے کوچ کر گئے۔ان کے انتقال کا بڑا صدمہ ہوا۔ان کی عدم موجودگی کی وجہ سے دیگر مراحل میں بہت سی دشواریوں کا سامنا کرنا پڑا۔ ۹راور ۱۰رفروری یہیں رہ کر شام کے کئی بزرگوں کے آستانوں سے اکتساب فیض کرتے رہے۔بالخصوص عاشق رسول،موذن بارگاہ نبی حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ کی تربت پاک پر وہ کیف میسر آیا جسے بیان نہیں کیا جاسکتا۔دعاؤں کے وقت پلکیں بھیگ گئیں۔سیدہ زینب،سیدہ سکینہ، ام المومنین ام سلمہ اورام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے مزارات طیبات پر نیاز مندانہ سلام اور فاتحہ نذر کی۔ساتھ ہی اسلام کے بطل جلیل حضرت صلاح الدین ایوبی کے مقبرہ پر حاضر ہوئے اوراللہ رب العزت کے حضور جذبہ خدمت اسلام کی بھیگ مانگی گئی۔

شام سے ۱۱رفروری کو عمان کے لیے روانہ ہوگئے۔عمان سے جدہ کی فلائٹ اسی دن تھی۔عمان سے رات ۱۱ر بجے بذریعہ طیارہ چلے اور صبح ۳ر بجے''جدہ'' جا پہنچے۔اس وقت ''جدہ'' روشنیوں کا شہر معلوم ہوتا تھا۔

غوث پاک کی چادر:

پہلے سے معلوم تھا کہ ''جدہ''میں سخت جانچ پڑتال کی جاتی ہے۔اہل سنت کے معمولات و وظائف کی کتابیں،تعویذات،کنزالایمان،بہار شریعت اور مزاروں کی چادر وغیرہ کواندر لے جانے کی اجازت نہیں ہوتی۔اس لئے صلاح الدین حبیبی صاحب نے سرکار غوث اعظم کی چادرشریف کواپنی اٹیچی سے نکال کرحضرت نواسۂ مجاہدملت کی اٹیچی میں یہ کہہ کرر کھ دیا کہ یہاں ان چیزوں کو چھین لیتے ہیں۔اگر یہ امانت جائے گی تو آپ کے پاس سے جائے کہ یہ آپ کے نانا جان کے آستانے پر چڑھنے والی ہے۔جب جانچ کرنے کی نوبت آئی تو سب کا سامان ایک ایک کر کے چیک ہوا۔بکس و اٹیچی کھول کر دیکھا گیا لیکن حضرت کی اس اٹیچی جس میں سرکارغوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی چادرشریف تھی نجدی پولیس نے ہاتھ تک نہیں لگایا، بلکہ وہ رسید جس میں Checked لکھا ہوتا ہے حضرت کو دے کرخود سے لگا لینے کا اشارہ کیا،گویا سرکارغوث اعظم رضی اللہ عنہ نے یہ بھی گوارہ نہیں فرمایا کہ کسی نجدی وہابی کا گندا ہاتھ آپ کی پاک چادر پر لگے۔

یہ جدہ ہے:

تلاشی کے مرحلے سے گزر جانے کے بعد ایک جگہ سامان رکھ کرنماز صبح ادا کی گئی۔ایئرپورٹ کے باہر تا حدنظر لوگ پھیلے ہوئے تھے۔مکہ مکرمہ پہنچنے کے لیے سارے لوگ تگ و دو کر رہے ہیں۔عجب منظر ہے،رنگ ونسل،زبان ولسان،اونچ نیچ،گورے کالے اور امیری وغریبی کے سارے امتیازات بالائے طاق رکھ کر سب ایک ہی لباس میں ملبوس ایک ہی نغمۂ جانفزا **لبيك اللهم لبيك** سب کی زبان پر جاری ہے ۔

انوکھی وضع ہے سارے زمانے سے نرالے ہیں
یہ عاشق کون سی بستی کے یارب رہنے والے ہیں

شہرمکہ:

ڈھائی بجے دن میں مکہ مکرمہ پہنچے۔ہماری رہائش گاہ حرم شریف کے بہت ہی قریب تھی۔

ضرورتوں سے فارغ ہوکر طواف کعبہ سے مدتوں کی پیاسی روح کی تشنگی بجھانے لگے۔ خانہ کعبہ جلال وعظمت ربانی کا آئینہ دار ہے، جہاں آٹھوں پہر توحید کے متوالے دیوانہ وار طواف کرتے نظر آتے ہیں۔ ہمیں بھی عمر بھر کی خطا آنسو کی شکل میں بہانے کا موقع ملا۔ حجر اسود کے بوسے کا شرف حاصل ہوا، جسے حضرت آدم علیہ السلام جنت سے اپنے ہمراہ لیتے آئے تھے۔ یہ کعبہ شریف کے جنوب مشرقی کونے میں ا؍میٹر ۵۰؍سینٹی میٹر کی بلندی پر نصب ہے۔ جب یہ جنت سے آیا تھا تو دودھ سے زیادہ سفید تھا، لوگوں کے گناہ نے اسے سیاہ کر ڈالا۔

مقام ابراہیم کے پاس دو رکعت نماز ادا کرنے کی سعادت میسر آئی۔ یہ وہ پتھر ہے جسے حضرت ابراہیم علیہ السلام تعمیر کعبہ کے وقت زینہ کے طور پر استعمال فرمایا کرتے تھے۔ اس پتھر نے حضرت خلیل کے دونوں قدم پاک کے نقوش اپنے سینے میں اتار لئے ہیں۔ اس کے بعد آبِ زمزم سے جسمانی و روحانی پیاس بجھانے کا موقع ملا۔ آج تو زمزم شریف پر سائنسی تحقیقات نے بے شمار فوائد ڈھونڈ نکالے ہیں۔ یہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کے قدموں کا اعزاز ہے کہ وہ دنیا کے ہر پانی سے افضل واعلیٰ ہے۔

مکہ معظّمہ میں ۱۴؍ دن کے قیام کے دوران مشہور مقامات، آثار و تبرکات اور مزارات کی زیارت سے شادکام ہوتے رہے۔ بالخصوص مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم (یعنی وہ مقدس مقام جو سید عالم روح دو عالم ﷺ کی جائے ولادت ہے) کی زیارت نصیب ہوئی یہاں اب حکومت سعودیہ نے لائبریری بنادی ہے۔ اس کے دروازے کے پاس صلوٰۃ وسلام عرض کئے۔ ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا دولت کدہ، مولا علی کرم اللہ وجہ الکریم، شعب ابی طالب، دار ارقم اور اہم تاریخی مساجد کی زیارت کی بہاریں لوٹتے رہے۔

حرمین طیبین کے قیام کے دوران ہم لوگ حضرت نواسۂ مجاہد ملت کی اقتدا میں الگ جماعت قائم کرتے۔ ایام نحر میں ٹور والے حجاج کرام سے قربانی کا پیسہ لے لیتے ہیں اور ایک تاریخ بتادیتے ہیں، اسی دن حجاج حلق بنا لیتے ہیں لیکن حضرت قبلہ نے بڑی جدوجہد کر کے قربان گاہ جا کر اپنی اور ہم چار آدمیوں کی قربانی خود اپنے ہاتھوں کیا۔ ارکان حج کا ذکر کہاں تک کیا جائے؟ زیارت منیٰ، وقوف عرفہ، دخول مزدلفہ، رمی جمار، طواف وداع زیارت بدر کی

برکتیں حضرت کے ساتھ حاصل کیں۔

یہ شہر مدینہ ہے یہ طیبہ کی زمیں ہے

حج کے مناسک ادا کرنے کے بعد ۱۴ ارفروری کوعصر کے بعد شہر آرزو، وادی بطحا، مدینۃ النبی کی جانب چل پڑے۔سرکار اکرم، سید عالم ﷺ کے اس بے پایاں کرم واحسان پر آنکھیں نمناک اور سر خمیدہ تھے۔ وردلب اعلیٰ حضرت کا یہ شعر تھا۔

حاجیو! آو شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے کعبہ کا کعبہ دیکھو

وسیع وعریض شاہراہ سے گزر کر شہر رنگ ونور میں داخل ہورہے تھے۔ہم لوگ اس وقت پہنچے جب مسجد نبوی شریف کے میناروں سے نماز صبح کے لیے اذان کی صدا آرہی تھی۔ سامان رکھ کر صبح کی نماز مسجد نبوی میں ادا کی گئی۔نواسۂ مجاہد ملت کے ہمراہ سرکار ابد قرار، شہنشاہ ذی وقار، نائب پروردگار ﷺ کے حضور صلوۃ وسلام نذر کرنے جارہے تھے۔بھینی بھینی ہوا، مہکی مہکی فضا، عطر وعنبر کی زمیں، کھجوروں کی جھرمٹ، سبز گنبد کا جلوہ، سنہری جالیوں کی چمک، عرش سے نازک تر سرکار، مواجہ شریف کا تقدس ووقار، ادھر اپنی سیاہ کاری کا احساس، عصیاں کا بار گراں، آنکھوں میں اشک ندامت، جیسے بھی ہو سکا لرزاں ترساں خادمانہ حاضر خدمت ہوئے لیکن حضرت رضا کا یہ شعر ڈھارس بندھا رہا تھا۔

مجرم بلائے آئے ہیں، جاءوک ہے گواہ
پھر رد ہو کب؟ یہ شان کریموں کے در کی ہے

اس دربار عرش وقار کی حاضری کا کیف محسوس تو کیا جاسکتا ہے پر لفظوں کا جامہ پہنایا نہیں جاسکتا۔جس در کی خاک پاک ہر مرض کی دوا اور ہر درد کا درماں ہے وہاں کی عظمت وبزرگی اور مجد وشرف، کہف وسرور کون بیان کرسکتا ہے۔

ارشاد ہے۔

والذی نفسی بیدہ ان فی غبارھا شفاء من	قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان

کا، داء (وفاء الوفاء ہے، مدینہ کا غبار ہر مرض کا

(ص ۴۷ ر ج ا ر)

علاج ہے:

پھر یار غار، خلیفہ رسول اللہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں چند قدم دائیں ہو کر سلام عرض کیے، تھوڑا سا اور دائیں ہو کر خلیفہ ثانی امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ عالی میں سلام پیش کیے۔ اپنے لیے اور تمام مسلمانان عالم کے لیے دعائیں کیں۔

مدینہ طیبہ میں ۸ر دن کا قیام رہا۔ مسجد نبوی و دیگر مساجد، منبر و محراب ریاض الجنۃ، جنت البقیع مزارات صحابہ و تابعین، آثار و یادگار، در و دیوار بلکہ مدینہ کے ذرات و غبار سے برکتیں اور سعادتیں حاصل کرتے رہے۔ الحمدللہ! ۴۰ر وقتوں کی نماز حضرت کی اقتدا میں مسجد شریف میں باجماعت ادا کیے۔ واپسی کے دن جب بڑی عجلت تھی جب بھی حضرت نے تائید کی کہ سامان چھوٹ جاتا ہے چھوٹ جائے لیکن مسجد شریف میں باجماعت ایک وقت نماز نہ چھوٹنے پائے۔

۵ر مارچ کو آخری بار بھیگی پلکوں، آہوں اور سسکیوں کے ساتھ باب رحمت کو بوسہ دیئے، سبز گنبد اور سنہری جالیوں کا نقشہ دل و دماغ میں اتارے۔ دیر تک ٹکٹکی باندھے حسرت بھری نگاہ سے زیارت کرتے ہوئے الٹے قدموں واپس ہوئے۔ زبان پر درود و سلام کا نغمہ تھا۔

مدینے کے خطے خدا تجھ کو رکھے
غریبوں فقیروں کو ٹھہرانے والے

اب حال زار اپنا

دیار رسول سے رخصت ہو کر ۹ بجے صبح جدہ پہنچے، پھر وہاں سے عمان پہنچے اور وہاں سے ۸ر مارچ ۱۱ر بجے کی فلائٹ سے ۹ر مارچ ۷ر بجے صبح دہلی ایئرپورٹ پر آئے، پھر وہاں سے ۱۲ر بجے دم دم ایئرپورٹ آئے۔ احباب سے ملاقات سلام و مصافحہ ہوا، احباب نے جن محبتوں کا ثبوت پیش کیا اس کے لیے شکریہ کے رسمی الفاظ ناکافی ہیں۔ خدائے کریم انہیں

جزاء خیر دے اور انہیں اپنے حبیب کے پاک دیار کی زیارت کی توفیق بخشے۔ آمین......وطن آ گئے،

یہاں دوست واحباب ہیں،اہل وعیال ہیں سب ہیں مگر سکون وقرار دل کہیں اور ہے۔ انہیں کے جلوے نگا ہوں میں بسے ہوئے ہیں اب دل صرف انہیں کے ذکر جمیل سے بہلتا ہے۔

طیبہ گیے نہ تھے تو زیارت کا شوق تھا
اب اضطراب یہ ہے کہ کیوں جا کے آگیے؟

☆☆☆☆☆☆☆☆

حضرت حبیب ملت بحیثیت سر براہ اعلیٰ

از: مولانا محمد نوشاد عالم مصباحی، پرنسپل دار العلوم مجاہد ملت، دھام نگر شریف

گلشن حبیب دار العلوم مجاہد ملت امام التارکین، سراج السالکین حضرت العلام الشاہ محمد حبیب الرحمٰن القادری العباسی علیہ الرحمہ والرضوان کے خوابوں کی حسین تعبیر ہے، جو دھام نگر شریف ضلع بھدرک اڑیسہ میں واقع ہے۔ یہ بلا شبہ مسلمانان اڑیسہ کا ایک دینی مرکزی ادارہ ہے، جو علوم دینیہ کی نشر و اشاعت،قرآنی احکام اور احادیث نبویہ کی تبلیغ و ترویج،نونہالان قوم کی تعلیم وتربیت،اسلامی تہذیب وتمدن اور دینی افکار ونظریات کے فروغ وارتقامیں شب و روز کوشاں ہے۔دار العلوم مجاہد ملت کی ترقی میں بالخصوص حضرت حبیب ملت علامہ الحاج سید غلام محمد قادری حبیبی مدظلہ العالی کا اہم رول ہے۔سر براہ اعلیٰ کی حیثیت سے آپ نے دار العلوم کو انتہائی قلیل مدت میں بام عروج تک پہنچا دیا،خواہ تعلیمی ترقی ہو یا تعمیری، ہر شعبہ میں آپ نے کافی جتن کیا،آپ کے جہد مسلسل اور سعی پیہم کا ہی نتیجہ ہے کہ آج دار العلوم ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہے۔سر براہ اعلیٰ ہونے کی ساری خوبیاں آپ کے اندر بدرجہ اتم موجود ہیں۔ادارہ کو چلانے اور تعلیم وتعمیر کا معقول انتظام سر براہ ہی کا مرہون

منت ہوتا ہے۔مدرسے کی کامیابی ناکافی اور ترقی وتنزلی کا ایک حد تک دار و مدار اسی پر ہے۔عام پبلک کومطمئن رکھنا اوران کا تعاون حاصل کرنا اسی کے ذمہ ہوتا ہے۔مدرسہ کا معیاراورنظم وضبط اسی پر منحصر ہے۔اتنی وسیع اور ہمہ گیرذمہ داریاں اٹھانے اورایسے منصب کے شایان شان ہونے کے لئے سربراہ اعلیٰ میں مندرجہ ذیل اوصاف کا ہونا ازبس ضروری ہے۔اعلیٰ سیرت وکردار،غیرمعمولی احساس ذمہ داری،فرض شناسی،لگن،انہماک اورگرمی سےخودکام کرنے اوردوسروں میں یہی اسپرٹ پیدا کرنے کی فکر،مردم شناسی،معاملہ فہمی اور قوت فیصلہ،انتظامی صلاحیت،خوش اخلاقی وملنساری،صبر و استقلال ، ادارے کو آگے بڑھانے کی فکر، ہمدردی وخیرخواہی اور خندہ پیشانی سے تنقید برداشت کرنے ،معترضین کو مطمئن کرنے اورلوگوں کے مشورے پرٹھنڈے دل سے غور کرنے کی صلاحیت،تعاون کر نے اور دوسروں کا تعاون حاصل کرنے کا جذبہ،خوداعتمادی اوردوسروں کواعتماد میں لینے اور سب کا اعتماد حاصل کرنے کی صلاحیت،غیرجانبداری اورحق وانصاف کا پاس ولحاظ،اصول و ضوابط کی سختی سے پابندی اوردوسروں کو پابند بنانے کی کوشش،یہ ساری خوبیاں حضرت حبیب ملت کی ذات میں موجود ہیں۔اپنی گوناگوں مصروفیات کے باوجودآپ اپنی ذمہ داری سے غافل نہیں رہتے۔دھام نگرشریف میں قیام کے دوران بعدنمازعصراکثراساتذہ کے درمیان مدرسے کے آفس کے باہر بیٹھ کرتو کبھی دوران سفر بذریعہ فون سکریٹری صاحب یا مجھ سے مدرسہ کےحالات معلوم کرنا،اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ مدرسے سے آپ کوعشق کی حدتک لگاؤ ہے۔اصول وضوابط کی سختی سے پابندی کرنے اور دوسروں کو پابند بنانےتعلق سے آپ اتنےسخت ہیں کہ تعلیمی سال کے آغاز یعنی شوال المکرّم کے مہینہ میں ہرسال آپ کےحکم سے ایک اہم نشست اساتذہ واراکین اورطلبہ کے درمیان مجاہدملت ہال میں ہوا کرتی ہے،جس میں طلبہ جدید وقدیم کو دارالعلوم کے اصول وضوابط سے مطلع کیا جاتا ہے، نیز ان کے اندر تعلیمی اسپرٹ پیدا کرنے کے لئے آپ کا کلیدی خطاب ہوا کرتا ہے۔اس اہم خطاب کے دوران آپ بحیثیت سربراہ اعلیٰ فرماتے ہیں کہ مدرسے کے اصول وضوابط کی پابندی ضروری ہے،خلاف ورزی کرنے والےطلبہ کے لیے جوبھی قدم اٹھانا ہوگا ہم ضروراٹھائیں گے،خواہ

وہ میرا مرید ہو یا میرے مرید کا کوئی رشتہ دار یا میرے مدرسے کا خاص معاون یا اس کا کوئی تعلقاتی، اس کے خلاف جو بھی تادیبی کارروائی کرنی پڑے گی ہم ہر وقت اس کے لیے تیار ہیں، یہاں تک کہ اگر خارجہ کی نوبت آئی تو بھی ہم اس سے دریغ نہ کریں گے۔ اس سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ آپ بحیثیت سربراہ مدرسے کے اصول وضوابط کے تعلق سے کتنے حساس اور پابند ہیں۔

بحیثیت سربراہ اعلیٰ دارالعلوم مجاہد ملت کو صوبہ اڑیسہ کا واحد مرکزی دینی ادارہ بنانے کے لیے اساتذہ کے انتخاب میں بھی حضرت حبیب ملت نے اپنی اعلیٰ قیادت وذہانت کا بھر پور مظاہرہ فرمایا ہے کیوں کہ مدرسے کی تعلیمی ترقی میں ذی استعداد اور باصلاحیت اساتذہ کی تقرری بہت اہم ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج ازہری اور مصباحی فعال ومتحرک نوجوان علما کا ایک دستہ آپ نے تیار کر رکھا ہے، جو ہر قدم میں آپ کا ساتھ دینے کے لیے تیار رہتا ہے، وقت ضرورت مفید مشوروں سے بھی نوازتا ہے۔ ادارے کی ترقی کا انحصار عمارت کی خوبصورتی اور کشادگی پر نہیں بلکہ عمدہ نظم ونسق، پاکیزہ نظام اور معیاری اصول تعلیم پر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ نے دارالعلوم مجاہد ملت کا نصاب تعلیم ہندوستان کی ممتاز اور شہرہ آفاق درسگاہ الجامعۃ الاشرفیہ عربک یونیورسٹی مبارکپور کے نصاب تعلیم کے مطابق رکھا، جو قدیم نافع اور جدید صالح کا حسین سنگم ہے۔ اس میں جہاں بنیادی حیثیت اسلامی علوم وفنون کو دی گئی ہے، وہیں عصری تقاضوں کا بھی خیال رکھا گیا ہے۔ آج دارالعلوم مجاہد ملت میں مندرجہ ذیل شعبہ جات موجود ہیں (۱) درس نظامیہ از اعدادیہ تا درجہ فضیلت (دورۂ حدیث) (۲) شعبہ تحفیظ القرآن (۳) شعبہ قرأت حفص (۴) کمپیوٹر ٹریننگ سنٹر (۵) شعبہ تبلیغ وارشاد (۶) شعبہ تصنیف وتالیف (۷) درجہ تحتانیہ (۸) الحبیب انٹرنیشنل لائبریری (۹) ٹریننگ سنٹر برائے اطفال۔

دارالعلوم کی تعلیمی ترقی کے ساتھ تعمیری پیش رفت بھی قابل دید ہے۔ حضرت حبیب ملت سربراہ اعلیٰ صاحب کے ایما پر ۲۰۱۱ء میں دارالعلوم کے قریب ہی درسگاہ کے لیے ایک مستقل وسیع وعریض خوبصورت پنچ منزلہ عمارت کی بنیاد رکھی گئی، جس کی تیسری منزل مکمل ہو چکی ہے اور چوتھے منزلے کا کام ہنوز جاری ہے۔ الغرض تعمیری فروغ کے نمایاں جلوے

ہوں یا تعلیمی معیار کی بلندیاں یا دیگر مختلف شعبہ جات میں نوع بہ نوع ترقیاں بلا شبہ تمام بہاریں حضرت حبیب ملت سید شاہ غلام محمد قادری حبیبی صاحب قبلہ کے ہی دم قدم سے وابستہ اور آپ ہی کی رہین منت ہیں۔

مولیٰ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ آپ کو عمر خضر اور حیات نوح عطا فرمائے، آپ کا سایہ عاطفت مسلمانان اہلسنت پر تادیر قائم و دائم رکھے اور آپ کے علم وفضل سے ایک جہاں کو منور و مجلّٰی فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین

☆☆☆☆☆

حیات جانشین اول

علامہ اصغر علی مصباحی

حضرت مولانا عبدالوحید علیہ الرحمہ

ولادت۔ مظہر مجاہد ملت حضرت مولانا عبدالوحید حبیبی قادری علیہ الرحمہ کی ولادت ۲۳ر دسمبر ۱۹۴۰ء پیر کے روز سرزمین بھدرک قاضی شاہی محلّہ میں ہوئی آپ کے والد گرامی کا نام قاضی محمد اسماعیل اور والدہ کا نام وحیدن بی بی ہے آپ ابھی صرف ۳ر دن کے تھے کہ آپ کی والدہ اللہ کو پیاری ہوگئیں والدہ کے وصال کے بعد حضور مجاہد ملت کی ہمشیرہ بی بی جنت النسا آپ کو بھدرک سے دھامنگر لے آئیں اور کامل دس سال تک آپ کی پرورش کرتی رہیں آخر کار ۱۹۵۰ء میں بی بی جنت النسا بھی دنیا سے چل بسیں، ان کی وفات کے بعد حضور مجاہد ملت کی والدہ ماجدہ نے آپ کی ذمہ داری اپنے سر لی۔

تعلیم:۔ ناظرہ قرآن کریم اور اردو کی ابتدائی تعلیم حافظ معبود بخش حبیبی علیہ الرحمہ سے حاصل کی پھر دھامنگر کے اردو مکتب میں داخلہ لیا اور تیسری جماعت تک پڑھا پھر آپ کی خالہ آپ کو بھدرک لے کر چلی گئیں اور وہیں آپ اسکول میں تعلیم حاصل کرنے لگے جب آپ نے نویں جماعت پاس کرلیا تو حضور مجاہد ملت کے چھوٹے بھائی قاری مجیب الرحمٰن عباسی نے اپنی والدہ سے اصرار کیا کہ اسے دینی و مذہبی تعلیم دیں کیونکہ ان کی والدہ کی وصیت یہی تھی پھر

قاری مجیب الرحمن صاحب نے والدہ سے اجازت حاصل کر کے آپ کو لے کے بہار کے مشہور شہر گیا پہنچے اور وہاں کی مشہور خانقاہ بیت الانوار کے مدرسہ عین العلوم میں آپ کا داخلہ کروایا جہاں آپ نے درس نظامی کی ابتدا کی اور بڑی محنت ولگن کے ساتھ تعلیم حاصل کرنے میں مصروف ہو گئے۔ بہت کم دنوں میں آپ درس نظامیہ کی معتد بہ کتابیں پڑھ چکے تھے پھر آپ جب شعبان کی تعطیل کے موقع پر دھام نگر تشریف لائے تو مزید تعلیمی پیاس بجھانے کے لیے عین العلوم کے بعد جامعہ نعیمیہ مراد آباد تشریف لے گئے مگر سرکار مجاہد ملت کے حکم پر مراد آباد سے جلد ہی بریلی شریف تشریف لے گئے اور مدرسہ مظہر اسلام میں داخلہ لیا۔

اساتذہ:- بریلی شریف میں دوران تعلیم آپ نے نائب مفتی اعظم ہند، شارح بخاری حضرت علامہ مفتی شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ، حضرت مولانا ثناءاللہ اعظمی، حضرت مولانا مجیب الاسلام اعظمی، حضرت خواجہ مظفر حسین پورنوی، حضرت مولانا اسلم مظفر پوری علیہم الرحمہ سے اکتساب فیض کیا اور مدرسہ مظہر اسلام بریلی شریف سے آپ نے سند فراغت حاصل کی۔ اس زمانہ میں سرکار حضور مفتی اعظم ہند کی بے پناہ نوازشیں آپ پر ہوتی رہیں اور سرکاران کی بارگاہ سے آپ خوب فیض حاصل کیا۔

نکاح:- سرکار مجاہد ملت علیہ الرحمہ کے حکم کے مطابق ۱۹۶۰ء میں آپ کے خالہ زاد بھائی قاضی غلام محمد علیہ الرحمہ کی لڑکی سے آپ کی شادی ہوئی جن سے ایک لڑکا پیدا ہوا اور وقت ولادت ہی انتقال کر گیا پھر کوئی اولاد نہ ہوئی۔

بیعت:- مدرسہ عین العلوم بیت الانوار گیا میں دوران تعلیم آپ ایک مرتبہ چیچک کے مرض میں مبتلا ہو گئے، آپ کو خیال گزرا کہ شاید میری زندگی کے یہ آخری ایام ہیں اس لئے کسی مرشد کامل کے دامن سے وابستہ ہو جانا چاہئے، ان دنوں جو مشائخ کرام تھے ان میں سے بعض کی طرف آپ کا قلبی میلان تھا لیکن فیصلہ نہ لے پاتے کہ کس بزرگ کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دیا جائے، سرکار مجاہد ملت کی نگاہ کرم سے آپ شروع ہی سے سرکار غوث پاک کے دیوانے تھے اس لئے ایک رات آپ نے بارگاہ غوثیت میں اپنا استغاثہ پیش فرمایا، خواب میں ایک بزرگ تشریف لائے اور فرمایا کہ عبدالوحید شیخ کی تلاش میں سرگرداں ہے جب کہ تیرا پیر تیرے گھر

ہی میں ہے، آپ نے سمجھ لیا کہ میرے گھر میں حضور مجاہد ملت کے سوااور کون پیر ہے، آپ عین العلوم میں بیمار تھے، چھٹی لے کر گھر تشریف لے آئے، چند دنوں بعد سرکار مجاہد ملت دھام نگر تشریف لائے، آپ نے قدموں کا بوسہ لیا اور داخل سلسلہ ہونے کی خواہش کا اظہار فرمایا، حضرت چونکہ جلدی سے کسی کو بیعت نہیں فرماتے تھے اس لئے آپ نے فرمایا عبدالوحید کسی اور سے بیعت ہو جاؤ، مگر آپ نے کافی اصرار کیا کہ حضور آپ ہی سے بیعت حاصل کرونگا، اور کسی در پہ نہ جاؤنگا جب اصرار پہ اصرار کرتے رہے تو حضرت نے فرمایا کہ ابھی تم بیمار ہو صحت مند ہو جاؤ تو دیکھا جائے گا۔ مقصد پورا ہونا نہ دیکھ کر آپ کی پریشانی بڑھنے لگی، رات کسی طرح گزرگئی، بعد نماز فجر سرکار مجاہد ملت علیہ الرحمہ جب وظائف سے فارغ ہوئے تو آپ نے عرضی پیش کی جسے حضرت نے مسترد کر دیا، اس پر آپ آبدیدہ ہو گئے اور روتے روتے خواب والا واقعہ بیان فرمایا جسے سن کر حضرت بھی اشکبار ہو گئے پھر آپ نے داخل سلسلہ فرمایا۔

اس واقعہ سے جہاں سرکار غوث کی بارگاہ میں مجاہد ملت کا مقام نظر آتا ہے وہیں پر حضرت مولانا عبدالوحید پر بھی فیضان غوث برستا دکھائی دیتا ہے اور غوث اعظم سے آپ کو کتنی محبت تھی اس کا بھی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ کس سے مرید ہوا جائے آپ کسی سے مشورہ نہیں کرتے بلکہ سرکار غوث کی بارگاہ میں استغاثہ پیش فرماتے ہیں اور آپ کو بارگاہ غوث سے رہنمائی مل جاتی ہے کہ تیرا پیر کون ہے اور کہاں ہے۔

حج وزیارت:- حضرت مولانا عبدالواحید علیہ الرحمہ نے حضرت مجاہد ملت علیہ الرحمہ کے ساتھ ۱۹۸۰ء میں بارگاہ محبوب سبحانی، قطب ربانی، سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمہ میں حاضر ہوئے۔ وہاں آپ کے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ کاش سرکار غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے روضۂ مقدسہ کی ایک چادر مل جاتی، اس کا تذکرہ آپ نے سرکار مجاہد ملت سے فرمایا، حضرت علیہ الرحمہ نے وہاں کے خادم سے گزارش کی کہ جو بارگاہ غوث کی چادر چاہتا ہے آپ کرم فرمائیں۔ خادم نے حضرت کو ایک چادر عطا فرمائی، حضرت نے اس چادر کو بوسہ دے کر مولانا عبدالوحید علیہ الرحمہ کے حوالے کرتے ہوئے فرمایا، لو سرکار غوث نے خواہش پوری کر دی، مولانا عبدالوحید نے اس چادر کو عقیدت سے بوسہ لیتے ہوئے غور سے دیکھنا

شروع کیا، چونکہ مولانا عبدالوحید کا مزاج شاہانہ تھا، وہ اعلی قسم کی چیز پسند فرماتے، وہ چادر نسبت کے اعتبار سے تو بہت بڑی اور اچھی تھی مگر ان کی خواہش اور چاہت کے حساب سے اس سے بھی عمدہ چادران کو چاہئے تھی، جس کا تذکرہ انہوں نے حضرت مجاہد ملت سے فرمایا، ادھر یہ اعلی چادر کی خواہش کرتے ہیں اور بارگاہ غوثیت کی شان کے مطابق چادر چاہتے ہیں لیکن اس کا تذکرہ کیسے کیا جائے؟ پہلے ایک چادر مل چکی ہے، بارگاہ غوثیت میں انہوں نے استغاثہ پیش فرمایا، سرکار غوث پاک کا فیضان جس طرح سے سرکار مجاہد ملت پر ہمیشہ رہتا ہے، مجاہد ملت کے توسط سے مولانا عبدالوحید پر بھی رہتا۔ ادھر یہ اعلی چادر کی خواہش کرتے ہیں ادھر سرکار غوث اپنے صاحب سجادہ کو خواب میں ارشاد فرماتے ہیں بغداد جاؤ اور ہمارے مزار کی جو اعلی چادر ہے اسے ہمارے دیوانے حبیب الرحمٰن اور عبدالوحید کو دے دو جو ہندوستان کی سرزمین سے ہماری بارگاہ میں آئے ہیں۔ صاحب سجادہ تشریف لاکر خادم کو حکم دیتے ہیں کہ سب سے قیمتی اور اعلیٰ چادر کو نکال کر حبیب الرحمٰن کو دو۔ خادم فرماتے ہیں حضرت ہم نے چادر انہیں دے دی ہے۔ صاحب سجادہ فرماتے ہیں اس چادر کے دینے کا حکم بارگاہ غوث سے ہوا ہے۔ پھر خادم ایک قیمتی چادر صاحب سجادہ کے توسط سے آپ کو عطا فرماتے ہیں۔ یہ ہے بارگاہ غوثیت میں مجاہد ملت اور مولانا عبدالوحید علیہما الرحمہ کا مقام ومرتبہ۔

روداد اسیری:- چونکہ آپ نے مجاہد ملت کی حویلی میں پرورش پائی تھی اس لئے آپ کے اندر بھی حق کو بے باکی کا جذبہ موجود تھا، آپ حضرت کی طرح ہمیشہ حق بولتے اور صدائے حق ہر جگہ بلند فرماتے، سوائے خدا کے کسی سے خوف نہیں کھاتے، بلکہ جو بولنا ہوتا برملا بولتے، چاہے سامنے والا کتنا ہی اعلی عہدے کا مالک کیوں نہ ہو۔ یہی وجہ ہے کہ سرکار مجاہد ملت کی طرح آپ بھی کئی مرتبہ جیل گئے۔ ایک مرتبہ کٹک میں چار ماہ دس دن قید میں رہے، ایک مرتبہ بالاسور میں انیس دنوں تک پولس کی حراست میں رہے اور ایک مرتبہ بھدرک جیل میں سرکار مجاہد ملت کے ساتھ رہے۔

خلافت واجازت:- سرکار مجاہد ملت علیہ الرحمہ اکثر تبلیغ وارشاد کے لیے اڑیسہ سے باہر رہا کرتے تھے، جس کی وجہ سے سلسلہ کا کام نہیں ہو پایا تھا۔ کچھ لوگوں نے خاص کر حکیم کاظم احمد

صاحب نے سرکار مجاہد ملت سے عرض کیا حضور آپ کی غیر موجودگی میں سلسلہ کا کام کون کرے گا؟ آپ نے فرمایا: تم ٹھیک کہتے ہو، اب اس کام کو مولوی عبدالوحید انجام دیں گے، اس طرح حضرت نے آپ کو خلافت واجازت سے نوازا اور بذات خود آپ کو خانقاہ قادریہ حبیبیہ دھام نگر کا متولی بھی بنایا۔

اخلاق کریمانہ:- آپ حد درجہ متقی و پرہیزگار اور بے پناہ خلیق وملنسار تھے، آپ ریا ونمائش سے بہت دور رہتے، طبیعت میں حق گوئی اور بے باکی تھی، ہر چند کے آپ کے مزاج میں سختی تھی لیکن حقیقت میں آپ بہت رحم دل تھے۔ جب بھی کوئی ضرورت منداپنی ضرورت آپ کی بارگاہ میں پیش کرتا تو حتیٰ المقدور آپ اس کی ضرورت پوری کرتے، سرکار مجاہد ملت کی طرح غرباء ومساکین اور محتاجوں کا آپ خوب خیال فرماتے۔ سلیم حبیبی مستری صاحب کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ ایک غریب آدمی آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوکر کہنے لگا کہ حضرت میری بچی کی شادی طے ہوگئی ہے کچھ انتظام فرمادیں، آپ نے اسکی امید سے زیادہ اسے دیا وہ لے کر حیرت واستعجاب کے عالم میں کھڑا ہے کہ یہ روپیہ تو ہماری ضرورت سے زیادہ ہے، وہ سوچ رہا ہے اور مولانا عبدالوحید اس کے رک جانے کی وجہ سے یہ سوچتے ہیں کہ شاید اس قدر رقم سے اس کا کام نہ ہوگا، اس لئے وہ رکا ہے اور کچھ بول نہیں رہا ہے، آپ نے مزید روپیہ نکال کر دیا، وہ تعجب میں پڑ جاتا ہے، مگر کچھ بولنے کی ہمت نہیں کرتا۔ یہ آپ کے دینے کا طریقہ تھا اور یہ کیوں نہ ہو کہ انہوں نے آنکھ کھولتے ہی سرکار مجاہد ملت اور انکے گھر کی سخاوت کو دیکھا تھا، اس وجہ کر وہ بھی سخی ہوگئے تھے۔

تعمیری کام:- آپ کے دور سجادگی میں سرکار مجاہد ملت علیہ الرحمہ کا عظیم الشان روضہ بنکر تیار ہوا اور مزار مقدس کے پہلو میں ایک مسجد بھی آپ کی سرپرستی میں بنی۔ دار العلوم مجاہد ملت کا قیام بھی آپ نے فرمایا۔ آپ کی حیات میں دار العلوم کی نچلی منزل کے چار بڑے کمرے بنکر تیار ہوگئے تھے، اسی دوران آپ کی طبیعت زیادہ ناساز ہوگئی، جس کی وجہ سے تعمیری کام کا سلسلہ بند ہوگیا۔

وصال ومزار:- ہر انسان کو اس دنیا سے ایک دن جانا ہے، یہ قانون الٰہی ہے، جس سے کسی کو

مجال انکار نہیں ہے، جب آپ کی طبیعت زیادہ ناساز ہوگئی تو آپ کو علاج کے لیے کٹک لے جایا گیا اور کئی ہفتے تک علاج و معالجہ ہوتا رہا، مگر شفا نہ مل سکی اور آخر کار پچاس سال کی عمر میں سرکار مجاہد ملت کے عرس کے انتیسویں روز ۵ر جمادی الآخر ۱۴۱۱ھ کو آپ اس دنیا سے رحلت فرما گئے۔ آپ سرکار مجاہد ملت سے بے پناہ عقیدت و محبت رکھتے تھے اور حضرت علیہ الرحمہ بھی آپ کو خوب چاہتے تھے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ سرکار مجاہد ملت اور آپ کا خمیر ایک ہی مٹی سے تھا یہی وجہ ہے کہ آپ کی تدفین سرکار مجاہد ملت کے پہلو میں ہوئی ہے جو اس بات کی دلیل ہے کہ آپ کا وجود اور مجاہد ملت کا وجود ایک جگہ کی مٹی سے ہے، کیونکہ ایک روایت یہ ہے کہ جو انسان جس جگہ کی مٹی سے پیدا ہوتا ہے وہیں وہ دفن کیا جاتا ہے۔ سرکار مجاہد ملت کے پہلو میں آپ کا دفن ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ دونوں بزرگوں کا خمیر ایک مٹی سے ہے۔ اللہ ان کے مرقد انور پر رحمت و نور کی بارش برسائے۔

مجاہد ملت مختصر تعارف

سرکار مجاہد ملت حضرت علامہ مولانا محمد حبیب الرحمٰن عباسی قادری علیہ الرحمہ ۸ر محرم الحرام ۱۳۲۲ھ بمطابق ۱۹۰۴ء میں دھام نگر شریف صوبہ اڑیسہ بھارت میں ایک جاگیر دار گھرانے میں پیدا ہوئے، لیکن قدرت نے آپ کو دین اسلام کی خدمت کے لیے منتخب فرمایا تھا، اس لئے آپ نے سلطانی میں درویشی کی اور اپنی دولت سے دین اسلام کی خوب خدمت فرمائی، آپ کی شخصیت کے حوالے سے اکابرین سے لے کر اصاغرین تک نے قلم فرسائی کی ہے اور مختلف رسائل و جرائد اور نمبرات میں آپ کی شخصیت کے مختلف پہلوؤں کو خوب اجاگر کیا گیا ہے۔

کسی انسان کے مقام کا اندازہ ان تین باتوں سے لگایا جا سکتا ہے

(۱) اس کا حسب و نسب کیا ہے۔

(۲) کس ماحول میں اس کی پرورش و پرداخت ہوئی۔

(۳) کن اساتذہ سے اس نے تعلیم و تربیت حاصل کی ہے۔

ان تین باتوں کی روشنی میں جب ہم سیدی سرکار مجاہد ملت علیہ الرحمہ کی ذات با برکات کا اندازہ لگاتے ہیں تو آپ ہر اعتبار سے منفرد و یکتا نظر آتے ہیں۔

آپ حضور سید عالم نور مجسم ﷺ کے عم محترم حضرت عباس ابن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسل پاک سے ہیں اور آپ نے وقت کے اعاظم علما و مشائخ، مدرسین کرام اور اساتذۂ ذوی الاحترام مثلاً علامہ نجم الدین دانا پوری تلمیذ رشید شیخ الاسلام والمسلمین امام احمد رضا خاں محدث بریلوی، صدرالشریعہ حضرت علامہ مفتی امجد علی اعظمی اور صدرالافاضل حضرت علامہ نعیم الدین مرادآبادی، نائب اعلیٰ حضرت حجۃ الاسلام علامہ محمد حامد رضا خاں قادری، اشرف زماں شبیہ غوث اعظم سید شاہ علی حسین اشرفی میاں سے علوم ظاہری و باطنی میں کسب فیض اور کمال حاصل کیا، آپ کے مقام بلند کا اندازہ لگانا ہر کس و ناکس کا کام نہیں ہے۔

آغاز تعلیم:- آپ کے چچا جناب عبدالدیان نے مجاہد ملت کے ماموں محترم انوارالحق علیہ الرحمہ کے توسط سے کٹک کے ایک انگریزی اسکول میں داخلہ کرادیا۔ آپ کا میلان طبع اگر چہ دنیاوی تعلیم کی طرف نہیں تھا مگر بزرگوں کے حکم کی تعمیل میں آپ پڑھنے میں مصروف ہو گئے اور جب تک وہاں زیر تعلیم رہے اپنے درجہ میں امتیازی مقام کے حامل رہے۔ اسی دوران رمضان شریف کا بابرکت مہینہ آیا اور آپ پر میعادی بخار کا حملہ ہوا، جس نے آپ کو بے حد کمزور اور لاغر کر دیا، سخت علالت کے باوجود آپ نے رمضان شریف کے روزے نہیں چھوڑے، جس سے اس بات کا بھرپور اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ آپ آغاز ہی سے حکم خدا و رسول پر عمل کا کتنا جذبہ رکھتے تھے، بالآخر کئی ماہ بعد آپ صحتیاب ہوئے۔ اب خاندان کا ہر شخص آپ کی خوشنودی کا خواہاں تھا، آپ نے دینی تعلیم کا آغاز کرنے کی خواہش ظاہر کی، چنانچہ آپ کی خواہش کی تکمیل کے لیے جناب مولوی عبدالعزیز اجمیری صاحب کو ابتدائی استاد کے طور پر بلایا گیا، جو آپ کے در دولت ہی پر آپ کو تعلیم دینے لگے۔ حضور مجاہد ملت کی تعلیم گاہ کو بعد میں حضرت مولانا عبدالصمد، مولانا عبدالحمید اور مولانا عبدالمنان صاحبان کی خدمات حاصل کر کے مدرسہ حمیدیہ کی شکل دی گئی۔ مذکورہ اساتذۂ کرام کے علاوہ مدرسہ حمیدیہ میں ایک عارف حق حضرت مولانا شاہ ظہور حسام حسامی مانک پوری علیہ الرحمہ بھی کچھ عرصہ کے لیے تشریف لائے، جنہوں نے ظاہری علم کے ساتھ حضور مجاہد ملت کو باطنی علم کی چاشنی سے بھی روشناس کرایا۔ اس کے بعد مرشد روحانی مولانا ظہور حسامی علیہ الرحمہ کے

مشورہ پر ۱۳۴۲ھ میں الہ آباد کے مدرسہ سبحانیہ میں داخلہ لیا۔ وہاں کچھ روز حصول علم کے بعد آپ نے اس عہد کی عظیم علمی شخصیت حضور صدر الشریعہ، بدر الطریقہ علامہ شاہ امجد علی قادری علیہ الرحمہ کی بارگاہ کا رخ کیا، صدر الشریعہ علیہ الرحمہ ان دنوں اجمیر مقدس مدرسہ معینیہ میں اپنی بساط علمی بچھائے ہوئے تھے۔ سرکار مجاہد ملت اجمیر معلیٰ پہنچے اور وہاں حضرت مولانا سردار احمد خان محدث اعظم پاکستان، حافظ ملت مولانا عبدالعزیز محدث مرادآبادی، حضرت مولانا سید غلام جیلانی میرٹھی، حضرت مولانا قاضی شمس الدین جونپوری، حضرت مولانا رفاقت حسین مفتئ اعظم کانپور وغیرھم کے ساتھ مل کر صدر الشریعہ اور دیگر اساتذۂ کرام سے حصول علم میں مشغول و مصروف ہوگئے۔ حضور صدر الشریعہ سے تربیت یافتہ یہی وہ ممتاز جماعت ہے جس نے برصغیر ہندو پاک میں باوقار علمی تاریخ رقم کی۔

تدریسی خدمات:۔ اجمیر مقدس سیرابی حاصل کرنے کے بعد سرکار مجاہد ملت اس دور کی عبقری شخصیت حضور صدر الافاضل سید نعیم الدین مرادآبادی علیہ الرحمہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، جہاں کتب حدیث اور علم طب کا درس لیا۔ حضرت صدر الافاضل نے اس جوہر کو خوب پہچانا اور آپ کو تدریس کا حکم دیا، چنانچہ آپ نے ۱۹۳۴ء میں مدرسہ سبحانیہ الہ آباد کی رونقیں بحال کردیں، جو حضرت مولانا عبدالکافی علیہ الرحمہ کے انتقال کے بعد مدھم پڑ گئی تھیں۔ آپ کے تبحر علمی کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ جب آپ نے مسند تدریس کو سنبھالا تو اس کے ذریعہ ملک و وطن کو مولانا نظام الدین بلیاوی، مولانا عبدالرب مرادآبادی، مولانا نعیم الدین خاں، مولانا عبدالقدوس بھدرکی، مولانا معین الدین سلطان پوری، مولانا مشتاق احمد نظامی، مولانا مجیب الرحمٰن بھاگلپوری، مولانا مقبول حسین الہ آبادی اور علامہ عاشق الرحمٰن جیسے قیمتی افاضل مرحمت فرمائے۔

عشق رسول:۔ ایک مسلمان کے لیے عشق رسول ہی سب سے بڑا سرمایہ ہے، اس لئے کہ ایمان کی جان عشق مصطفیٰ ہے۔ سرکار مجاہد ملت علیہ الرحمہ کی رگ و پے میں عشق مصطفیٰ دیوانگی کی حد تک تھا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ ہر مسلمان کی تعظیم کرتے، جو آپ کا ہاتھ چومتا آپ بھی عشق مصطفیٰ میں اس کا ہاتھ چوم لیتے تھے۔ آپ کی زندگی کی ایک ایک ادا عشق رسول سے

سرشار نظر آتی ہے جیسا کہ شاعر نے کہا۔

جن کی ہر ہر ادا سنت مصطفیٰ اس مجاہد ملت پہ لاکھوں سلام

عشق رسول ہی کا خمار تھا کہ جب بھی کوئی بدعقیدہ شان رسالت میں نا زیبا الفاظ استعمال کرتا تو یہ عاشق رسول پکار اٹھتا ''اگر گالیاں بکے بغیر تمہیں چین نہیں ملتا تو مجھ کو گالیاں دے لیا کرو اللہ کے محبوب کی شان میں زبان درازی کرتے ہوئے تمہیں شرم نہیں آتی''۔ آپ صرف سنت رسول ہی پر عمل پیرا نہ تھے بلکہ آپ کے اندر سنت صدیقی پر عمل کرنے کا جذبہ بھی موجود تھا، جیسا کہ حضرت مفتی مجیب اشرف صاحب گھوسوی ثم کانپوری نے بیان فرمایا کہ ۱۹۶۴ء میں مہاراشٹر میں ایک عظیم الشان کانفرنس ہوئی، جس میں اکابر علمائے اہل سنت نے کثیر تعداد میں شرکت فرمائی تھی، اجلاس ختم ہونے کے بعد اعلان ہوا کہ فلاں صاحب کا انتقال ہو گیا ہے، کل ظہر کی نماز کے بعد تجہیز و تدفین ہوگی۔ جلسہ ختم ہونے کے بعد حضور مجاہد ملت قیام گاہ پر آئے، آپ نے سحری کیا اور صبح ۱۰ بجے مجھے طلب فرمایا، میں حاضر ہوا، آپ نے دس روپیہ دے کر ارشاد فرمایا کہ مجیب اشرف جاؤ کسی غریب کو کھانا کھلا کر آؤ، تعمیل حکم کرتے ہوئے میں نے ایک غریب کو کھانا کھلا دیا اور جو پیسہ بچ گیا تھا میں نے حضرت کو واپس کر دیا، جب میں جانے لگا تو آپ نے مجھے روک لیا اور فرمایا جاؤ دیکھو محلّہ میں کوئی سنی بیمار ہے؟ ہم اس کی عیادت کو جائیں گے، میں نے معلوم کیا کہ قریب میں ایک صاحب بیمار ہیں، میں نے جا کر حضرت کو خبر دی، آپ نے آ کر عیادت کی اور تشریف لائے۔ پھر ظہر کے بعد رات میں انتقال ہونے والے کے جنازے میں شرکت فرمائی۔ جب آپ نے یہ چار کام پورے کر لئے تو میری سمجھ میں آیا کہ یہ تو حدیث پر عمل ہے، وہ حدیث یہ ہے ''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز حضور اکرم ﷺ نے صحابہ کرام کے مجمع کو مخاطب کر کے فرمایا ''من اصبح منکم الیوم صائماً'' ''آج تم میں روزے سے کون ہے؟ ''قال ابو بکر انا'' سیدنا ابوبکر صدیق نے عرض کی 'میں' پھر حضور نے دریافت فرمایا ''من اطعم منکم الیوم مسکیناً'' اچھا تم میں سے کون ہے جس نے کسی مسکین کو آج کھانا کھلایا ہو ''قال ابو بکر انا'' سیدنا ابوبکر نے کہا ''میں'' پھر حضور نے تیسرا سوال

کہ درآفرینش زیک جوہرند۔۔چو
عضوے بدرد آورد روزگار
دگرعضوہارانماند قرار۔تو کزمحنتِ دیگراں
بےغمی۔نشاید کہ نامت نہند آدمی

فرمایا''من اتبع منکم الیوم جنازۃ '' آج کسی جنازہ میں کس نے شرکت کی''قال ابو بکر انا'' صدیق اکبر نے جواب دیا''میں'' پھرحضور نے چوتھا سوال فرمایا''من عاد منکم الیوم مریضاً'' آج کسی مریض کی عیادت کس نے کی''قال ابو بکر انا'' صدیق اکبر نے عرض کیا''میں''۔اس کے بعد اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا''ما اجتمع من ھذہ الخصلۃ فی رجل قط الادخل الجنۃ''یعنی ایک ہی دن مین ان چار باتوں کو جومرد مومن کرلگا وہ ضرور جنت میں جائے گا۔(ماخوذ خطبات ص۶۹'۷۰)

سرکار مجاہد ملت کے اس عمل سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ سنتوں پرعمل کرنے میں کس قدر پیش پیش تھے اور سنت صدیقی پرعمل کی تیاری آپ کس قدر فرمایا کرتے تھے۔

حق گوئی و بے باکی:- سرکار مجاہد ملت جیسا حق گو نظر نہیں آتا، آپ ہمیشہ اعلان حق فرماتے، جوصعوبت برداشت کرنی پڑتی آپ اسے گوارہ کرتے لیکن احقاق حق وابطال باطل سے سرانحراف نہیں فرماتے۔اسی جذبۂ حق کو دیکھ کر علامہ عبدالقادر بدایونی علیہ الرحمہ نے فرمایا تھا کہ ہم میں اور مجاہد ملت میں یہ فرق ہے کہ ہم سب سے ڈرتے ہیں اللہ سے نہیں ڈرتے اور مجاہد ملت صرف اللہ سے ڈرتے ہیں اور کسی سے نہیں ڈرتے۔حق گوئی و بے باکی کا اظہار صرف آپ اپنوں کی انجمن اور محفلوں ہی مین نہیں فرماتے بلکہ دیار غیر میں بھی آپ نے حق گوئی کا مظاہرہ فرمایا ہے جو اہل علم پرمخفی نہیں حق گوئی کی پادرش میں مختلف مرتبہ آپ کو جیل کی سلاخوں مین قید کیا گیا جس کا اجمالی خاکہ یہ ہے۔

روداد اسیری۔حق بلند کرنے کی پادرش میں آپ آٹھ مرتبہ جیل گئے (۱)اڑیسہ بھدرک جیل ۱۹۳۴ء(۲) بھدرک جیل ۱۹۵۶ء(۳) غازی پور جیل ۱۹۵۷ء(۴) برھم پور جیل ۱۹۶۵ء (۵) پکسرانوں ضلع رائے بریلی ۱۹۷۲ء(۶) دھام نگر بھدرک ۱۹۷۵ء(۷) بالیسر جیل ۱۹۷۵ء(۸) مدینہ منورہ بیرعلی جیل ۱۹۷۹ء

جیل میں یوں تو روزانہ لوگ جاتے ہیں اور آتے ہیں مگر سب میں ذاتی مفاد سامنے ہوتا ہے مگر تاریخ شاہد ہے کہ آٹھ مرتبہ مین سے ایک مرتبہ بھی سرکار مجاہد ملت اپنے ذاتی مفاد کے لیے جیل نہیں گئے بلکہ ہمیشہ قوم وملت اور مذہب وشریعت کے مفاد کو آگے رکھا۔

زیارت حرمین طیبین ۔آپ کا سینہ عشق رسول کا مدینہ تھا اس لئے آپ ہمیشہ یادرسول میں تڑپتے اور مچلتے رہتے جب کوئی کوچۂ محبوب کا تذکرہ چھیڑ دیتا تو آپ کی آنکھوں سے آنسو برس پڑتے اور پھر کوئے محبوب کی حاضری کا اشتیاق زیادہ ہوجاتا آپ نے اپنی حیات میں ۶ رحج فرمایا خانۂ کعبہ کی دیدار کے ساتھ ساتھ روضۂ رسول ﷺ کی زیارت سے شادکام ہوئے۔

سفر بغداد شریف ۔آپ کے دل مین سرکار غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محبت دیوانگی کی حد تک تھی اسی وجہ سے آپ اپنا سارا کام سرکار غوث کے حوالے کرتے اور وہ کام بحسن وخوبی انجام پذیر ہوتا اور پورے اڑیسہ والوں کے دلوں مین آپ نے سرکار غوث پاک کی محبت کا چراغ روشن فرمایا بارگاہ غوثیت میں دو مرتبہ آپ کی حاضری ہوئی۔پہلی حاضری ۱۹۵۴ء دوسری حاضری ۱۹۸۱ء۔

بیعت ،اجاجت وخلافت ۔جب آپ مدرسہ سبحانیہ مین حصول علم کے لیے آئے تو مولانا عبدالکافی علیہ الرحمہ سے بیعت ہونے کی خواہش ظاہر کی مولانا موصوف کی نگاہ نے سرکار مجاہد ملت کو سلسلۂ قادریہ نقشبندیہ مجددیہ میں بیعت سے سرفراز فرمایا۔قطب ربانی حضرت سید شاہ علی حسین علیہ الرحمہ نے سلسلۂ قادریہ، چشتیہ، نظامیہ، اشرفیہ کی اجازت وخلافت سے نوازا اور دعائے سیفی کی اجازت عطا فرمائی۔حضور حجۃ الاسلام مفتی حامد رضا خان علیہ الرحمہ نے آپ کو تمام سلاسل طریقت اور جمیع علوم وفنون اور وظائف واعمال کی اجازتیں عطا فرمائیں۔مولانا شاہ مصباح الحسن علیہ الرحمہ پھپھوند شریف اور حضرت مولانا شاہ عبدالقدیر بدایونی علیہ الرحمہ نے آپ کو سند حدیث دی۔مولانا سعداللہ مکی نے دلائل الخیرات قصیدہ بردہ شریف، حرب البحر، حزب اعظم اور حصن حصین وغیرہ کی اجازت عطا فرمائی۔خلیفۂ اعلی حضرت علامہ ضیاء الدین احمد مدنی علیہ الرحمہ نے سلسلہ عالیہ قادریہ معمریہ چشتیہ کی اجازت دی۔

واضح رہے کہ ان سارے بزرگوں نے بلا کسی کی سفارش اور طلب کے سرکار مجاہد ملت کو اجازت وخلافت سے سرفراز فرمایا ہے جو اس بات کی روشن دلیل ہے کہ سرکار مجاہد ملت کی شخصیت ان حضرات کی نگاہوں میں مسلم تھی۔

شان سخاوت ۔پروردگار عالم نے حضور مجاہد ملت کو مال ودولت سے نوازا تھا شکریہ میں

حضرت بھی غریبوں اورمحتاجوں پرخوب خرچ کرتے اسی بس نہیں بلکہ ہر جائز امور کے لیے آپ کی دولت کا دہانہ کھلا رہتا اس طرح کی فیاضی دیکھ کر بعض لوگ یہ سوچنے لگتے کہ حضرت کہیں تنگ دست نہ ہوجائیں مگر جس کا دل دنیاوی دولت سے بے نیاز ہو چکا ہے اسے دولت چلے جانے کا کیا غم ،علم کی راہ میں خرچ کر کے آپ بہت خوش ہوتے اور باذوق طلبہ کو تحصیل علم کے لیے اپنے صرف سے دور دراز بھیجتے حضرت شمس العلما مفتی محمد نظام الدین حبیبی الہ آبادی فرماتے ہیں۔

غالبًا ۱۹۳۴ء میں جب میں حضرت کے دولت خانہ پر تحصیل علم کی غرض سے حاضر ہوا تو دسترخوان کا یہ عالم تھا کہ کوئی نواب بھی مقابلہ نہیں کرسکتا تھا مگر راہ خداوندی میں مالی جہاد کا وہ نمونہ حضرت نے پیش فرمایا کہ نہ معلوم کتنے طلبہ کا وظیفہ اپنی جیب خاص سے مقرر کر کے ان کی تعلیم مکمل کرائی۔ دین کی اشاعت کے لیے قرآن پاک کے فن قرأت اور تجوید کو حاصل کرنے کے لیے مکہ معظّمہ مدینہ منورہ بھیجا اور انہیں اپنے خرچ سے تعلیم دلوائی ،غربا اور مساکین پر بادل بن کر اس طرح سے برسے کہ ان کے دامن تنگ ہوگئے۔

مجاہد ملت نمبر پندرہ روزہ نوائے حبیب کلکتہ ص ۱۲۰/

دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ عصری تعلیم بھی آپ کے نزدیک بڑی اہمیت کی حامل تھی اس کے لیے بھی آپ کا دریائے سخاوت جاری رہتا حاجی نعمت اللہ حبیبی ایڈوکیٹ رقم طراز ہیں......

حضرت نے اپنے قصبے میں ایس ڈی بھدرک مسٹر جی سی مہا پترا کے اشتراک سے دھام نگر ہائی اسکول قائم فرمایا ہائی اسکول کے لیے اپنی جائداد سے زمین وقف فرمائی اور عرصۂ دراز تک آپ اس کی مجلس منتظمہ کے صدر رہے ،بھگوان پور اور دکھن باڑا اسکول کے قیام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور زمینیں وقف کیں اور مالی تعاون بھی فرمایا۔

سرکار مجاہد ملت نے مال ودولت سے کبھی محبت نہیں کی مولانا عبد المبین نعمانی قادری صاحب تحریر فرماتے ہیں ،حضور مجاہد ملت کی سخاوت اور دین کے لیے قربانی کا یہ عالم تھا کہ ایک بار بجرڈیہ بنارس میں ایک غیر مقلد وہابی نے سرکار امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کی شان میں گستاخی کی اور مغلظات بکے حنفی سنی مسلمانوں مین اس کی وجہ سے بڑا بھونچال آیا یہ خبر حضرت کوملی حضرت نے فوراً خط لکھا کہ فقیر فلاں تاریخ کو بنارس آ رہا ہے تم لوگ جلسہ کا اہتمام کرو اخراجات بار فقیر کے سر رہے گا۔ایک بار آپ نے دینی ضرورت کے تحت اپنی اہلیہ کے زیورات لا کر رکھ دیئے۔

مجاہد ملت اساطین امت کی نظر میں۔

(۱) حضرت حجۃ الاسلام علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں کہ میرے پروردگار نے مجھے الہام فرمایا ہے کہ ان (مجاہد ملت) کو مکمل عام اجازت دوں تو میں نے نیک بخت قابل تعریف بھائی کو اجازت دی جو اچھے، لائق، مہربان، صوفی با صفا، وفادار، مخلص، تیز ذہن، مظبوط دل والے اور محکم ارادے والے، بلند سنتوں کے حامل اور قابل نفرت فتنوں کی سرکوبی کرنے والے، ہم عصروں اور فضل وکمال والوں میں قابل فخر، عمدہ عادات واطوار والے، فضل اور اونچے اخلاق والے، فاضل کامل، لائق ادیب، ذہین حبیب، میرے محبوب ومحبّ ہیں، میرے دل کے ٹکڑے ہیں، میرے جگر کی تسکین، میرے قلب کی راحت اور میری آنکھوں کے نور ہیں۔

(۲) شیخ الاسلام علامہ عبدالقدیر بدایونی علیہ الرحمہ۔

ہمارا اور حبیب الرحمٰن کا یہ فرق ہے کہ ہم لوگ سب سے ڈرتے ہیں خدا سے نہیں ڈرتے اور مولانا حبیب الرحمٰن کسی سے نہیں ڈرتے صرف خدا سے ڈرتے ہیں۔

(۳) سرکارکلاں سید مختار اشرف علیہ الرحمہ۔

وہ علم وفضل اور خلوص وتقوی کے ایک ممتاز مقام پر فائز تھے۔

(۴) قاضی شمس العلما جونپوری۔

عالم باعمل ہونے کی حیثیت سیاپنے تمام ساتھیوں میں انہیں امتیازی حیثیت حاصل تھی، تواضع اور احباب نوازی خصوصاً شاگرد پروری میں تمام اقران وامثال پر فائق تھے

(۵) حضور صدر الشریعہ علیہ الرحمہ۔

میرے شاگردوں میں حبیب الرحمٰن کی ایک ایسی ذات ہے جس سے سنیت کو فروغ ہوگا اور باطلوں کو ہر گام پر شکست وریخت کا سامنا کرنا ہوگا۔

(۶)حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ۔
حضور مجاہد ملت کا کوئی قول وفعل ہرگز ہرگز سنت کے خلاف نہیں ہے۔
(۷)حضور محدث اعظم ہند علیہ الرحمہ۔
مجاہد ملت شاہ حبیب الرحمٰن علم کے بادشاہ ہیں۔
اس طرح کے تاثرات سیکڑوں سے زیادہ علمائے کرام ومشائخ عظام کے موجود ہیں۔
آخری علالت اور وصال مبارک: سرکار مجاہد ملت علیہ الرحمہ نم معدہ کی تکلیف میں بہت دنوں سے مبتلا تھےجب دردسرابھارتا تو چہرہ متغیر ہو جاتا تکلیف کے آثار نمایاں ہو جاتے لیکن اس تکلیف کی کیا مجال تھی جوان کی سرگرمیوں میں حائل ہوتی ۱۹۸۱ء کے آغاز میں ممبئی کے دورے کے دوران جب بیماری کا سخت حملہ ہوا تو وہاں کے مریدین ومعتقدین اور مخلص حضرات نے بغرض علاج ممبئی میں ہی روک لیا،ممبئی کے اچھے ڈاکٹروں نے آپ کا علاج کرنا شروع کیا قابل اعتماد ڈاکٹروں کے علاج سے کافی افاقہ بھی ہوا مگر وصال یار کی تیاریاں بھی مکمل ہو چکی تھیں اس وجہ کر پھر طبیعت اچانک بگڑنے لگی ٹوپی والے بابا آئے تو مسکرا کر پونے چھ بجے رخت سفر باندھنے کی اطلاع دی اور ۶/جمادی الاولی مطابق ۱۳/مارچ ۱۹۸۱ء ممبئی سے جب نماز عصر پڑھی جا چکی تھی اور مغرب کی نماز میں کچھ وقت باقی تھا تو ٹھیک ۵/بج کر ۴۵/منٹ پر اسلام کا یہ بطل جلیل ،میدان مناظرہ کا شہسوار، ہزاروں عقیدت مندوں کا مرکز تمنا یارسول اللہ اور یاغوث کے کلمات کے ساتھ ہمیشہ ہمیش کے لیے ہم سے رخصت ہو گیا۔

ابر رحمت تیرے مرقد پر گہرباری کرے
حشر تک شان کریمی ناز برداری کرے

عرس پاک: خانقاہ حبیبیہ کے وسیع احاطہ میں آپ کا روضۂ مبارک مرجع خلائق ہے سیکڑوں عقیدتمند روزانہ حاضری دیتے ہیں اوراپنی بگڑی تقدیر سنوار کے لیے آپ کو وسیلہ بناتے ہیں اللہ آپ کے وسیلہ سے لوگوں کی مرادیں پوری فرماتا ہے اور بگڑی تقدیر بنا دیتا ہے۔ہر سال جمادی الاولی کی ۶/۵/تاریخ کو حضور حبیب ملت صاحب قبلہ کی سرپرستی میں بڑے احترام و ادب اور حسن انتظام کے ساتھ عرس کی تقریبات دھام نگر شریف میں منائی جاتی ہیں۔

پہلا دن۔ بعد نماز عشا طرحی نعتیہ مشاعرہ ہوتا ہے جو پورے ہندوستان کی خانقاہوں مین ایک منفرد مثال رکھتا ہے تقریباً دوسو سے زائد شعراء حاضر ہوتے ہیں قرعہ اندازی کے بعد جس کا نام نکلتا ہے انہیں ۵ر اشعار پڑھنے کی اجازت ہوتی ہے اور مشاعرہ صبح تک جاری رہتا ہے۔
دوسرا دن۔ غسل مزار تقسیم لنگر اور چادر پوسی کا سلسلہ جاری رہتا ہے ۶ر جمادی الاولی کو بعد نماز عصر تا مغرب قل شریف کی تقریب ہوتی ہے، شب کو ایک عظیم الشان جلسہ ہوتا ہے جس میں ہندوستان کے مشاہر علما وخطبا کی شمولیت ہوتی ہے آخر شب میں دارالعلوم مجاہد ملت کے فارغین کے سروں پر علما ومشائخ کے مقدس ہاتھوں سے دستار سجائی جاتی ہے۔

☆☆☆☆☆

حضور حبیب ملت ایک مرشد طریقت

مولانا محمد شہادت حسین مصباحی، دارالعلوم مجاہد ملت دھام نگر شریف

رشد وہدایت یا بیعت وارشاد، امر بالمعروف ونہی عن المنکر اور رہبری وپیشوائی مقدس انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی وہ پاکیزہ سنت ہے جسے ان کے بعد امت کے علما اور صلحا نے اپنایا۔ انہوں نے ہر طرح کے مظالم ومصائب تو برداشت کئے لیکن فریضہء تبلیغ وارشاد کی انجام دہی میں کسی قسم کی کوتاہی گوارا نہیں فرمایا۔ یہ سلسلہ دور صحابہ سے لے کر اب تک اور اب سے تا قیام قیامت جاری وساری رہے گا۔

علمائے اسلام اور اولیائے کرام کی یہ کوشش رہی ہے کہ ہر فرد مؤمن اس سلسلہ میں جڑ جائے اور سرکار کائنات ﷺ کے فیضان سے اپنی دنیا وآخرت سنوار لے۔ کیوں کہ مرشد کا کام ہی یہی ہے کہ اپنے مرید کو رسول اللہ ﷺ تک پہنچادے۔

ائمہ کرام رحمۃ اللہ علیہم فرماتے ہیں آدمی اگر چہ کتنا بڑا عالم، زاہد، کامل ہو اس پر واجب ہے کہ ولیٔ عارف کو مرشد بنائے، بغیر اس کے ہرگز چارہ نہیں۔ (امام احمد رضا اور تصوف ص ۴۷ ۳)

مشائخ کرام دنیا ودین، نزع وسکرات اور قبر وحشر غرض کہ ہر مشکل مقام میں اپنے مریدین کی امداد فرماتے ہیں

المیزان الکبریٰ میں ہے۔ فقہا اور صوفیہ سب کے سب اپنے متبعین کی شفاعت کریں گے اور وہ اپنے متبعین کی نزع کی حالت، روح نکلنے، منکر نکیر کے سوالات، نشر وحشر، حساب وکتاب، میزان پر اعمال تولے جانے، پلصراط پر گزرنے کے وقت ملاحظہ فرماتے ہیں اور تمام مواقف میں ٹھہرنے کی جگہ سے غافل نہیں ہوتے۔

بھلا اس محتاج دست وپا سے بڑھ کر احمق، اپنی عاقبت کا دشمن کون جو اپنی سختیوں کے وقت اپنا مددگار نہ بنائے۔

حدیث شریف میں رسول ﷺ فرماتے ہیں:

"استکثر وا من الاخوان فان لکل مؤمن شفاعۃ یوم القیٰمۃ."

(کنز العمال ۹ ر ص ۴ حدیث ع ۶۲۴۲)

یعنی بکثرت اللہ کے نیک بندوں سے رشتہ وعلاقہء محبت پیدا کرو، کہ قیامت میں ہر مؤمن کامل کو شفاعت دی جائے گی، کہ اپنے تعلقات والوں کی سفارش کرے۔

مرشد طریقت میں چار چیزوں کا ہونا شرط ہے۔

علمائے اہل سنت نے مرشد طریقت میں چار چیزوں کی شرط رکھی ہے کہ اگر یہ چار باتیں کسی پیر کے اندر ہیں تو وہ بیعت لینے کا حق رکھتا ہے، ورنہ نہیں۔ نا اہل پیر کے ہاتھ بیعت ہونا اپنی دنیا وآخرت کو برباد کرنا ہے۔

اول:۔ سنی صحیح العقیدہ ہو، ورنہ ایمان بھی ہاتھ سے جائے گا۔

دوم:۔ اتنا علم رکھتا ہو کہ اپنی ضروریات کے مسائل کتابوں سے نکال لے۔ نہیں تو حلال حرام، جائز وناجائز کا فرق نہ کر سکے گا۔

سوم:۔ فاسق معلن نہ ہو کہ فاسق کی توہین واجب ہے اور پیر کی تعظیم ضروری۔

چہارم:۔ اس کا سلسلہ نبی کریم ﷺ تک متصل ہو۔ ورنہ اوپر سے فیض نہ پہنچے گا۔

اولیائے کرام رضی اللہ عنہم کے سلسلے میں داخل ہونا دونوں جہاں کی بھلائی اور

فیروزمندی سے سرفراز ہونا ہے۔

بیعت:۔ بیعت کہتے ہیں خلیفہ یا پیشوائے دین سے عہد و پیان یا اقرار وفاداری کو۔ یا یوں کہئے کہ اپنے ارادہ واختیار سے یکسر (بالکل) باہر ہوکر اپنے آپ کو مرشد کے ہاتھ سپرد کردینا۔

(امام احمد رضا اور تصوف ص ۳۹۹)

کیوں کہ شیخ ہادی کا حکم رسول کا حکم ہے اور رسول کا حکم اللہ کا حکم ہے اور اللہ کے حکم میں مجال دم زدن نہیں، یعنی بلا چوں و چرا قبول کرلینا ہے۔ اس لیے مرید کے لیے ضروری ہے کہ اپنے پیر کو مطلق اپنا حاکم و مالک اور متصرف جانے۔

۲۔اس کے چلانے سے راہ سلوک پر چلے۔

۳۔کوئی قدم بے اس کی مرضی کے نہ چلے۔

۴۔اس کے لیے بعض احکام یا اپنی ذات میں خود اس کے کچھ احکام، اگر اس کے نزدیک صحیح معلوم نہ ہوں، انہیں افعال خضر علیہ السلام کے مثل سمجھے۔ اور اپنی عقل کا قصور جانے۔

۵۔اس کی کسی بات پر دل میں بھی اعتراض نہ لائے۔

۶۔اپنی ہر مشکل اس پر پیش کرے۔

غرض کہ اس کے ہاتھ میں ''مردہ بدست زندہ'' ہوکر رہے۔

(امام احمد رضا اور تصوف ص ۳۹۹)

یہ بیعت سالکین ہے اور مقصود مشائخ مرشدین ہے۔ اور حقیقۃً یہی بیعت اللہ عزوجل تک رسائی کراتی ہے اور یہی بیعت حضور ﷺ نے اپنے جانثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے لی ہے چنانچہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

دعا نا النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم فبا یعنا ، فقال فیما اخذ علینا بایعنا علیٰ السمع و الطاعۃ فی منشطنا و مکرھنا وعسرنا ویسرنا واثرہ علینا و ان لا نناز ع الامر اھلہ الا ان تر و کفر ابو ا حاً عند کم من اللّٰہ فیہ بر ھان.

(صحیح البخاری ۲؍ص ۱۰۴۵، کتاب الفتن)

ترجمہ:۔ نبی کریم ﷺ نے ہمیں بلایا، تو ہم نے آپ سے بیعت کر لی، چنانچہ بات کرتے

وقت ہم نے اقرار کرلیا کہ آپ کی بات سنیں گے اور اقرار کریں گے خواہ خوشی ہو یا غمی اور تنگ دستی ہو یا دولت مندی، خواہ ہمارے اوپر کسی کو ترجیح بھی دی جائے، اور یہ کہ جس کو حاکم بنایا گیا اس سے ہم نہیں جھگڑیں گے، مگر اس صورت میں کہ اس کا کفر واضح ہو اور اللہ کی طرف سے تمہارے پاس روشن دلیل ہو۔

لیکن آج کے دور میں یہ بیعت خال خال نظر آتی ہے۔ بلکہ یوں کہا جائے تو شاید میری بات لغو نہ ہو کہ بالکل نظر نہیں آتی۔ حقیقت یہ ہے کہ آج کل نہ ویسے پیر نظر آتے ہیں اور نہ ایسے مرید۔

دوسری بیعت برکت ہے، کہ صرف بطور تبرک داخل سلسلہ ہو جانا، آج کل عام بیعتیں یہی ہیں۔ وہ نیک نیتوں کے ساتھ ہوں، ورنہ کتنے ہی لوگ ہیں جن کی بیعت دنیاوی اغراض ومقاصد کے حصول کے لئے ہوتی ہے۔ تا کہ ہمارے کاروبار میں ترقی ہو۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کی ہدایت فرمائے اور انہیں اپنی نیتوں میں مخلص ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

بہر حال ان تمام بیعتوں کے تعلق سے ہمارے علمائے اہل سنت فرماتے ہیں کہ شیخ کا اتصال ضروری ہے، جو پیر چاروں شرائط کا جامع ہو وہ مسلمانوں کو اپنے سلسلہ میں داخل کر کے انہیں دارین کی سرفرازیوں سے مستفیض کرے۔

آمدم برسر مطلب:۔ قارئین کرام مذکورہ باتوں کے تناظر میں اب ہم حضرت پیر طریقت، رہبر شریعت، حضور حبیب ملت علامہ سید غلام محمد صاحب قبلہ حبیبی قادری زید مجدہ الکریم کے سلسلۂ بیعت وارشاد کا جائزہ پیش کر کے آپ کے قلب وروح کو تسکین کا سامان فراہم کرتے ہیں۔

حضور حبیب ملت جانشین سرکار مجاہد ملت رضی اللہ عنہ ایسے مرشد کامل اور پیر طریقت ہیں جن کے اندر پیر کی تمام شرائط بدرجہ اتم موجود ہیں۔

(پہلی شرط) ایک مرشد کامل اور پیر طریقت کے لیے سب سے پہلے ضروری ہے کہ وہ سنی صحیح العقیدہ ہو، ورنہ مرید کا ایمان بھی ہاتھ سے جائے گا۔

حضور حبیب ملت فقط ایک سنی عالم دین ہی نہیں بلکہ سنیت ومسلک اعلیٰ حضرت کے ایک سچے نقیب، داعی اور علمبردار ہیں، جو خصوصاً پورے صوبہ اڑیسہ میں سنت وشریعت

کے فروغ و ترقی میں ہمیشہ کمر بستہ نظر آتے ہیں ۔عقائد باطلہ کی سرکوبی میں کوئی کمی نہیں کرتے ، بلکہ آپ ہمیں اس بات میں حضور مجاہد ملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پرتو نظر آتے ہیں۔

آپ کے عقیدے کی پختگی کی یہ بھی ایک دلیل ہے کہ آپ مکہ مکرمہ و مدینہ طیبہ زادھما اللہ شرفا وتکریما میں کسی بھی نجدی امام کی اقتدا نہیں کرتے ، بلکہ اپنے مریدین ومعتقدین کے ساتھ ہمیشہ الگ جماعت کرتے ہیں ۔وہاں فرائض امامت بھی خود آپ انجام دیتے ہیں، جو آپ کے پختہ اور متصلب سنی ہونے کی غیر معمولی دلیل ہے ۔ورنہ بعض حضرات وہاں نجدی اماموں کی بھی اقتدا کر لیتے ہیں۔

آپ خانقاہ قادریہ حبیبیہ (دھام نگر شریف) کے احاطے میں ایک عظیم الشان دینی ادارہ بنام دار العلوم مجاہد ملت کے سر براہ اعلیٰ اور اسکے روح رواں ہیں، جو مسلک اعلیٰ حضرت کا سچا نمائندہ اور ترجمان ہے۔

(دوسری شرط) پیر اتنا علم رکھتا ہو کہ اپنی ضروریات کے مسائل کتابوں سے نکال لے ورنہ حلال وحرام ، جائز و ناجائز میں فرق نہ کر سکے گا ۔حضور حبیب ملت مدظلہ العالی یقیناً ایک خدا ترس عالم دین ہیں جنہوں نے دور حاضر کی معیاری درسگاہ سے باقاعدہ فضیلت تک کی تعلیم حاصل کی ،**الحمد للہ** !آپ کی حضور مجاہد ملت رضی اللہ عنہ نے بسم اللہ خوانی کرائی ۔پھر مدرسہ غوثیہ رؤفیہ دھام نگر شریف میں ابتدائی تعلیم کے حصول کے بعد جامعہ حبیبیہ الہ آباد میں تدریجاً تعلیم حاصل کر کے دستار مولویت سے سرفراز ہوئے ، پھر اعلیٰ تعلیم کے لیے مدرسہ فیض العلوم جمشید پور میں داخلہ لیا اور وہیں دستار فضیلت سے مشرف ہوئے۔

دار العلوم مجاہد ملت دھام نگر شریف میں تقریباً ایک سال تک نور الایضاح وقدوری وغیرہ کا درس بھی دیا۔لیکن گوناگوں ملکی ، اصلاحی اور اجلاسی دورے کے سبب درس وتدریس کا یہ سلسلہ برقرار نہ رکھ سکے ۔ نیز لانیخل مسائل کے لیے علمائے اہل سنت سے رابطہ میں کوئی کمی نہیں کرتے کیوں کہ ان کے پیش نظر ہمیشہ قرآن پاک کی یہ آیت طیبہ ہوتی ہے۔

فسئلوا اهل الذکر ان کنتم، لا تعلمون ..یعنی پوچھو اہل علم سے اگر تم خود حقیقت حال کو نہیں جانتے۔

آج کل بہت سے جاہل پیر ایسے ہوتے ہیں جنہیں شرعی مسائل سے واقفیت نہیں ہوتی، یہاں تک کہ غلط مسائل اپنے ماننے والوں کو بتا کر انہیں گمراہ کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے پیروں سے قوم کو محفوظ رکھے، آمین۔

(تیسری شرط) پیر فاسق معلن نہ ہو۔ کیوں کہ پیر کی تعظیم ضروری ہے اور فاسق کی توہین واجب۔ حضور حبیب ملت سچے متبع سنت پیر کا نام ہے، جو سنت وشریعت کی پابندی میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کرتے چہ جائے کہ فرائض وواجبات۔ آپ منہیات شرعیہ سے بالکل دور رہتے ہیں۔ مستورات کو پردے میں مرید کرتے ہیں۔ کبھی ان سے بالمشافہ بات چیت مصافحہ نہیں کرتے، بلکہ ان سے بہت دور رہتے ہیں۔ آج کل بہت سے پیر عورتوں کو مرید کرتے ہیں تو ان عورتوں سے بے دریغ خدمت لیتے ہیں، جسمانی وبدنی خدمت سے بھی نہیں بچتے۔ جس کا نتیجہ بداہل علم پر عیاں ہے:

(چوتھی شرط) پیر کا سلسلہ نبی پاک ﷺ تک متصل ہو۔ ورنہ اوپر سے فیض نہ پہنچے گا۔

حضور حبیب ملت ایسے پیر ہیں جن کا سلسلہ حضور سید عالم ﷺ تک کئی جہتوں سے متصل ہے۔ اولاً آپ کو حضور مجاہد ملت رحمۃ اللہ علیہ جیسے باکمال مرشد برحق سے بیعت و ارادت حاصل ہے اور حضرت کے چند مقتدر خلفا سے خلافت بھی حاصل ہے۔

اول:- خلیفہ حضور مجاہد ملت حضرت علامہ عبد الوحید علیہ الرحمہ نے ۱۹۹۰ء میں بموقع عرس مجاہد ملت خلافت واجازت عنایت فرمائی۔

دوم:- خلیفہ سرکار مجاہد ملت حضرت شمس العلماء مفتی نظام الدین حبیبی علیہ الرحمہ نے خلافت عطا کی۔

سوم:- خلیفہ سرکار مجاہد ملت حضرت قاری عبد التواب حبیبی نے ۱۹۹۲ء میں۔

چہارم:- خلیفہ سرکار مجاہد ملت حضرت قاری سید مقبول حسین صاحب قبلہ نے ۱۹۹۵ء میں خلافت پائی۔

پنجم:- حضور تاج الشریعہ علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں ازہری صاحب قبلہ مدظلہ النورانی نے ۲۰۰۱ء میں خلافت عطا فرمائی۔

ششم:- حضور غیاث ملت علامہ سید غیاث الدین قادری کالپی شریف نے ۲۰۰۵ء میں بموقع عرس مجاہد ملت خلافت واجازت کے مقدس تمغہ سے سرفراز فرمایا۔

یہ بات مسلم ہے کہ مذکورہ تمام بزرگوں کے سلسلے حضور سید عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم تک متصل ہیں، کہیں سلسلہ کا انقطاع نہیں۔

مذکورہ بالا تمام شرائط کی روشنی میں جائزہ لینے کے بعد یہ بات روشن ہوگئی کہ حضور حبیب ملت مدظلہ العالی کی شخصیت شریعت وطریقت کا سنگم ہے، جو حق گوئی وبے باکی، زہد و تقویٰ، پاکیزگی وپارسائی، امانت داری ودیانت داری اور ہمدردی وخیر خواہی کا آئینہ ہے۔

سادگی آپ کی زندگی کا نمایاں پہلو ہے، سادہ سفید کرتا، لنگی اور شلوار، سفید ٹوپی زیب تن کرتے ہیں، جس سے دیکھنے والا آپ کی روحانی شخصیت سے مرعوب ہوئے بغیر نہیں رہتا، جب وعظ ونصیحت کی محفل ہوتی ہے تو آپ سفید عمامہ اور جبہ میں ملبوس ہوتے ہیں، جس سے شاہانہ اور فقیرانہ دونوں رنگ صاف نمایاں ہوتے ہیں۔ لباس کی سادگی کے ساتھ غذا میں بھی سادگی اختیار فرماتے ہیں، لیکن مہمانوں کی پرتکلف ضیافت فرماتے ہیں جو آپ کی اعلیٰ ظرفی کا بہترین نمونہ ہے۔

آپ ایک سچے عاشق رسول، پیکر سنت وشریعت، خوف خدا واطاعت مصطفیٰ کے حامل ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کو دیکھنے والا بھی اطاعت رسول اور عشق نبی سے سرشار ہو جاتا ہے، آپ کی بارگاہ میں بیٹھنے والا ہر طرح کا غم بھول جاتا ہے اور دل میں سکون پاتا ہے۔ آپ اپنے اخلاق وکردار، حق گوئی وبے باکی سے ایوان باطل میں انقلاب پیدا کر دیتے ہیں۔

ہو حلقہ یاراں تو بریشم کی طرح نرم
رزم حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن

یقیناً جو شخص شرائط بالا کا جامع، سنت وشریعت کا پابند اور اخلاص وتقویٰ کا پیکر ہو اس کے دست حق پرست پر محیر العقول چیزوں کا ظہور ممکن ہے۔ اب ہم قارئین کرام کی دلچسپی ودلبستگی کے لئے ایک واقعہ قلم بند کرتے ہیں۔

واقعہ:- مولانا غلام مصطفیٰ حبیبی مجاہدی مالک الحبیب کتاب گھر دھام نگر شریف کا بیان ہے۔

حبیب ملت مدظلہ العالی کے ایک مرید کی خواہش تھی کہ اپنے گھر حضور حبیب ملت کو لے جائے، لیکن کوئی موقع نہیں پاتا تھا کہ حضرت کو اپنے گھر لے جاتا، جس کا اس نے حضرت سے اظہار بھی کیا تھا۔ حضرت نے کہا اگر کوئی موقع ملا تو ضرور تمہارے گھر جاؤں گا۔ اتفاقاً ایک مرتبہ حضرت کیندراپاڑہ کے کسی علاقہ میں بغرض شرکت جلسہ تشریف لے گئے تھے۔ پرو گرام ختم ہونے کے بعد بغیر کسی اطلاع کے اپنے مرید کے گھر صبح سویرے پہنچ گئے۔ اس مرید نے حضرت کو اپنے گھر بٹھایا۔ یہ فطری بات ہے کہ جب کسی کے گھر کوئی ذی جاہ عظیم المرتبت مہمان اچانک آجائے تو جہاں اسے خوشی ہوتی ہے وہیں قدرے پریشانی بھی، کیوں کہ اتنی عظیم ہستی کے شایان شان تعظیم وتوقیر بھی ضروری ہے۔ مہمان بھی سبحان اللہ! بے نفس، منکسرالمزاج جسے اپنی پُر تکلف میزبانی کا بالکل شوق نہیں۔ اپنے میزبان مرید سے کہا، ارے بھائی پریشان نہ ہوں، گھر میں جو دودھ رکھا ہوا ہے لے آیئے، اور کسی دوسرے انتظام کی ضرورت نہیں۔ دودھ گھر میں ہے صاحب خانہ کو بھی اس کا علم نہیں تھا، کیوں کہ وہ جلسہ سننے کے لیے اپنی ملازمت کی جگہ آیا ہوا تھا۔ گھر میں دیکھا تو واقعی دودھ ہے۔ بہر حال حضرت کی بارگاہ میں پیش کیا۔ حضرت نے بصد شوق ورغبت دودھ نوش فرمایا۔

سبحان اللّٰہ! وہ پیر ہی کیا جو دلوں کی بات نہ جان لے۔

دل پے دلدار کی ہر وقت نظر رہتی ہے
ان کی سرکار میں کچھ بھی نہیں نیت کے سوا

شاید ایسے مومن کامل کے لیے حضور رحمت عالم ﷺ کا ارشاد ہے۔

اتقو افراسۃ المومن فانہ ینظر بنور اللّٰہ

یعنی مومن کی فراست سے ڈرو، کہ وہ نور خدا سے دیکھتا ہے۔

جب بندہ تقویٰ وطہارت، ریاضت ومجاہدہ، سنت وشریعت، عفت وپارسائی اور حق گوئی وبیباکی کا پیکر ہوتا ہے، بصیرت کی نگاہیں وا ہو جاتی ہیں اور چھپی ہوئی بات روشن ہو جاتی ہے۔

حضور حبیب ملت مدظلہ العالی کی شخصیت کا جائزہ لینے سے پتہ چلتا ہے کہ آپ

شریعت وطریقت کا حسین سنگم اور حق گوئی و بے باکی، زہدوتقویٰ، پارسائی و پاکبازی، سچائی و امانت داری اور ہمدردی وخیر خواہی کا آئینہ اور عکس جمیل ہیں۔ اورآپ کا سینہ عشق رسول ﷺ اورخوف خدا جل مجدہ سے لرزاں وترساں ہے۔ اور جو ایسی صفات حمیدہ کا پیکر ہو یقیناً وہ مرشد کامل اور پیرطریقت ہوگا۔

نظر بلند، سخن دلنواز، جاں پرسوز
یہی ہیں رخت سفر میر کارواں کے لیے

☆☆☆☆☆

حبیب ملت کی قائدانہ بصیرت

از: مفتی محمد وجہ القمر رضوانی سیتامڑھی، بہار

محبوب علمائے اہل سنت، گلبن طریقت، شیخ ملت، رہبر راہ حقیقت، واقف اسرار روحانیت، عالم شریعت، حبیب ملت حضرت علامہ الحاج سید غلام محمد حبیبی قادری مدظلہ العالی کی ولادت باسعادت ۱۵؍جنوری ۱۹۶۶ء بوقت صبح، دھام نگر شریف، ضلع بھدرک (اُڑیسہ) میں سراج السالکین، امام التارکین حضور مجاہد ملت کی حویلی میں ہوئی۔ پاکیزہ ماحول، پاکیزہ فضاء نے آپ کا خیر مقدم کیا۔ پاکباز اور نیک طینت لوگوں نے آپ کے چہرہ کی بلائیں لیں اور آنکھیں کھولتے ہی آپ نے اس شہباز طریقت، رمز شناس حقیقت حضور مجاہد ملت کے رخ زیبا کا دیدار فرمایا، جسے دیکھنے کے لئے ہزاروں عشاق کی نگاہیں فرش راہ رہا کرتی تھیں۔ جس نے اپنے نظر کرم سے ہزاروں کی بگڑی بنائی۔ حضرت حبیب ملت نے حضور مجاہد ملت کے روحانی فیوض و برکات کے سائے میں زندگی کے لیل ونہار اور شب وروز طے کئے۔ جب آپ کی عمر مبارک ۴؍سال، ۴؍مہینے، ۴؍دن کی ہوئی تو حضور مجاہد ملت کے زیر اہتمام رسم بسم اللہ خوانی ادا کی گئی اور حضور مجاہد ملت نے ہی اپنی زبان فیض بخش سے اس پاکیزہ رسم کی تکمیل کی۔ ظاہر سی بات ہے ماحول جتنا ساز گار ہوگا تربیت بھی اُتنی ہی شاندار

ہوگی۔ ہندستان کے اکثر و بیشتر حضرات کو بخوبی معلوم ہے کہ حضور مجاہد ملت جہاں علوم ظاہری کے ماہر و رمز شناس تھے، علوم باطنی اور روحانیت کے تاجدار بھی تھے۔ آپ کے فیض و کرم سے نہ جانے کتنے گم گشتہ راہ ہدایت یافتہ ہو گئے اور نہ جانے کتنوں کی بخت خفتہ بیدار اور چمکدار ہو گئی۔ پھر آپ ہی سوچ سکتے ہیں کہ حضور مجاہد ملت کا فیضان جب غیروں پر اس شان سے وارد ہوا تو اپنے عزیز محترم حبیب ملت پر کس جود وسخا کے ساتھ پڑا ہوگا۔

بسم اللہ خوانی کے ساتھ ہی ابتدائی تعلیم کا آغاز ہوا، فطری ذہانت اور اعلیٰ قوت حافظہ کی بنا پر بہت ہی قلیل مدت میں آپ نے درجہ اطفال کی کتابیں اور قرآن پاک ناظرہ مکمل فرما لیا۔ پھر مدرسہ غوثیہ رؤفیہ، دھام نگر شریف میں مزید تعلیم کے لئے داخل کئے گئے جہاں حضرت علامہ سید اشرف صاحب حبیبی رحمۃ اللہ علیہ (رگھوناتھ پور، بھدرک) حضور مجاہد ملت کے چہیتے خلیفہ کا درسی فیضان پورے زور وشور سے جاری تھا، جن کی ذات بذات خود شمع انجمن اور میر محفل تھی۔ جو اپنے وقت کے نہایت جید عالم، متقی و پرہیزگار، دیندار و دین پرست انسان تھے۔ اعلائے کلمۃ الحق جن کا شیوہ تھا۔ جنہوں نے بھوانی پٹنہ جیسی سنگلاخ سرزمین پر بھی پرچم اسلام بڑی آن، بان، شان وشوکت سے بلند فرمایا۔ آپ نے حبیب ملت کو کندن بنانے میں کوئی کمی نہیں کی۔ حضور مجاہد ملت سے نسبت کی بنا پر علامہ موصوف نے آپ کی تعلیم و تربیت پر خاص توجہ فرمائی اور علوم فنون کا سارا زور صرف فرما دیا، جس کے نتیجے میں حبیب ملت تھوڑے ہی عرصے میں درجہ فوقانیہ کی تعلیم کے لائق ہو گئے۔

حضور مجاہد ملت کی باطنی نگاہ نے بھانپ لیا کہ میرے ''کالے خاکسار'' میں مزید علمی شوق و ذوق بیدار ہے، چنانچہ اسی محبت اور لگن کے پیش نظر اپنے چہیتے اور عزیز کو اپنے ساتھ لے کر غالباً ۱۹۸۰ء کے اوائل میں الہٰ آباد تشریف لے گئے، جہاں آپ کا اپنا قائم کردہ ادارہ ''جامعہ حبیبیہ'' ہے (جو آج بھی موجود ہے، جس سے آپ کا قلبی لگاؤ بھی ہے)۔ اسی دل پسند ادارہ میں آپ کا داخلہ کروا دیا۔ جس کے صدر نشیں ماہر لسان، محبوب حبیب الرحمٰن، حضرت علامہ عاشق الرحمٰن حبیبی صاحب ہیں، جن کی علمی قابلیت علمائے عصر کے درمیان مسلم ہے، جو علوم اسلامیہ کے ماہر استاذ تسلیم کئے جاتے ہیں، جنہیں علوم عقلیہ ونقلیہ

میں پوری مہارت حاصل ہے، جو عصری علوم سے بھی بہت اچھی طرح واقفیت رکھتے ہیں، انہی کے بافیض درسگاہ سے حضرت حبیب ملت نے جی بھر کر اکتساب فیض کیا۔ ان کی نگاہ کیمیا اثر نے بہت جلد اثر کیا اور دیکھتے ہی دیکھتے علم وعمل کے بام عروج پر پہنچ گئے اور فکر و تدبر، حکمت ودانائی کا گوہر نایاب حاصل کیا۔

ابھی آپ زیر تعلیم ہی تھے کہ آپ کے محسن ومربی حضور مجاہد ملت کا سایہ ٦/ جمادی الاولیٰ مطابق ۱۳/ مارچ ۱۹۸۱ء کو شام پانچ (۵/) بج کر ۴۵/ منٹ پر سر سے اٹھ گیا۔ رشد و ہدایت کا نیر تاباں جو اپنی تابانی سے ایک عالم کو منور کر رہا تھا، جس کی پاکیزہ نورانیت سے زمانہ منور ہو رہا تھا، جس کی حق گوئی وبیباکی کی پوری دنیا میں دھوم مچی ہوئی تھی پیک اجل کو لبیک کہتے ہوئے ہمیشہ کے لئے خاموش ہو گیا، لیکن آپ کے فیض باطنی سے آج بھی اہل عقیدت فیض پا رہے ہیں۔

مزید علم وحکمت اور اعلیٰ تعلیم وتربیت کے لئے رئیس القلم مناظر اہل سنت علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ کے قائم کردہ ادارہ مدرسہ فیض العلوم، جمشید پور میں داخل ہوئے، جہاں حضور مجاہد ملت علیہ الرحمہ کے چہیتے شاگرد شمس العلماء حضرت مفتی محمد نظام الدین حبیبی علیہ الرحمہ۔ شہید راہ حق حضرت مفتی عبد الستار علیہ الرحمہ جیسے مایہ ناز اساتذہ سے جملہ علوم دینیہ درس نظامیہ کی تکمیل کی اور ۱۹۸٦ء میں دستار فراغت وسند فضیلت سے سرفراز ہوئے۔

میں یہ بات کہنے میں حق بجانب ہوں کہ حبیب ملت کا درسگاہی علم چاہے جتنا بلند و بالا ہو روحانی فضل وکمال کی منزل اعلیٰ تک رسائی میں صرف حضور مجاہد ملت کی نظر عنایت کا فیض ہے۔ اوروں کو طہارت باطنی، تجلی روح وقلب اور مشیخیت کے منازل طے کرنے کے لئے اپنے آبائی وطن سے نکل کر دور دراز کا سفر کرنا پڑتا ہے لیکن حبیب ملت کی خوش بختی کہہ لیجئے کہ آپ کے گھر کے آنگن وصحن میں علوم شریعت، رموز طریقت اور اسرار حکمت کا دریا بہہ رہا تھا۔ وہ تھا حضور مجاہد ملت کے فیض کا دریا۔ آپ اسی بحر جود وکرم میں صبح وشام جی بھر کر نہاتے رہے۔ اسی دریائے فضل وکمال میں غوطہ زنی کا یہ ثمرہ حاصل ہوا کہ جہاں آپ علوم شریعت کے صحیح جانکار اور واقف کار ہیں۔ راہ طریقت کے رہبر ورہنما ہیں۔

اپنا چشم دید تجربہ ہے۔ مسند طریقت پر فائز ہونے سے پہلے میں نے بہت سے لوگوں کو دیکھا جو آوارہ گردی میں مگن رہے لیکن اپنے مربی کے چہلم میں راتوں رات شیخ طریقت بن گئے اور اہل عقیدت کی دنیا انہیں بہت بڑے بڑے القاب سے نوازنے لگی لیکن حبیب ملت کی شان عالی کچھ اس سے جدا ہے۔ سادگی، خاکساری، عجز وانکساری، متانت و سنجدگی، پاکیزگی وطہارت انہیں وراثت میں ملی ہے۔

اُڈیشا کی زمین پر خانقاہ حبیبیہ کی منفرد شان ہے۔ اس کا فیضان خطہ ہند میں عموماً اور صوبہ اُڈیشا میں خصوصاً جاری ہے۔ مزہب وملت کی ترویج واشاعت میں اس ادرۂ روحانی کا اہم حصہ ہے۔ حضور مجاہد ملت نے اپنے دورحیات میں اپنے جان ومال سے دین اسلام کے وہ کارہائے نمایاں انجام دیئے جس کی مثال ماضی قریب میں نہیں ملتی۔ اسی خانقاہ عالیہ قادریہ حبیبیہ کے علمی وروحانی مشرب ومراسم کے حبیب ملت امین و پاسبان ہیں۔

حضور مجاہد ملت کی خانقاہ کے پہلے متولی حضرت مولانا عبدالوحید صاحب علیہ الرحمہ نے حضور مجاہد ملت کے ۱۰رویں عرس کے موقع پر ۱۹۹۰ء میں عرس شریف کے بھرے مجمع میں اعلان فرمایا: چونکہ اب میں اپنی علالت کی وجہ سے نحیف ولاغر ہو گیا ہوں، خانقاہ کا انتظام اور عرس کا اہتمام میری موجودہ قوت کے بس کے باہر کی بات ہے۔ اسی لئے میں مولانا سید غلام محمد کو خانقاہ حبیبیہ کا متولی مقرر کرتا ہوں اور اپنی خلافت سے سرفراز کرتا ہوں۔ جس وقت آپ خلافت وتولیت سے نوازے گئے اس وقت آپ کی عمر مبارک صرف ۲۴رسال تھی۔ آپ اپنے عنفوان شباب اور آغاز جوانی سے ہی مسند شیخ طریقت پر رونق افروز ہوئے اور تا حال تقریباً ۲۷رسال گزر گئے۔ آپ وہ سارے خدمات انجام دے رہے ہیں جو ایک دینی خانقاہ کی عظمت میں چار چاند لگا تا ہے۔ بلا شبہ آپ کی ذات میں قائدانہ صلاحیت کے جملہ اوصاف موجود ہیں۔

خانقاہ حبیبیہ دھام نگر (بھدرک) کے صدر دروازہ پر قدم رکھتے ہی آپ کو اندازہ ہوگا کہ یہ کسی زاہد خشق کا دربار نہیں جہاں شیخ عشرت کے مسند سجادگی کی چوماچاٹی ہوتی ہے بلکہ مزہبی کارناموں کا جیتا جاگتا شہر آباد ہے۔ جو ہر زائر کو دعوت نظارہ دیتا ہے۔ اس خانقاہ کے

ہر گوشے میں حبیب ملت کی قیادت کی شمع جگمگاتی ہے۔

یہاں خانقاہی روایت کی پاسداری کے لئے خانقاہ حبیبیہ کا نام روشن تو ہے ہی اسی کے ساتھ علوم دینیہ کی نشر واشاعت کے واسطے حضور مجاہد ملت کے لقمی نام پر ایک مضبوط دینی قلعہ قائم ہے۔جس کا نام: **دار العلوم مجاہد ملت** ہے۔اس ادارہ کی جملہ تعمیری و تعلیمی اور تنظیمی ترقیات کے سارے منصوبے کی ذمہ داری جناب حبیب ملت کے سپرد ہے اور حبیب ملت اپنے جملہ مصروفیات کے باوجود دار العلوم کی ترقیاتی منصوبے کی تکمیل سے بے پرواہ نہیں۔ یہ بات کسی سے ڈھکی چھپی نہیں کہ دار العلوم کو جس بلندی پر پہنچنا چاہئے آپ نے اپنے مساعی جمیلہ سے اسے اس بام عروج تک پہنچا دیا۔ یہ ادارہ اب اس منزل تک پہنچ چکا ہے کہ ہندوستان کے بڑے ادارہ میں شمار ہوتا ہے۔ یہ ادارہ خانقاہی ریت کا ادارہ نہیں جہاں حضرت کی دست بوسی، قدم بوسی اور پیر طریقت کی قصیدہ خوانی سکھائی جاتی ہے بلکہ حضور مجاہد ملت کے روضے کے پہلو میں علم وحکمت کا ایسا شہر آباد ہے جسے دیکھتے ہی فوراً احساس ہوتا ہے کہ یہاں حقیقی رشد وہدایت کی شمع روشن ہے جس سے زمانہ مستفیض ہو رہا ہے۔ بلند وبالا باب حبیب ہو چاہے میلوں دور سے نظر آنے والا روضۂ مجاہد ملت کا پرکیف گنبد، زائرین کے ٹھہرنے کے لئے خانقاہ کی وسیع وعریض بلڈنگ ہو یا وضو خانہ یا تالاب۔ سب حبیب ملت کے قائدانہ بصیرت کی جیتی جاگتی تصویر ہے۔ مختصر یہ ہے کہ یہاں کی در و دیوار سے بھی حبیب ملت کے قائدانہ بصیرت کی تعریف کی صدائیں سننے میں آتی ہے۔ آپ کی ذات بابرکات کی کوششوں کا ثمرہ ہے کہ اس ادارہ کا ہر شعبہ ترقی کی راہ پر گامزن ہے اور عروج کی منزلیں طے کر رہا ہے۔ مولیٰ تعالیٰ آپ کا سایہ تادیر سلامت رکھے، آمین۔

بجاہ سید المرسلین و آلہٖ و صحبہٖ اجمعین۔

محمد وجہ القمر رضوانی

خادم آستانہ خانقاہ قادریہ رضوانیہ

مقام وپوسٹ نان پور۔ ضلع سیتامڑھی

☆☆☆☆☆

حبیب ملت ایک جامع الصفات شخصیت

مفتی محسن رضا ثقافی چیئرمین المجاہد ایجوکیشنل ٹرسٹ، کٹک

حضرت حبیب ملت کی ذات گرامی وقار وہ ہے جو ظلم وزیادتی کا جواب صبرواستقامت اورتحمل وبردباری سے دیتی ہے، جسے دیکھ کرخدا یاد آتا ہے۔جس کی اداؤں میں مرجع تصوف کے جلوے کارفرماہیں۔وہ شخص جوانگنت مریدوں کا پیرہونے کے باوجوداپنی شخصیت پہ نازاں نہیں ہے، جواپنی سیادت پہ فخرنہیں کرتا، جومنکرات وسیئات سے کوسوں دور بھاگتا ہے، جوشبہات سے بھی حددرجہ احتراز کرتا ہے، جواہل سنت کامسیحا ہے، جو مرکزعقیدت ہے، جو پابندشریعت اور رہنمائے مسلک اعلی حضرت ہے، جو واقف رموز معرفت ہے، جوملت کی آبرو،مشرب کی دھڑکن ہے، جو بے سہاروں کا سہارا ہے، جو بے نواوں کاملجاوماوی ہے، جوسخی ابن سخی ہے، جودیوانہ لعل فاطمہ زہرا ہے، جواولادمشکل کشا ہے، جوقادری شیرنر ہے، جورضویت کاعلمبردار ہے، جوگلشن اسلام کامہکتا گلاب ہے، جوچمنستان محبت میں نرگس مستانہ ہے، جوامن وآشتی کا پیامبر ہے، جودکھی دلوں کا سکھ ہے، جوبہتی آنکھوں کا پونچھنے والا ہے۔جو پرغم زندگی کومسرتوں کی بھیک دیتا ہے، جواپنی عزت وآبرو کومذہب وملت کے لیے داؤ پرلگا تا ہے، جوگم گشتگان راہ کوانگلی تھما کرمنزل سے ہمکنار کرتا ہے، جوشرافت کا مینار ہے، جوسادگی سراپا ہے، جوحرص وطمع سے بیزار ہے، جومذہب کا کام اپنی ذات کے لیےنہیں کرتا بلکہ ناموس رسالت کی حفاظت کے لیے کرتا ہے، جومنبع اخلاص ووفاہے، جوبےنفس خصلت کامالک ہے،جس کی دعائے سحرگاہی کالاکھوں کوانتظار ہے،جس کی آہ نیم شب سےسینکڑوں کی تقدیربن جایا کرتی ہے، جوابررحمت ہے، جوخودتکلیف جھیلتا ہے پردوسروں کوتکلیف سے بچالیتاہے،جس کااحساس زندہ ہے،جس کاضمیرروشن ہے،جس کی نظر ماضی، حال،مستقبل پہ یکساں ہے، جوشعوروآگہی کا درخشندہ آفتاب ہے، جوشان ولایت ہے، جوآئینہ جمال مجاہدملت ہے، جوتحریک حبیبیت کی روح ہے، جوالحادوگمرہی،زندقہ وبےدینی کاصوبہ اڑیسہ میں ایک جواب ہے،جس کی شبانہ روزکی مصروفیات میں ملت کی

آرزؤوں،تمناوں کی بہتری پوشیدہ ہے،جو آئینہ کمال محبت ہے،جو آگہی کوشعور اورشعور کوآگہی عطا کرتا ہے،جو علما نواز اورعلم دوست ہے،جو دین کا ہمدرداور مسلک کا ترجمان ہے،جواپنے آباواجداد کی پہچان ہے،جوتحرکات اہل سنت کا امین ہے،جس کے سوز دروں سےآج بھی یہ آوازآتی ہے۔

سورج ہوں روشنی کی رمق چھوڑ جاؤں گا
میں ڈوب بھی گیاتوشفق چھوڑ جاؤں گا
چمن میں پھول کا کھلناتو کوئی بات نہیں
زہے وہ پھول جوگلشن بنائے صحرا کو

☆☆☆☆☆☆

حبیب ملت کا تقویٰ

از:محمد شمس الدین رضوی مجاہدی،امرسی،مدنا پور،بنگال

تمام تعریفیں اس خالق لم یزل کیلئے ریت کے ٹیلے جسکی تسبیح بیان کرتے ہیں۔ سائے اسکے حضور سجدہ ریز ہیں۔اسکی ہیبت سے پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جاتے ہیں۔اسی نے انسان کومقدس مٹی سے پیدا فرمایا۔اچھی شکل وصورت سے اسے زینت بخشی۔نور و ہدایت کے ذریعے گمراہی کے اندھیروں سے اسکے دل کی حفاظت فرمائی۔نماز پنج گانہ کی پابندی کے ذریعے اپنی بارگاہ میں حاضری کی اجازت مرحمت فرمائی۔اخلاص کے ساتھ اپنی عبادت کرنے والوں کی باطنی نظروں کو ہدایت کے نور سے منور فرمایاجسکی روشنی میں انہوں نے اللہ وحدہٗ لاشریک کے انوار وتجلیات کا مشاہدہ کیا اورانکے لئے ایسا نور وروشنی ظاہر ہوئی جسکی ابتدائی تجلیات کے مقابلے میں بھی انہیں دنیا کا سارا حسن و جمال حقیر نظر آتا ہے۔اسی نور و تجلیات کے بحر عمیق میں غرق ہونے والی جماعت بابرکت سے تعلق رکھنے والوں میں سے ایک قابل ذکر نام نواسۂ حضور مجاہد ملت حضور حبیب ملت سید الشاہ غلام محمد صاحب حبیبی سربراہ

اعلیٰ دارالعلوم مجاہد ملت متولی وسجادہ نشیں خانقاہ عالیہ قادریہ رضویہ حبیبیہ دھام نگر شریف کا ہے۔ جنھوں نے اپنی زندگی کے شب و روز کو اپنے خالق اور اس کے محبوب ﷺ کے ذکر وفکر میں ایک کر دیا اور جو طہارت نفس و پاکیزگئ قلب وتزکیہ نفس میں یکتائے ہم عصر ہیں۔

ایں سعادت بزور بازو نسیت
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

تقویٰ کی تعریف وراس کے اقسام

تقویٰ کے لغوی معنیٰ پرہیز گاری، پارسائی، زہد، خوف خدا وغیرہ ہیں اور شرع مطہرہ میں ہر معصیت سے بچنا اور تمام احکام الٰہی کا بجالانا تقویٰ ہے۔

لھذا تقویٰ کے اندر تمام بھلائیاں داخل ہیں۔ مثلاً حسن اخلاق، صدق، شکر، وفا، اور توکل علی اللہ۔ حضور محبوب سبحانی قطب ربانی غوث صمدانی رضی اللہ عنہ سے اقسام خوف خدا (تقویٰ) کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے ارشاد فرمایا کہ اس کی بہت سی قسمیں ہیں:

(۱) خوف: یہ گناہگاروں کو ہوتا ہے۔ (۲) عبادت: یہ عابدین کو ہوتا ہے۔ (۳) خشیت: یہ علما کو کے لیے ہے۔ گناہگار کا خوف (تقویٰ) عذاب سے۔ عابد کا تقویٰ عبادت کے ثواب کے ضائع ہونے سے۔ عالم کا خوف طاعات میں شرک خفی سے ہوتا ہے۔

پھر آپ نے فرمایا عاشقین کا خوف ملاقات کے فوت ہونے سے ہے اور عارفین کا خوف ہیبت وتعظیم سے ہے اور یہ خوف سب سے بڑھ کر ہے۔ (بھجۃ الاسرار، ص۶۳۲)

جس کے بارے میں آپ نے فرمایا کہ روح اللہ عزوجل کے ذکر کی حلاوت میں مستغرق ہو جائے اور حق تعالیٰ کے لئے سچے طور پر غیر کی محبت دل سے نکال دے۔ (بھجۃ الاسرار، ص۶۳۲)

وفا: کے بارے میں آپ نے فرمایا کہ وفا یہ ہے کہ اللہ عزوجل کی حرام کردہ چیزوں میں اللہ عزوجل کے حقوق کی رعایت کرتے ہوئے نہ تو دل میں ان کے وسوسوں پر دھیان دے اور نہ ہی ان پر نظر ڈالے اور اللہ تعالیٰ کے حدود کی اپنے قول وفعل سے حفاظت کرے اور اس کی رضا والے کاموں کی طرف ظاہر و باطن سے پورے طور پر جلدی کی جائے۔

(بہجۃ الاسرار، ص۵۳۲)

صدق: پر آپ نے فرمایا کہ اقوال میں صدق یہ کہ دل کی موافقت قول کے ساتھ اپنے وقت میں ہو۔اعمال میں صدق یہ کہ اعمال اس تصور کے ساتھ بجالائے کہ اللہ عزوجل اسے دیکھ رہا ہے اور خود کو بھول جائے۔احوال میں صدق یہ کہ طبیعت انسانی ہمیشہ حالات حق پر قائم رہے اگر چہ دشمن کا خوف ہو یا دوست کا ناحق مطالبہ۔(بہجۃ الاسرار،ص۵۳۲)

توکل علی اللّٰہ : کی حقیقت پر آپ نے فرمایا کہ دل اللہ عزوجل کی طرف لگا رہے اور اس کے غیر سے الگ رہے۔(بہجۃ الاسرار،ص۲۳۲) اقوال شاہِ بغداد پر غلام شاہِ ولایت یعنی حبیب ملت کی موجودہ زندگی کی ورق گردانی پر پتہ چلا کہ آپ کا سینہ خوف خدا سے لبریز۔خشیت الٰہی کا گنجینہ اور قلب اطہر عشق رسول سے معمور۔آپ کی روح ہمیشہ ذکر الٰہی میں مستغرق رہا کرتی ہے۔امر بالمعروف ونہی عن المنکر آپ کا شیوہ ہے۔آپ کا ہر فعل رضائے الٰہی کی خاطر ہے۔جن کی ذات ہمیشہ امر الٰہی کی بجا آوری اور ممنوعاتِ شرعیہ سے اجتناب کرتی ہے۔ان کو شریعت کی زبان میں متقی کہا جاتا ہے۔

تقویٰ کا ثبوت قرآن وحدیث کی روشنی میں:

قرآن میں ارشاد گرامی ہے ''**ان اکرمکم عند اللہ اتقکم** '' بے شک اللہ کے نزدیک تم میں وہ معزز ہے جو زیادہ تقویٰ والا ہے۔حدیث رسول ﷺ میں منقول ہے ''**عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ اتدرون ما اکثر ما یدخل الناس الجنۃ تقویٰ اللہ و حسن الخلق اتدرون ما اکثر ما یدخل الناس النار الاجوفان الفم و الفرج** ''(رواہ الترمذی وابن ماجہ،مشکوٰۃ ص۴۱۲،باب حفظ اللسان والشتم) آیت کریمہ اور حدیث رسول سے یہ بات واضح ہے کہ انسان کے اعمال وافعال خداوند کریم کی مرضی کے مطابق ہوں اور باطنی اخلاق وعقائد بھی اس کی خوشنودی کے مطابق ہوں۔اور حسن معاملہ میں بھی مخلوق کے ساتھ حکم الٰہی کے مطابق ہو،تو جو شخص ان صفات کا جامع ہوتا ہے اس کا تعلق خالق کے ساتھ مضبوط اور مستحکم ہوتا ہے،وہی شخص اللہ کے خصوصی انعامات واکرامات کا مستحق بھی ہوتا ہے اور حقدار جنت بھی۔اکثر بزرگانِ دین کا بھی یہ ہی فرمان ہے کہ مقبول بارگاہِ خدا وہی بندہ ہے جو زیادہ تقویٰ شعار ہے۔بعض نے یہ کہا کہ متقی وہ

ہے جواپنے کودوسروں پر ترجیح نہ دے۔جس کے اندر کبروتکبر کا شائبہ نہ ہو۔حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ متقی وہ شخص ہے جوشرک وکبائر وفواحش سے بچے کیونکہ تقویٰ نام ہے **اطیعو ا اللّٰہ و اطیعو ا الرسول** کا۔تقویٰ نام ہے **الصلاۃ معراج المومنین** کا۔الحب فی اللہ والبغض فی اللہ کی حقانیت کا نام تقویٰ ہے۔حقوق اللہ وحقوق العباد کا نام تقویٰ ہے۔اس تھوڑی سی وضاحت کے بعد جب ہم حضور حبیب ملت کی زندگی کی طرف رخ کرتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ موصوف گلشن اتقیاء کے مہکتے گلاب ہیں، جو پابند شریعت بھی ہیں اور پابند طریقت بھی۔جنہیں دیکھ کر خدایاد آتا ہے۔جو منکرات وسیئات سے کوسوں دور ہیں۔جوظلم وزیادتی کا جواب صبر واستقامت اور تحمل وبرباری سے دیتے ہیں۔جوواقف رموز معرفت ہیں، جو چمنستان محبت رسول ﷺ میں نرگس مستانہ ہیں۔جواپنی عزت وآبروکو دین محمدی کے لئے داؤ پر لگا دیتے ہیں۔جو مذہب کا کام اپنی ذات کے لئے نہیں بلکہ ناموس رسالت کی حفاظت کے لئے کرتے ہیں۔جوآئینہ کمال محبت ہیں۔جن کی اداؤں میں سنت رسول کی اطاعت اور غوث اعظم کے تقویٰ کا عکس اور حضور مجاہد ملت کے جلوے کارفرما ہیں۔جواتنے کمالات وفضیلت کے حامل ہونے کے باوجود اپنی شخصیت پہ ناز نہیں کرتے نہ اپنی سیادت پرفخر کرتے۔جوعشق رسول کے انوار وتجلیات سے ایسے پرنور ہیں کہ زندگی کا ایک ایک گوشہ خواہ ظاہری ہو یا باطنی، جلوت ہو یا خلوت، اطوار ہو یا حرکات وسکنات، اقوال ہو یا افعال ہرلمحہ ایک عاشق صادق کی یاد تازہ کرواتی ہے۔امیری و مالداری، دولت حسن ودولت اقتدار وحکومت وغیرہ یہ ساری چیزیں زندگی کی راہوں کوخوب صورت بناتی ہیں اور جوان کے حسن کے چکر میں آجاتے ہیں وہ اپنی حقیقت کو بھلا دیتے ہیں۔مگر مذکورہ چیزیں حضور حبیب ملت کے گھر کی کنیز ہیں اس کے باوجود بھی حبیب ملت کوتقویٰ وطہارت کے میزان میں رکھ کر جب تولا گیا تو خلوص وللّٰہیت، عدل وانصاف، ایثار وقربانی، طاعت وفرمابردار، امانت و دیانت میں انکی کوئی مثال نہیں۔نہ جانے کتنے مریدوں کا پیر ہونے کے باوجود اپنی پیریت پر غرور نہیں کرتے۔اور نہ ہی عقیدت مندوں کے پیش کش کے خواہاں۔حضور حبیب ملت کووصف تقویٰ کے جس دائرہ میں رکھا جائے اس میں آپ دیوار آہنی کی طرح مضبوط ومستحکم نظر آتے ہیں۔مثلاً جب ہم اہم الفرائض کی بات کرتے ہیں تو کبھی راستے میں اقیموا الصلوٰۃ

کی ادائیگی دیکھی گئی، تو کبھی بہتے پُل کے نشیب میں، تو کبھی درختوں کے سایہ میں، تو کبھی سنگریزوں کی پشت پر رومال بچھا کر اللہ کے حضور کھڑے رہتے۔ جن کی اداؤں میں عشق رسول ﷺ کا حقیقی نشہ پایا جاتا ہے اور یہ ایسا نشہ ہے جس کو ترشی اتار نہیں سکتی۔

میں مصطفٰے کے جام محبت کا مست ہوں۔

یہ وہ نشہ نہیں جسے ترشی اتار دے۔

چراغ راہ طریقت میں ایک واقعہ مولانا عاشق القادری مجاہدی صاحب قبلہ ناظم آل انڈیا تبلیغ سیرت خانقاہ حبیبیہ دھام نگر شریف کی جانب سے ہے جس کو میں یہاں نمونہ کے طور پر نقل کرتا ہوں ''تحریک آل انڈیا تبلیغ سیرت'' کے اکثر جلسوں کے موقع پر راقم حضور حبیب ملت کے ساتھ رہا کرتا تھا۔ ان جلسوں کے سفر میں حبیب ملت کو کبھی نماز ترک کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ جب بھی نماز کا وقت آجاتا تو فوراً گاڑی سے اتر کر ادا فرماتے اور اگر ریز رو گاڑی ہو تو جیسے ہی وقت صلوٰۃ ہو جاتا تو ڈرائیور کو حکم صادر فرماتے اور گاڑی ٹھہرا کر مسجد ہو یا دریا کے کنارے جہاں بھی مناسب جگہ نظر آتی وہاں نماز ادا فرماتے ۲۰۰۴ء کی بات ہے کہ آل انڈیا تبلیغ سیرت کا پروگرام کیونجھر کی سرزمین پر رکھا گیا، اسی پروگرامی سفر میں حضرت مولانا غلام مصطفٰے حبیبی، شاعر اسلام مخدوم ارشد حبیبی کلکتہ، شاعر اسلام بسمل بھاگلپوری وغیرہ بھی تھے۔ کیونجھر کے راستے مین غیر مسلوں کا مرکز گھٹ گاؤں ہے جہاں صرف ہندو ہی ہندو نظر آتے ہیں۔ اس علاقے کو دیکھنے کے بعد ایسا محسوس ہوتا ہے کہ یہاں مسلمانوں کا آنا خطرے سے خالی نہیں۔ گھٹ گاؤں سے تقریباً بیس (۲۰) کیلومیٹر قبل ایک ندی کے کنارے نماز عصر ادا کر کے اٹھے ہی تھے کہ اچانک ایک زوردار طوفان آیا اور تیز آندھی چلی اور موسلہ دھار بارش ہونے لگی۔ طوفان کی وجہ سے کئی مقام پر کچھ وقفہ کے لیے کھڑا ہونا پڑا، طوفان تھمنے کے بعد ہماری گاڑی چلنے لگی جب اندھیرا چھا گیا اور مغرب کا وقت ہو گیا تو حضرت نے ڈرائیور سے فرمایا، مناسب جگہ پر گاڑی روک دینا تاکہ ہم نماز مغرب ادا کر سکیں۔ ڈرائیور نے گاڑی اسکے سرحدی علاقے میں روک دیا جہاں ایک بہت بڑا مندر ہے سب حیرت واستعجاب سے حضرت کی جانب دیکھنے لگے۔ حضرت نے مسکراتے ہوئے فرمایا مناسب جگہ دیکھو، ایک ہوٹل نظر

آیا۔حضرت نے مولانا محمد حنیف حبیبی صاحب سے فرمایا کہ مولانا نماز ادا کرلی جائے۔مولانا حنیف صاحب نے فرمایا کہاں ادا کی جائے۔آپ نے فرمایا ہوٹل کی چھت کے اوپر۔پھر تمام لوگوں نے باوضو ہوکر نماز مغرب باجماعت ادا کی۔یہ تھا حبیب ملت کا تقویٰ اور یہ تھی انکی نماز جس میں ایک عابد شب زندہ دار کی روحانیت کا جلوہ نظر آرہا تھا اوران کی ادائیں یہ آواز دے رہی تھیں

ہر جفا ہر ستم گوارا ہے۔ اتنا کہہ دے کہ تو ہمارا ہے۔

(چراغ راہ طریقت،ص۲۰۰،۲۰۱،۲۰۴)

یقیناً آپ کو اندازہ ہوگیا ہوگا کہ تقویٰ کیا ہوتا ہے اوراس کے متوالے کیسے ہوتے ہیں مگر تقویٰ کی حقیقت عشق رسول میں مضمر ہے۔جوسچا عاشقِ رسول ہوتا ہے حقیقت میں وہی متقی ہے۔لیکن افسوس! آج ہم بھی ان کا کلمہ پڑھتے ہیں،ان کے نام پر جان نچھاور کرنے کی بات کرتے ہیں،عشقِ رسول کا دعویٰ کرتے ہیں،عاشق رسول ہونے کا دم بھرتے ہیں۔اپنے پیر صاحب کی عقیدت کو دلوں میں بسا کر شب وروز گزارتے ہیں۔پھر بھی سنتِ رسول سے ہم ناآشنا نظر آتے ہیں۔جب کہ ایک نہیں کئی بار حضور حبیب ملت نے اپنے مریدوں کو،عقیدت مندوں کو،محبت واخلاص کے پیکروں کو یہ پیغام دیا کہ لوگو!اپنے ایمان واعمال کی حفاظت کرنا۔پابندی صوم وصلوٰۃ کرنا،رسول ﷺ کے نقش قدم پر چلنا اور قوم ضالہ کے طریقے وفرقئہ باطلہ سے ہمیشہ بچتے رہنا۔اور ہر وقت دنیا و مافیہا کے زیب وزینت سے دور رہنا کیونکہ جب بندہ خواہشات نفس اور دنیا کی آرزوؤں کو فنا کردیتا ہے اور یہ تمام چیزیں اپنے دل سے نکال دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اوراس کے رسول ﷺ کے سوااس کا کوئی مقصد نہیں ہوتا۔وہ بارگاہ خدا اور رسول ﷺ کا محبوب ومقبول ہو جاتا ہے۔پس ایسے بندوں سے خود خدا بھی محبت کرتا ہے اور وہ شخص بندگان خدا کا حبیب ومحبوب بن جاتا ہے۔

لھذا ہمیں بھی نواسئہ مجاہد ملت کے دئے ہوئے درس کے مطابق اللہ وحدہٗ لاشریک اوراس کے محبوب ﷺ کے عشق کا جام پینا چاہئے اور عشق حقیقی کی دنیا میں قدم رکھنا چاہئے۔تب سمجھ میں آئیگا کہ تقویٰ کسے کہتے ہیں۔متقی کا مقام کیا ہوتا ہے اور عشق میں تڑپنے کا مزہ کیسا

ہوتا ہے۔ مولیٰ ہمیں متقیوں کے دامنِ تقویٰ کی ہوا نصیب فرما اور خاص کر ہمیں اپنے پیروں کی فرمودات کا عامل بنا اور نواسۂ حضور مجاہد ملت حضور حبیب ملت کو عمرِ خضر عطا فرما۔

آمین، بجاہ حبیب الکریم علیہ الصلوۃ والتسلیم

خدا کو یاد کرو عافیت اسی میں ہے
راہ نبی پر چلو عافیت اسی میں ہے
نبی کے ماننے والے ہو پھر ہے ڈر کس کا
جو حق ہے کھل کے کہو عافیت اسی میں ہے۔

☆☆☆☆☆☆

حبیبِ ملت - اہلِ علم کی نظر میں

از: علامہ مفتی شمیم اختر مصباحی، مرکزی دارالقرات، ٹاٹا جمشید پور

امام التارکین، سلطان العارفین، جامع معقول ومنقول، قائدِ اہلِ سنت، مجاہدِ دوراں، فخر الاحرار، فاتح عرب وعجم حضرت علامہ ومولانا حبیب الرحمٰن قادری عباسی علیہ الرحمہ المعروف بہ مجاہد ملت ان افاضل شخصیتوں میں سے ہیں جنھوں نے اپنی پوری حیات دین وسنیت اور قوم وملت کی خدمت کے لیے وقف کر دی تھی۔ آپ ایک بلند پایہ عالمِ دین، جزئیات وکلیات پر گہری نظر رکھنے والے فقیہ، بے مثال استاذ، حاضر جواب مناظر اور عظیم رہنما تھے۔ آپ علم وفضل، زہد وورع، تقوی وطہارت، حکمت ودانائی، حسنِ اخلاق وحسنِ معاشرت، بصیرت وفراست، تفکر وتدبر، ذہانت وفطانت، خوش اخلاقی اور خوش اطواری جیسی صفاتِ حمیدہ سے مزین تھے۔ آپ نے دینِ متین اور مسلک اہلِ سنت کی ایسی گراں قدر خدمات انجام دی کہ تاریخ اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔ اپنی درویشانہ زندگی اور مجاہدانہ کارکردگی کے پیشِ نظر علما ومشائخ کے ہر طبقہ میں مقبول ومعروف تھے۔ انھوں نے کبھی بھی اپنی ذات کی تشہیر نہیں کی جبکہ اللہ تعالی نے بے پناہ علم ودولت سے نوازا تھا، بلکہ شہرت وناموری

سے نفور کی حد تک دور رہے۔ جماعت اہل سنت کی ایسی قیادت فرمائی کہ جب تک حیاتِ ظاہری میں رہے، ہر جگہ اہلِ سنت و جماعت کے علم کو بلند فرمایا، اور قومِ مسلم کو صحیح سمت دی۔

انھیں محاسن و کمالات اور خصائص و شمائل کی بنیاد پر ایک زمانہ نے آپ سے فیض پایا، فیض یافتگان جماعت پر صرف ایک نظر ڈالی جائے تو واضح ہو جائے گا کہ آپ سے فیض پانے والے نابغۂ روزگار علما بھی ہیں، روحانی تربیت کرنے والے مرشدین بھی ہیں، اور قوم کی قیادت کرنے والے دور اندیش قائدین بھی ہیں۔ انھیں میں ایک اہم شخصیت حضرت علامہ سید غلام محمد حبیبی صاحب قبلہ دام ظلہ، سجادہ نشیں خانقاہِ عالیہ قادریہ حبیبیہ، دھام نگر شریف، بھدرک، اڑیسہ کی بھی ہے۔

حضور مجاہد ملت نے حضرت صاحبِ سجادہ پر خصوصی فیضان فرمایا، اور ایسی نگاہِ کیمیا اثر ڈالی کہ وہ اپنے اقران و معاصر میں مثل ماہتاب جگمگانے لگے اور اپنی روشنی سے عقیدت مندوں کو منور کرنے لگے، جن کی ضیا بار کرنوں سے پوری جماعتِ اہل سنت بالخصوص صوبۂ اڑیسہ فیضیاب ہو رہا ہے۔ آپ کی ذات پورے صوبۂ اڑیسہ میں ایک عظیم قائد و رہنما اور مرشدِ طریقت کی ہے۔ اپنی خداداد صلاحیتوں سے حضور مجاہد ملت کے مشن کا کام بحسن و خوبی انجام دے رہے ہیں۔ یقیناً آپ حضور مجاہدِ ملت علیہ الرحمہ کے خوابوں کی تعبیر اور دعائے نیم شبی کا نتیجہ ہیں۔

جماعتِ اہلِ سنت کے اجلہ علمائے کرام حضور حبیبِ ملت کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں، اور آپ سے اپنی عقیدتوں کا اظہار بھی فرماتے ہیں۔ ہم ذیل میں چند علمائے کرام کے تأثرات نقل کر رہے ہیں۔

حضرت حبیبِ ملت: ایک سرچشمۂ فیض

از: محمد طفیل احمد مصباحی

سب ایڈیٹر ماہنامہ اشرفیہ، مبارک پور، اعظم گڑھ، یوپی

سراج السالکین، برہان الواصلین، مجاہدِ ملت حضرت علامہ الحاج الشاہ محمد حبیب

الرحمٰن قادری علیہ الرحمہ (رئیس اعظم اڑیسہ) کو میں نے دیکھا تو نہیں، البتہ پڑھا ضرور ہے اوران کے تلامذہ ومریدین سے ان کے فضائل وکمالات ضرور سنے ہیں۔علم وحکمت ، فضل وکمال، زہد وتقوی اور ہمت و جرأت کے پیکرِ جمیل کا نام ''مجاہدِ ملت'' ہے۔مجاہدِ ملت کی کتابِ زندگی کے چند زرّیں اوراق کا عکس ومنظر ہمیں رہبرشریعت ،مرشدِ طریقت ،حبیبِ ملت حضرت مولانا الحاج سیّد غلام محمد حبیبی دامت برکاتہم القدسیہ کی زندگی میں ابھرے ہوئے نقوش کی طرح نظر آتے ہیں۔علم وفضل ،شرافت ونجابت ،تقوی وپارسائی ،سادگی وعاجزی، اخلاق وکرداراورخاموش مزاجی میں آپ حضور مجاہدِ ملت علیہ الرحمہ کے نقشِ قدم پر قائم اوران کے سچے جانشین ہیں۔حضرت حبیبِ ملت دام ظلہ ایک سرچشمۂ فیض ، عابد وزاہد،صوفیِ با صفا،درویشِ کامل اورخاموش طبیعت کے حامل ایک بزرگ ہیں۔حسنِ صورت اورحسنِ سیرت کے جلوؤں سے آراستہ ہیں۔راقم الحروف کواس وقت پورے صوبہ اڑیسہ میں آپ کے جیسا مرشدِ طریقت ، قائد ورہبراور دین وملت کا بے لوث خادم وداعی نظرنہیں آتا۔ایک طالبِ علم کی حیثیت سے اس فقیر کوآپ کے ادارہ ''دارالعلوم مجاہدِ ملت'' دھام نگر شریف ، اڑیسہ میں تین سال تک تعلیم وتربیت حاصل کرنے کا موقع ملا۔اس دوران آپ کی باکمال اور بافیض شخصیت کو بہت قریب سے دیکھنے کا موقع ملا ہے۔

بلا مبالغہ یہ فقیر آپ کی تقوی شعارزندگی،سادگی وعاجزی اورخلوص وبے نفسی سے بہت زیادہ متاثر ہے۔میرے گاؤں سجان پورکٹوریہ،عمرپور، بانکا(بھاگل پور) بہار میں تقریباً سو سے زیادہ آپ کے مریدین موجود ہیں جوآج بھی آپ کی عظمت وروحانیت کا قصیدہ پڑھتے ہیں اورآپ کے مرشدِ کامل ہونے کی گواہی دیتے ہیں۔خودراقم کی والدہ اوردونوں بہنیں آپ سے بیعت ہیں۔

حضرت حبیب ملت کی ذات ایک سرچشمۂ فیض کی حیثیت رکھتی ہے،جس سے تشنگانِ ظاہر وباطن شادکام ہوا کرتے ہیں۔دین وملت اورقوم ومذہب کی گراں قدر خدمات آپ اس وقت انجام دے رہے ہیں۔آپ کے دورِ سجادگی میں خانقاہ عالیہ حبیبیہ، دھام نگر شریف میں علمی وتعمیری کام عظیم پیمانے پرانجام پایا ہے، جو دراصل آپ کی جدّ و جہد اور

قائدانہ صلاحیت کی منہ بولتی تصویر ہے۔

اللہ تعالی اپنے حبیب پاک ﷺ کے صدقے حضرت حبیبِ ملت کا سایۂ عاطفت ہم غلامانِ مجاہدِ ملت کے سروں پر تا دیر قائم رکھے اور ہم سب کو ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

حبیبِ ملت حضور مجاہدِ ملت کی کھلی کرامت

مفتی محمد رحمت علی تیغی قادری مصباحی

بانی وسرپرست جامعہ عبداللہ بن مسعود، گلشن کالونی ۹۲، ویسٹ چوباگا، کولکاتا ۱۰۰

نبیرۂ حضور مجاہدِ ملت حضرت علامہ سید غلام محمد حبیبی دامت برکاتہ القدسیہ صاحب سجادۂ خانقاہِ عالیہ حبیبیہ دھام نگر شریف، کی ذات والا صفات محتاجِ تعارف نہیں ہے۔آپ کی سادگی پر ہزاروں رنگینیاں قربان، بلاشبہ آپ حضور مجاہدِ ملت رحمۃ اللہ علیہ کے سچے وارث اور لائق وفائق جانشیں ہیں۔آپ کے وجودِ مسعود سے سلسلۂ حبیبیہ کو وہ فروغ ملا ہے جو بہت کم خانقاہوں کو ان کے سجادہ نشیں سے ملتا ہے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ دوسرے سجادہ نشینوں کی طرح آپ نے ٹیپ ٹاپ اور عیش وآرام میں زندگی گزارنے کو پسند نہیں فرمایا، بلکہ جفاکشی و سادگی اوراعلیٰ اخلاق جو حضور مجاہدِ ملت سے آپ کو وراثت میں ملے تھے،آپ ان پر مکمل طور پر کاربند رہے اور ہیں۔یہی وجہ ہے کہ آپ کی ذات سے سلسلے کی خدمات کے ساتھ دین و سنیت اور مسلک اعلیٰ حضرت کی اشاعت کا کام بھی انجام پا رہا ہے۔اورنور علی نور سونے پے سہاگا یہ کہ علوم نبویہ کی ترویج واشاعت کے لیے حضور مجاہدِ ملت علیہ الرحمہ کا قائم کردہ دینِ متین کا عظیم قلعہ بنام ''دارالعلوم مجاہدِ ملت'' دھامنگر شریف، جو روز وشب تعمیری وتعلیمی میدان میں ترقی کی طرف رواں دواں نظر آرہا ہے۔اس میں اساتذہ دارالعلوم کا ہاتھ ہے ہی لیکن سب سے زیادہ حضور حبیب ملت دام ظلہ العالی کا رول ہے، جو کسی صاحبِ نظر پر پوشیدہ نہیں ہے۔عرسِ حبیبی میں شرکت کے علاوہ متعدد بار دارالعلوم مجاہدِ ملت کے طلبہ کا امتحان لینے کا فقیر کو شرف حاصل ہوا ہے۔انواع واقسام کی دیدہ زیب فلک پیما عمارتوں کے ساتھ طلبہ کی

کثرتِ تعداد پھر ان کی سلیقہ مندی پھر اساتذۂ کرام کی اعلیٰ ظرفی ،خوش اخلاقی اور محنت وجفاکشی کے جلوے دیکھنے کو ملتے رہے۔علوم وفنون کے چمنستان اور اخلاق وعمل کے ادبستان کے دلکش نظاروں سے ہمارے قلب وجگر کو جوٹھنڈ آہیں پہنچتی ہیں ہم اس کو بیان نہیں کرسکتے۔یہ سب نتیجہ ہے حضور حبیبِ ملت مدّ ظلہ العالی کے اخلاص وللّٰہیت اور بےلوث محنت وجفا کشی کا۔حضور حبیبِ ملت کو مجاہدِ ملت کی کھلی کرامت کہ دیا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ربّ قدیر حضرت علامہ سیّد غلام محمد حبیبی صاحب قبلہ مدظلہ العالی کے سایہ کو دنیائے سنیت پر تادیر قائم رکھے۔

حبیبِ ملت ناشرِ مسلکِ اعلیٰ حضرت

از:مفتی عابد حسین نوری صاحب قبلہ،شیخ الحدیث مدرسہ فیض العلوم،جمشید پور

دنیا ایک سرائے ہے، پلیٹ فارم ہے،جس میں انسانوں کا آنا جانا لگا ہوا ہے۔ بہت سے ایسے آئے جو اپنی ذات تک محدود رہے، دنیا میں ان کا نام ونشان نہ رہا،مگر فضل الٰہی سے ہر دور میں ایسی ہستیاں بھی آئیں جن کا نام روشن ہے۔ان ہی میں ایک عبقری شخصیت حبیبِ ملت ، رہبرِ شریعت ، پیرِ طریقت حضرت مولانا سید غلام محمد حبیبی ہے۔آپ کا نام نامی اسمِ گرامی ہمیشہ روشن وتابندہ رہے گا۔اس لیے کہ آپ نے خود کو کبھی محدود نہ رکھا۔آپ ہمیشہ خدمتِ دین اور خدمتِ قوم میں مشغول رہتے ہیں۔آپ کی خدمت کا دائرہ بہت وسیع ہے، کبھی مدارس کے سرپرست اور مہتمم ہونے کی حیثیت سے علوم دینیہ کی خدمت اور اشاعت اسلام کرتے ہیں،کبھی تقریر وخطاب کے ذریعہ تبلیغ کرتے ہیں اور کبھی بیعت وارادت کے توسل سے اسلام وسنیت کو فروغ واستحکام بخشتے ہیں،اس طرح آپ کی خدمات کا دائرہ بہت وسیع ہے۔

آپ کے اندر ایک خاص خوبی یہ ہے کہ آپ حضور مجاہدِ ملت علیہ الرحمۃ والرضوان کے صحیح جانشین ہونے کی حیثیت سے ناشرِ مسلکِ اعلیٰ حضرت ہیں۔تصلب فی الدین آپ کی گھٹی میں پلادی گئی ہے،اس کے خلاف کبھی سمجھوتہ کے لیے تیار نہیں ہوئے۔نماز وروزہ کی پابندی کے ساتھ تقوی شعاری بھی آپ کا طرۂ امتیاز ہے۔آپ کے اخلاق بھی نہایت بلند ہیں جس کے سبب لوگوں کے قلوب آپ کی طرف کھنچے جاتے ہیں۔عاجزی وانکساری،

اور ملنساری آپ کی شان ہے جس کے سبب راقم الحروف بھی آپ سے بہت متاثر ہے، جن حضرات نے آپ کی شخصیت پر کچھ کام کرنے ارادہ فرمایا ہے، وہ یقیناً قابلِ داد و تحسین ہیں، اللہ تعالی سے دعا ہے کہ اپنے حبیب صاحب لولاک ﷺ، حضور غوث اعظم، حضور مفتیٔ اعظم اور حضور مجاہدِ ملت علیہم الرحمۃ و الرضوان کے طفیل حضرت موصوف اور قلم کاروں کے درجات کو بلند تر فرمائے۔

حبیبِ ملت رشد و ہدایت کے روشن مینار

از: مفتی عابد رضا مصباحی، استاذ مرکزی دار القراءت، جمشید پور

حضور مجاہدِ ملت علیہ الرحمۃ والرضوان کی شخصیت عوام وخواص کسی بھی حلقے کے لیے محتاج تعارف نہیں ہے۔ ایسے عالم ربانی اور ولی کامل تھے کہ ان کی صحبت پانے والے بھی ہدایت وعظمت کے روشن مینار بن کر اپنے زمانہ میں جگمگا رہے ہیں۔ یوں تو ان کے فیض یافتگان اور خوشہ چینندگان شمار سے باہر ہیں، مگر ان میں ایک خصوصی نام حضرت علامہ سید غلام محمد حبیبی دام ظلہ العالی، سجادہ نشیں خانقاہِ عالیہ قادریہ حبیبیہ کا ہے۔ حضرت صاحب سجادہ نے حضور مجاہدِ ملت سے روحانی تربیت حاصل فرمائی، اور اس تربیت اور شفقت کا فیض ہے کہ اب ایک جہاں آپ سے مستفیض ہو رہا ہے۔

حضرت صاحبِ سجادہ بہترین عالم دین، عظیم مرشدِ طریقت، نرم خو مصلح و مربی، اور قوم وملت کے بڑے دردمند ہیں۔ تواضع وانکسار اور اخلاص وللّٰہیت کے ایسے پیکر جمیل ہیں کہ اتنے عظیم بارگاہ کے مسند نشیں ہونے کے باوجود، کبر ونخوت اور غرور وگھمنڈ کی گرد بھی ان کے پاس نہیں بھٹک سکتی ہے۔ ان کو قریب سے دیکھنے والے اس بات کی شہادت دیتے ہیں کہ وہ اپنے ملنے والوں کے لیے کتنے خلیق، متواضع اور منکسر المزاج ہیں۔ خدمتِ دینِ متین اور اصلاحِ امت کا ایسا بے کراں جذبہ ہے کہ ہمہ وقت قوم کی ترقی اور امتِ مسلمہ کی اصلاح میں مضطرب نظر آتے ہیں۔ خانقاہ کے مسند نشیں ہونے کے ساتھ ایک عظیم ادارہ ''دار العلوم مجاہدِ ملت'' کے سربراہ اعلی بھی ہیں اور اپنی سربراہی میں دار العلوم کو بلندی کی راہ دکھائی

اوراس پر سرعت کے ساتھ چلا کر بھی دکھایا۔'' دار العلوم مجاہدِ ملت'' فی الوقت صوبۂ اڑیسہ کا سب سے بڑا تعلیمی ادارہ ہے، جو حضرت صاحبِ سجادہ کی سربراہی میں اشاعتِ علم میں مصروفِ عمل ہے۔ اللہ تعالی حضرت کی خدماتِ دینیہ کو قبول فرمائے اور ہم سب پر ان کا سایہ تا دیر قائم رکھے۔ آمین

ملت کے مسیحا

ازقلم: مفتی عبدالمالک مصباحی، چیف اڈیٹر دوماہی رضاے مدینہ، جمشید پور

حبیبی کا لاحقہ دیکھتے اور سنتے ہی ذہن اس مرد قلندر اور عبقری زمانہ کی طرف مبذول ہوجاتا ہے، دنیا جسے رئیسِ اعظم اڑیسہ، مجاہد، ملت حضرت علامہ الشاہ محمد حبیب الرحمٰن قادری عباسی علیہ الرحمہ کے نام سے جانتی اور پہچانتی ہے۔ آپ کی خدمات کے تابندہ نقوش آج بھی دلوں میں حرارت اور رگوں میں گرمی پیدا کر رہے ہیں۔ جس بے نفسی اور بے لوثی سے یقینِ محکم، عمل پیہم اور محبت فاتح عالم کی جو عملی تصویر حضور مجاہد ملت کے یہاں دیکھنے کو ملتی ہے، ان کے معاصرین میں بہت کم حضرات ان کے مماثل و شریک نظر آتے ہیں، بلاشبہ آپ کی زندگی۔

آئینِ جواں مرداں حق گوئی و بے باکی - اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی

کی عملی تفسیر تھی۔

انھیں مجاہدِ ملت کے وارث و جانشیں کا نام نامی، اسمِ گرامی، مفکر ملت، پیکر اخلاص و محبت، رہبر راہ شریعت، غواصِ بحر معرفت حضرت علامہ سید غلام محمد حبیبی ہے، جو حضور مجاہد ملت علیہ الرحمہ کی نگاہِ کرامت اور نظر شفقت کے پروردہ، درسگاہ مجاہد ملت کے فیض یافتہ، سوز درونِ مجاہدِ ملت کے جرعہ کش، تقویٰ وطہارت میں مجاہدِ ملت کے عکس جمیل، حضور مجاہد ملت کے خوابوں کی تعبیر اور آپ کے مشن کے داعی وعلمبردار ہیں، جو اپنی ذہنی وفکری کاوشوں سے اڑیسہ کی سرزمین کو گلِ گلزار بنانے میں شب و روز سرگرداں ہیں۔ دار العلوم مجاہد ملت دھام نگر شریف ان کی فکری بلند پروازی، ملی ہمدردی اور جماعتی بیداری کا حسین لال قلعہ ہے اور صرف یہی نہیں بلکہ اس کے علاوہ درجنوں مدارس اور تنظیمیں ان کے افکار وخیالات

سے مستفیض اور دعائے سحر گاہی سے شاہراہ ترقی پر گامزن ہیں۔

حبیب ملت حضرت علامہ سید غلام محمد حبیبی دامت فیوضہ اس شاہین صفت بزرگ کا نام ہے جن کی نگاہ زمانہ کے نشیب وفراز پر بہت گہری ہے، طاغوتی قوتوں کی سرکوبی، فرعونی سازشوں کی تاراجی، مظلوموں کی فریادرسی اور ملک وملت کی فلاح و بہبود کی، اسپرٹ ورثہ میں ملی ہے۔

اہل نظر حضرات پر یہ بات بخوبی واضح ہے کہ اڑیسہ اور گردونواح کے صوبہ جات میں سینکڑوں ناخواندہ زیور علم سے آراستہ ہوئے اور آپ کی معرفت آشنا خانقاہ سے لاکھون گم گشتہ راہ منزلِ مقصود تک رسائی حاصل کر کے دارین کی سعادتوں سے بہرہ ور ہوئے اور آج بھی فیضیاب ہورہے ہیں۔

حضور مجاہد ملت علیہ الرحمہ کو امام اہل سنت اعلیٰ حضرت نور اللہ مرقدہ سے والہانہ عشق تھا، اس کی روح پرور داستان آپ کی کتابِ زندگی کا ایک روشن باب ہے، جس کی تفصیل کی یہاں گنجائش نہیں، یہاں تو صرف اتنا بتانا ہے کہ حضور مجاہد ملت اپنی حیات طیبہ کے اخیر لمحات تک مسلک اعلی حضرت کی نشر واشاعت میں لگے رہے، بلکہ اگر یہ کہا جائے تو شاید بے جانہ ہوگا کہ مسلک اعلی حضرت کی ترویج ہی آپ کی تمام تگ ودو کا ماحصل تھا۔اس لیے آپ کے مسند ارشاد کے وارث وامین حضرت حبیب ملت بھی اس مقدس روشنی کو آنے والی نسلوں تک منتقل کرنے میں ہمہ تن مصروف ہیں۔

حضرت حبیب ملت کی متنوع شخصیت ملت اسلامیہ پر سحاب کرم بن کر برس رہی ہے، دعا ہے کہ مولی تعالیٰ ان کا سایہ عاطفت دراز فرمائے۔

آمین ثمّ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

حبیب ملت محافظ مسلک اعلی حضرت

از: مولانا طاہر رضا شمسی، بھوبنیشور

حضور حبیب ملت نے اپنی زندگی کا ہر لمحہ مذہب حق کی پاسداری، اور مسلک اعلی

حضرت کی ترویج واشاعت کے لیے وقف کر دیا ہے، جب بھی کوئی جلسہ جلوس، بیعت و ارشاد، دعوت وتبلیغ،عیادت وتیمارداری،ضرورت وحاجت ہوتی موسم کی حرارت وبرودت کی پرواہ کیے بغیر تشریف لے جاتے ہیں،اوراسلامی اصول وقوائد کی روشنی میں زندگی گزارنے کا درس دیتے اور مسلک اعلیٰ حضرت پر قائم و دائم رہنے کا حکم دیتے ہیں۔آپ نے سرزمین اڑیسہ میں بڑی جانفشانی وجگرسوزی سے دارالعلوم مجاہد ملت جیسی عظیم درسگاہ کو بام عروج تک پہنچایا،جس کی بدولت کثیر تعداد میں تشنگان علوم سیراب ہورہے ہیں۔بہر کیف میری دلی دعا مولانا محمد عاشق القادری عزیزی مصباحی کے لیے جنھوں نے حبیب ملت کی شخصیت پر اشہب قلم چلانے کی کوشش کی ہے، کسی بھی بزرگ شخصیت کے گوشہ حیات کو لکھنا جائز ہے بلکہ لائق تحسین ہے۔ چونکہ ارباب علم اور تقوی وطہارت کی زندگی موجودہ اور آئندہ مسلمانوں کے لیے درس عبرت ہوتی ہے۔اللہ والوں کی حیات طیبہ میں جوواقعات رونما ہوتے ہیں،وہ دوسروں کی زندگی میں عملی انقلاب لانے کا سبب بنتے ہیں، بنا بریں ہمارے اکابرین علما و مشائخ نے قرآن واحادیث کے بعد دلائل اللہ کے مقرب بندوں کی کرامت وحیات کو بطور وضاحت پیش کی ہے، جو کتب اسلامیہ میں مذکور ہے۔

حضور حبیب ملت بحیثیت مصلح قوم

از: مولانا شبیر احمد مجددی رضوی، سری نگری

زمانہ آج بھی اور کل بھی ان سے فیض پائے گا

معدن جود وسخا،علوم معرفت کے بحر ذخار حضور الحاج الشاہ سید غلام محمد حبیبی سربراہ اعلیٰ دارالعلوم مجاہد ملت ان برگزیدہ شخصیتوں میں سے ہیں، جن کے قلوب عشقِ رسول و معرفتِ الٰہی کے سمندر اور جن کے سینوں سے اخلاص ومحبت کے چشمے پھوٹتے ہیں۔

جن لوگوں نے حضور حبیب ملت کو دیکھا ہے،اوران کی صحبت اختیار کی ہے۔وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ حضور حبیب ملت کس قدر خاموش طبیعت کے انسان ہیں۔جب بولتے اچھی بات بولتے ہیں، بے کار باتوں کا ان کے یہاں گذر ہی نہیں رہتا ہے۔نہ کسی کی غیبت،نہ چغلی،نہ

بلا وجہ کسی کی شکوہ شکایت۔ جولوگ حضرت کے کسی وجہ سے مخالف مانے جاتے ھیں، ان کے نام بھی ادب ہی سے لیتے ہیں، تو تیرااس کا اس کا وغیرہ تحقیر آمیز لب ولہجہ سے بھی آپ ہمیشہ گریز کرتے ہیں۔ آپ شریعت مطہرہ کو ہمیشہ مقدم رکھتے ہیں، اوراپنے مریدین محبین کو بھی اس کی تلقین کرتے ہیں۔ خلاف شرع کوئی کام دیکھتے ہیں تو بہت رنجیدہ ہوتے اور فرماتے ہیں، بغیر شریعت کسی کو طریقت کی ہوا نہ لگے گی۔ اور وہ راہِ مستقیم سے ضلالت کی وادی میں بھٹک جائے گا۔ آپ کا فرمان ذیشان یہ بھی ہے کہ دین وشرع میں استقامت کیلئے کرامت سے زیادہ تقویٰ وطہارت کی ضرورت ہے جیسا کہ محدث اعظم ھند علیہ الرحمہ نے کہا ۔

نام ہی نام ہے جو کچھ ہے حقیقت کے سوا
راستہ کوئی نہیں ان کی شریعت کے سوا

حبیب ملت ، ایک آئینہ شریعت

از: علامہ مفتی راشد احمد مصباحی ، تاج المدارس، سمبلپور، اڑیسہ

حضرت حبیب ملت کو عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رنگ میں ایسا رنگ لیا ہے کہ خلوت وجلوت ، ظاہر و باطن ، اقوال وافعال ، عادت واطوار ، حرکات وسکنات ، نشست و برخاست ، غرضیکہ آپ کی شخصیت کو جس زاوئے سے دیکھا جائے عشق رسول کا جلوہ نظر آئے گا۔ خوف خدا، ادب واحترام، عشق رسالت، علم وفضل، عقیدہ کی پختگی، اعمال کی صحت، استقامت واستقلال، خلوص وتقوی، اتباع شریعت، عمل بالسنۃ. اکابر کا احترام، اصاغر پر شفقت، اپنوں سے محبت اور دین ومذہب کے دشمنوں سے بغض وعداوت. تعلیم وتدریس، تربیت وتزکیہ، خدمت وتبلیغ دین میں متحرک، زندگی جدوجہد، لالچ سے بیپرواہی، خلوت وجلوت میں عظمت وشان رسالت کا بیان اور دین کا درداور مذہب کی تڑپ، محبوبیت ومقبولیت، مجاہدانہ عزم وہمت، مضبوط ارادہ اور بلند فکرونظر ان تمام صفتوں کو حضور حبیب ملت میں دیکھا و پرکھا اور موازنہ کیا ہے۔

حبیب ملت ، قائد اعظم اڑیسہ

از: علامہ مفتی حبیب الرحمٰن ، راجستھان، انڈیا

حضور حبیب ملت کی کتاب زندگی کا مطالعہ کیا تو آپ ہر لمحہ قوم وملت کی زلف پریشاں کوسنوارنے میں مصروف نظر آیا کرتے ہیں، آپ علم وحکمت ، ذہانت وفطانت ،بصیرت وتدبر، بلند سیرت، حسن عمل اور عملی اٹھاں وفکری اڑان کے پیکر جمیل ہیں اور آپ ایک باعمل قائد ہیں عاشق رسول صاحب زہدوتقوی، مرشد برحق **انما بخشی من اللّٰہ من عبادہ العلماء** کی تفسیر اور **الحب فی اللّٰہ** کے پیکر ہیں اورآپ کی ذات گرامی اسلام کے پیغام امن، انسانیت اورسماجی انصاف کا ایک مکمل نمونہ ہے۔ گستاخان بارگاہ رسالت کے لیے برہنہ شمشیر ہیں، آپ کے اخلاق وشرافت ، انکساروتواضع ، عاجزی وسادگی سے بزرگوں کی عظمت وتقدس کی یادتازہ ہوجاتی ہے۔حضور حبیب ملت اپنی گوناگوں خوبیوں، علمی وفکری خزانوں اوراخلاقی عظمتوں کے اعتبار سے بے مثال ہیں۔آپ نے جہدمسلسل ومساعی جمیلہ سے ایک عظیم ادارہ قائم کیااوراس کو بام عروج پر پہنچا کراسلامیان ہند پراحسان کیا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

حضرت حبیب ملت اخلاق واعتدال کے آئینے میں:

حضرت مولانا عطائے حبیب مجاہدی، بھدرک

ابتدائے آفرینش سے لیکراب تک اس خاکدان گیتی پرانسانوں کی آمدرفت کا سلسلہ چلا آرہاہے، مگر تاریخ نے ان نابغہ روزگار شخصیات کی حیات وخدمات کواپنے اوراق کے جلی حرفوں میں جگہ دی ہے، جنہوں نے اپنے بےلوث خدمات ، کردار وعمل سے صرف متاثر ہی نہیں کیا بلکہ ورطۂ حیرت میں ڈال دیاہے، خواہ سوانح نگار ہوں یاادیب وشاعر، مفکروسیاست داں ہوں یاسلطان وقت ہرایک نے ان شخصیات سے متاثر ہوکرانکے کارناموں کومحفوظ کیا۔ یہ سلسلہ بنی نوع آدم کی ابتدا سے لیکراب تک تسلسل کے ساتھ جاری ہے۔ کاغذ کے وجود میں

آنے سے قبل مٹی کی تختیوں، چھالوں، کھالوں، تاڑ کے پتوں، کھجور کے پتوں جیسے دوسری چیزوں پر ان خدمات کو ریکاڈ کیا جاتا تھا۔لیکن جب کاغذ کی ایجاد ہوئی ارباب علم ودانش اسکی طرف یکسوئی سے متوجہ ہوئے۔اور تمام چیزیں آثار قدیم کے نام سے محفوظ کر لی گئیں۔اگر ہمارے بزرگوں نے سوانح نگاری کا یہ سلسلہ شروع نہ کیا ہوتا تو نہ آج ہمارے سامنے نہ اپنے اسلاف کے نورانی چہرے ہوتے اور نہ ہی ان کی خدمات جلیلہ کے دلکش دستاویز۔

مگر افسوس صد افسوس! اردو زبان میں علما اہل سنت ومشائخ طریقت کے حالات زندگی اور انکی علمی وعملی اور سماجی خدمات کی طرف اتنی توجہ نہیں دی گئی جس کے وہ کما حقہ مستحق تھے،لیکن اب علمائے اہل سنت اس ضرورت کو شدت سے محسوس کرتے ہوئے خواب غفلت سے بیدار ہوئے اور ارباب علم ودانش، اور نوجوان اہل قلم نے اپنے اکابر پر کام کرنا شروع کیا۔باوجود اس کے اہل سنت وجماعت کی بہت ساری عظیم المرتبت ہستیں جنکو دار فانی سے کوچ کئے ہوئے ایک عرصہ گزر گیا، ابھی تک ہم انکی عظیم خدمات اور انکے کردار وعمل کو جمع نہ کیا جا سکا۔

عموماً قومی یا بین الاقوامی شخصیات پر لکھا پڑھا تو جاتا ہے،لیکن پسماندہ علاقوں میں سرد وگرم برداشت کر کے خون جگر پیش کر کے گلشن اسلام کی آبیاری کرنے والے رہنماؤں سے حد درجہ بے اعتنائی برتی جاتی ہے۔ہم نے اپنی تساہلی اور غفلت کے سبب اپنی جماعت کے کتنے جیالوں اور محسنوں کو فراموش کر دیا، احسان فراموشی کا یہ سلسلہ اب ختم ہو جانا چاہئے۔

اسی مقصد سے اڑیسہ کے چند متحرک وفعال علمائے کرام نے اس طرف خاطر خواہ توجہ دی اور حضرت حبیب ملت اطال اللہ ظلہ علینا کی حیات وخدمات پر کام کرنے کا ارادہ کیا یقیناً یہ قدم قابل تحسین اور قوم وملت کیلئے یہ قیمتی اثاثہ ثابت ہوگا۔

جانشین حضور مجاہد ملت حضرت حبیب ملت نے ۱۵ ؍ جنوری ۱۹۶۶ کی صبح ضلع بھدرک اڑیسہ کے قصبہ دھام نگر شریف میں آفتاب دنیائے سنیت، امام التارکین سراج السالکین حضرت مجاہد ملت رحمہ اللہ کی حویلی میں آنکھ کھولی اور حضرت قدس سرہ کی آغوش تربیت میں آپ پروان چڑھتے رہے۔اسی تربیت کا نتیجہ ہے کہ آپ نے روایتی پیروں کے

طریقے سے ہٹ کرانتہائی قلیل مدت میں جوتعمیری کام انجام دیا ہے وہ خانقاہ حبیبیہ کی تاریخ میں سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔

آپ نے قلیل عرصے میں دارالعلوم مجاہد ملت، (جوحضور مجاہد ملت رحمہ اللہ کے خواب کی حسین تعبیر ہے) کوصوبہ کا سب سے بڑا مرکزی ادارہ بنادیا، جسکی تعمیر وترقی کیلئے آپ نے خون جگر پیش کررکھا ہے۔آج کی تاریخ میں یہ دارالعلوم اہل سنت کا نشان امتیاز بھی ہےاورعزت وآبرو بھی، جسکے فرزند ملک کے مختلف حصوں میں علم دین مصطفیٰ کا چراغ جلا رہے ہیں۔اس ادارے نے گم راہوں کے دلوں میں ہدایت کی کرنیں ڈالیں اور بے دینوں کو دینی بصیرت کا جوہر عطا کیا۔اس نے علما کو وقار وتمکنت کی دولت دی ہےاور فضلا کوفضل و تدبر کا گوہر بخشااس نے ادبا کوادب کی حلاوت دی اور شعراءکوفکروتخیل کا چمن بخشا ہے۔اس کےفرزندوں نے بساط ریاست پرسیکڑوں مدارس کے جال بچھائے اوران کے ایوانوں میں اپنی تدریسی خدمات کا ڈنکا بجایا ہے، ماحصل یہ کہ آپکا چہیتا ادارہ ”دارالعلوم مجاہد ملت“ اہل سنت کے تابناک مستقبل کا ایسا روشن چراغ ہے جوآندھیوں کی زد میں بھی جلتا رہیگا۔آج جس میں ماہراساتذہ کی نگرانی میں درجہ حفظ نیز درجہ اعدادیہ تا فضیلت کی ٹھوس تعلیم ہورہی ہے۔جسکے سبب آج صوبہ اڑیسہ میں ازہری، مصباحی، مجاہدی فضلا کی باصلاحیت ٹیم میدان عمل میں پوری دلجمعی کے ساتھ اپنا کام انجام دے رہی ہے۔

حضرت حبیب ملت مدظلہ النورانی کی پوری زندگی ”خدمت دین سے عبارت ہے۔ آپکی کتاب زندگی کےاوراق کا بنظرغائرمطالعہ کیاجائے توپتہ چلتا ہے کہ آپ کی زندگی کےتمام گوشےکسی نہ کسی خدمات کیلئے وقف رہتے ہیں۔آپ اپنے مرشد حضورمجاہد ملت رحمۃ اللہ علیہ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے تقریباً ستائس (۲۷) سالوں سے دعوت وتبلیغ، خطابت وارادت کے ذریعے پوری لگن کے ساتھ اڑیسہ اوردیگرصوبوں میں خدمت اسلام وسنیت میں لگے ہوئے ہیں۔

اعتدال پسندی

حضرت حبیب ملت کے اندر اعتدال پسندی کا جوہرنمایاں ہونے کی وجہ سےنوعمری کے باوجود رؤفیہ اسٹیٹ اور خانقاہ حبیبیہ کی عظیم ذمہ داری کوبھی آپ نے بحسن وخوبی انجام

دیا۔۱۱؍واں عرس مجاہد ملت سے لیکر اب تک اعلیٰ انتظام، حسن کارکردگی، توسیعی وتعمیری خدمات انجام دے رہے ہیں۔ تحریکات مجاہد ملت میں بھی نئی روح پھونک دی، جسکے سبب اڑیسہ کے گوشے گوشے میں دین وسنیت کا کام آپکی سرپرستی میں بڑی تیزی سے چل رہا ہے۔ اور اٹھنے والی مخالفت کا جواب آپ اپنے تعمیری خدمات اور حسن عمل سے دے رہے ہیں۔

آج کے بیشتر مسلم مبلغین علمی کم مائیگی، عصری آگہی سے دوری، جدید مسائل میں بے اعتدالی اور عقائد ونظریات میں انتہا پسندی کے شکار ہیں۔ اسلام کی دعوت وتبلیغ اور عقائد اہل سنت کی اشاعت عصری معنویت کے ساتھ نہیں کی جارہی ہے، جسکی وجہ سے اسلام کی وہ پر اعتدال روحانی روایات سمٹی ہوئی جارہی ہے جو درحقیقت دنیوی وابدی نجات کا ضامن ہیں۔ آج عالمی سطح پر خود مسلم مبلغین کی وجہ سے اسلام کو ذلت و رسوائی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ انہوں نے اسلام کو ایک غیر معتدل، انتہا پسند، علیحدگی پسند اور ایک سیاسی نظریہ کے طور پر پیش کیا، جسکا مقصد لوگوں کے دلوں پر فتح ونصرت کے جھنڈے نصب کرنا نہیں، بلکہ مملکتوں اور سلطنتوں کو زیر کرنا ہے۔ لوگ یہ سوچنے پر مجبور ہو گئے کہ عالمگیر انسانی اقدار اور روحانی روایات کا حامل دین اسلام آخر کیونکر چند محدود اصول ومعتقدات اور رسم ورواج کا مجموعہ بنا کر رکھ دیا گیا، جس میں نہ تو کوئی روحانیت بچی ہے اور نہ ہی عصری آگہی اور نہ عقلی معنویت کا احساس ہوتا ہے۔ مذہب اسلام کے ظاہر و باطن کے درمیان پیدا کردہ یہی خلا آج ان تمام فتنوں اور خطرات کی جڑ ہے جو کہ اسلام کے نام پر سر ابھار رہے ہیں۔ اس خلا کو پر کرنے کا ایک واحد طریق کار ہمارے علماء کے پاس یہ ہیکہ وہ اعتدال پسندی کے اس روحانی ستون کو مضبوط کریں جس پر دین اسلام کی بنیاد قائم ہے۔

اعتدال پسندی کے یہ معنیٰ ہے کہ مسلمان زندگی کے کسی بھی پہلو میں غلو یعنی انتہا پسندی کا راستہ اختیار نہ کرے۔ ''غلو'' ایک ایسی حد ہے جہاں پہنچ کر انسان اللہ تعالیٰ کے قائم کردہ حدود سے تجاوز کر جاتا ہے۔ جبکہ وسطیت یا اعتدال پسندی ہم سے صراط مستقیم پر مکمل طور پر گامزن ہونے کا مطالبہ کرتی ہے۔ جو کہ قرآن کی سب سے پہلی سورۂ فاتحہ کا مغز ہے۔ اسلام میں اعتدال پسندی کا یہ بنیادی اصول زندگی کے ہر گوشہ کی طرح مذہب میں بھی ہر قسم

کی شدت پسندی، تشدد اور مبالغہ آرائی سے بے نیاز کرتا ہے۔ تاہم اس اسلامی اصول کے بہانے سے کسی بھی قسم کی غلط فہمی یا بدنیتی کا شکار ہو کر دین کے دیگر محکم اصولوں سے سمجھوتہ کرنا بھی غیر اسلامی رویہ ہے۔

آج ملک میں جہاں اعتدال پسندی سے علما خالی خالی دکھائی دے رہے ہیں وہیں مختلف خانقاہوں کے سجادگان کا حال بھی کچھ ایسا ہی ہے جبکہ قرآن پاک میں جہاں مسلمانوں کے متحد رہنے پر زور دیا گیا ہے وہیں آپسی اختلافات سے بھی سختی سے منع کیا گیا ہے چنانچہ ارشاد ربانی ''**واعتصموا بحبل اللّٰہ جمیعا ولا تفرقوا**'' اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور متفرق نہ ہو جاؤ۔

نظریاتی وفروعی اختلافات اہل علم کی پہچان ہے۔ یہ ہر دور میں رہا ہے اور یہ کوئی بری شیء نہیں ہے بلکہ حدیث پاک ''**اختلاف امتی رحمة**'' کے مطابق رحمت ہے، یہی وجہ ہیکہ ان اختلافات کے سبب ہمارے ائمہ وعلما میں سے کسی نے دوسرے کی تفسیق وتضلیل نہیں کی۔ کیا امام اعظم علیہ الرحمہ سے انکے دونوں شاگرد حضرت امام ابو یوسف اور حضرت امام محمد علیہما الرحمہ کے فقہی اختلافات نہیں ہیں؟ ہیں اور بہت ہیں، اس کے باوجود کسی اور نے تو دور خود امام اعظم علیہ الرحمہ نے کبھی سرزنش نہیں فرمائی۔ امام محمد سے امام شافعی نے شاگردیت کے باوجود اس قدر اختلاف کیا کہ الگ مسلک کی بنیاد ہی پڑ گئی، مگر کسی نے برا نہیں جانا بلکہ رحمت سمجھ کر ان مذاہب فقہیہ میں سے ایک شمار کیا جن کی تقلید پر علمائے امت کا اجماع قائم ہے۔

مگر ان واضح اشارات اور رہنما نقوش کے باوجود آج علمائے اہلسنت و جماعت کے مابین جسطرح نزع کا دائرہ وسیع ہوتا جا رہا ہے، وہ انتہائی افسوس ناک ہے۔ بعض تنگ نظر ایک ہی مسلک کے ماننے والے افراد فریق مخالف کے نقطۂ نظر کو نہ صرف ناپسند اور مردود قرار دیتے ہیں، بلکہ فتوی کی زبان میں اپنی رائے سے اختلاف کرنے والے ہر مخالف شخص کو کافر ومشرک اور منافق جیسے سخت کلمات کہنے سے بھی باز نہیں آتے۔ اسی بے اعتدالی کی وجہ سے بعض اوقات وہ اپنی نظر میں اس حد تک متشدد اور غلو پسند ہو جاتے ہیں کہ خود کو صحیح اور جنتی خیال کرتے ہیں اور فریق مخالف کو بدمذہب، بدعقیدہ، جہنمی، جاہل اور قابل گردزنی تصور

کرتے ہیں۔ بالآخر یہی سوچ انتہا پسندانہ نظریات کوجنم دیتی ہے جو آج دنیا بھر میں اسلام اور مسلمانوں کی تضحیک کی وجہ بن چکی ہے۔ یہ لوگ آپس ہی میں ایسے دست وگریباں ہیں کہ انہیں فرق باطلہ کے متبعین کی طرف رخ کرنے کا موقع ہی نہیں ملتا۔ان اختلافات کا ایک تاریک پہلو یہ بھی ہے کہ عوام الناس میں جو سنجیدہ ہیں وہ پریشان ہوجاتے ہیں کہ آخر جب دونوں فریق اہل حق میں سے ہیں تو پھر ان میں کس کی سنی جائے کس کی نہیں۔اور جو لوگ لا ابالی قسم کے ہوتے ہیں انہیں اس میں خوب مزہ آتا ہے، وہ نمک مرچ لگا کر باتیں بناتے ہیں اور دل کھول کر علما کا مذاق اڑاتے ہیں۔

اب پانی سر چڑھ گیا ہے، وقت کا تقاضہ ہے کہ ہمارے علما اس دبیز خول سے نکل آئیں جسے انانیت، خود پسندی، بے جا عصبیت اور اس طرح کے دوسرے امراض قلبیہ سے سل دیا گیا ہے۔مسلک کے فروغ کی خاطر فردعی وذاتی اختلافات کو پردۂ نسیان میں پھینک کر شیر وشکر ہوجائیں اور ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کام کریں۔خداوند قدوس کا فضل ہے کہ ہر دور میں ایسے معتدد علما وصلحا پیدا ہوئے جنکی مخلصانہ اصلاحی کوششوں سے انتہا پسندی کے زور کو کم کیا گیا۔حضرت حبیب ملت علامہ سید شاہ غلام محمد حبیبی مدظلہ النورانی دور حاضر کے ایک اعتدال پسند رہنما ہیں۔جنھوں نے ملک میں علمائے اہلسنت کے مابین ابھرنے والے فروعی اختلافات کے سبب علما ذوی الاحترام کے طعن وتشنیع سے حد درجہ احتیاط کرتے ہوئے دین و سنیت کے کام میں ہمہ تن مصروف رہ کر خانقاہ حبیبیہ کو ایک مثالی خانقاہ کے طور پر پیش کیا ہے۔

حضرت حبیب ملت نے نا مساعد حالات میں بھی اعتدال پسندی کا رویہ پیش کرتے ہوئے اس بات کا بین ثبوت دیا ہے کہ آپ اپنے نانا جان سیدی حضور مجاہد ملت علیہ الرحمہ کے سچے جانشین اور مظہر اتم ہیں۔

میرے والد حضرت مولانا ابو طاہر حبیبی، ضلع جاجپور کے قصبہ برونڈائی میں تقریباً ۲۵؍سال سے امامت کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔نیز مسلک اعلیٰ حضرت کی ترویج و اشاعت کیلئے علاقائی بدعقیدوں سے نبرد آزما ہوتے رہے۔مراسم ومعمولات اہل سنت کو آپ نے مذکورہ علاقے میں خوب فروغ دیا، جس کے سبب مختلف مشکلات کا سامنا کرنا

پڑا۔ ماضی قریب میں شر پسند صلح کلیوں کی سازش سے حالات ابتر ہو گیے تو آپ نے چند دنوں کے لیے اس علاقے کو خیر آباد کہہ دیا۔ ایسے ناگفتہ بہ حالات میں علاقائی مولویوں نے حکمت علمی کے نام پر صلح کلیت کی خاموش تائد کرتے ہوئے اپنا الوسیدھا کرنا شروع کر دیا، حدتو یہ ہیکہ اسی محلّہ میں ایک دوسرے امام آتے ہی بدعقیدوں سے ہر طرح ساز باز رکھنے لگے اور صلح کلیوں سے خوب واہ واہی کمائی کہ امام صاحب محلّہ کی ہر تقریب میں بلا تفریق مذ ہب ومسلک شامل ہوتے ہیں، جبکہ سابق امام تقریب نکاح وغیرہ کے سلسلے میں خوب جانچ پڑ تال کرتے تھے جو کہ سراسر فتنہ بازی ہے، ایسے دل شکن حالات میں والد محترم دل برداشتہ ہو کر ٹوٹ پڑے تھے، مگر حضرت حبیب ملت نے جنہیں پر آشوب حالات کو خوشگوار کرنے کا جو ہر من کل الوجوہ حاصل ہے، اعتدال پسندی کی نصیحتیں کیں، ہر طرح سے رہنمائی فرماتے ہوئے مفید مشوروں سے نوازا، جس کے سبب دین وسنیت کا کام مذکورہ علاقے میں تواتر کے ساتھ چل رہا ہے۔

آج ہر طرف دیابنہ وہابیہ اپنے باطل نظریات کی ترویج واشاعت کیلئے سرگرم عمل ہیں۔مختلف علاقوں کا رخ کرتے ہیں، وہاں کی مساجد میں قیام کر کے عوام اہلسنت و جماعت کو کلمہ کے بہانے اکٹھا کرتے ہیں اور آہستہ آہستہ اپنے گندے عقائد وخیالات ان تک پہنچاتے رہتے ہیں۔ اس مشن میں انکی کوئی موٹی رقم خرچ نہیں ہوتی اور بھاری بھر کم مقصد بہ آسانی حاصل کر لیتے ہیں۔ اس کے برعکس ہمارے یہاں ایسی کوششیں نہیں ہوتیں۔ یہاں یہ ہوتا ہے کہ بڑی بڑی کانفرنسیں منعقد ہوتی ہیں جنمیں ملت کے خون پسینے کی کمائی کا ایک بڑا حصہ صرف ہوتا ہے لیکن نتیجہ سوائے اس کے کچھ خاص نہیں نکلتا کہ پیشہ ور مقرریں اور نعت خواں حضرات کی جیبیں گرم ہو جاتی ہیں اور جلسہ کنندگان کچھ شہرت کما لیتے ہیں۔ باوجود اس کے پیشہ ور مقررین کے سامنے اگر قوم کی خستہ حالی، بڑھتی ہوئی بدعقیدگی کو بیان کر کے ان پر روک لگانے کیلئے مشورہ لیا جاتا ہے تو انکا ایمانی واخلاقی فریضہ بنتا ہے کہ وہ لائحہ عمل تیار کریں اور جیسے مناسب ہو اجتماعی یا انفرادی تبلیغ کی طرف توجہ دلائیں اور احتیاطی تدابیر عمل میں لائیں، مگر ہوتا یہ ہے کہ وہ بنی بنائی لچھے دار تقریر کر کے راہ فرار اختیار کرنے میں

اپنی نجات سمجھتے ہیں۔اس سلسلے میں آج کے خود ساختہ پیر تو ایک قدم آگے نظر آتے ہیں۔

لیکن حضرت حبیب ملت کے تعلق سے میں نے مستند علمائے کرام اور آئمہ مساجد سے سنا اور دیکھا بھی ہے کہ آپ ایسے حالات میں اپنی حق گوئی کا خوب خوب مظاہرہ کرتے ہیں، نیز مسلک اعلیٰ حضرت کے فروغ کے لئے باضابطہ صبر و رضا سے کام کرنے کی ترغیب دیتے ہیں اور گاہے بگاہے حالات کی خبر گیری بھی فرماتے رہتے ہیں۔اڑیسہ کے اکثر اجلاس میں آپکی شرکت ہوتی ہے لیکن نذرانے کا نہ کوئی مطالبہ ہوتا ہے نہ اسکی امید حتیٰ کہ گاڑی کرایہ تک کی بھی پرواہ نہیں کرتے۔جس کے سبب اڑیسہ جیسے صوبے میں دین وسنیت کا کام مضبوطی سے ہورہا ہے۔

ملت کے نونہالوں کے دینی و دنیاوی تعلیم وشعور وآگہی کے لئے آپ ہر وقت کوشاں رہتے ہیں کہ مسلمان بچے دنیاوی تعلیم میں بھی کسی طرح سے کمزور و ہیچ نظر نہ آئیں۔ صرف اتنا ہی نہیں بلکہ ہمیشہ قوم کی توجہ اسطرف مبذول کراتے رہتے ہیں، کیونکہ آپ اس بات سے واقف ہیں کہ بغیر اس کے قوم کی ترقی وسر بلندی وسرفرازی ممکن نہیں اور اسکی خاطر مسلسل جدوجہد فرماتے رہتے ہیں، جس کے نتائج یہ برآمد ہوئے کہ آج اڑیسہ کے اکثر علاقوں میں مدارس اسلامیہ کی بنیادیں ڈالیں گئیں۔آپ تبلیغ واشاعت کیلئے ملک کے گوشے گوشے کا دورہ فرمانے کے باوجود بھی مدارس ودارالعلوم کی طرف خاطر خواہ توجہ فرماتے ہیں، جس کے سبب آج اڑیسہ، بنگال جیسے صوبوں میں مدرسوں کا جال بچھا ہوا نظر آتا ہے۔اور آپ کی بے انتہا کوششوں سے آج ملک میں ایک بڑی دینی درسگاہ کے نام سے جو ادارہ یاد کیا جاتا ہے وہ ''دارالعلوم مجاہد ملت'' ہے جسکی ترقی کے لئے آپ نے خون جگر پیش کیا، اور آپکی سعی پیہم کا یہ عظیم کارنامہ ہے۔یہاں قابل تحسین باصلاحیت اساتذہ وطلبا کی جماعت ہے، جو رات دن دینی وعملی تبلیغ میں مشغول ومصروف نظر آتے ہیں۔

اخلاق وعادات

دشمنان اسلام نے مذہب اسلام کو بدنام کرنے کیلئے سب سے پہلے یہ پروپیگنڈہ تیار کیا تھا کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے، جب کہ اصول یہ ہے کہ تلوار کے بل پر کوئی

دھرم نہیں پھیلتا اور کچھ دنوں کے لیے پھیل بھی جائے تو دائمی نہیں ہوسکتا۔اسلام کے جیالوں نے عزم و حوصلے کے ساتھ ساتھ اپنے جانی دشمنوں کے ساتھ جس طرح برتاؤ کر کے بلند اخلاق کا ثبوت پیش کیا ہے اسکی مثال کسی دوسرے مذہب میں نہیں ملتی۔

انسان جب اس دنیا میں آنکھ کھولتا ہے تو اسے سب سے زیادہ انسانوں سے ہی واسطہ پڑتا ہے۔انسان اپنی زندگی کے جس مرحلے میں بھی ہو دوسرے انسانوں سے اس کے تعلقات ضرور ہوتے ہیں۔اس لئے اسلام جو کہ دین فطرت ہے اس نے انسانی طبیعت و مزاج کے مطابق حسن اخلاق کی ایسی تعلیم دی ہے جس پر عمل پیرا ہو کر ایک صالح انسانی معاشرے کی تشکیل ہوتی ہے۔

سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق اور بندگان خدا کے ساتھ آپ کے معاملات اتنے عمدہ تھے کہ دنیا کی تاریخ صبح قیامت تک اسکی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔عرب جیسے بدو جاہل اور اجڈ قوم کو اسلام کا حامی بنانا مشکل کام تھا،لیکن آپ کو اللہ تعالیٰ نے دیگر تمام خوبیوں اور کمالات کے ساتھ اخلاق حسنہ کی ایسی تلوار عنایت فرمائی تھی جس سے ان کے کفر وطغیان کا دیو خود بخود مات کھا گیا اور ایک قلیل مدت میں عرب کے چپے چپے پر اسلامی عظمت کا پرچم لہرانے لگا۔

مجھے حضرت حبیب ملت کے اخلاق کریمانہ کے تعلق سے بتانا ہے،آپ میں جہاں حلم،ذوق سلیم،عزم و حوصلے وغیرہ گونا گوں خوبیاں پائی جاتی ہیں وہیں آپ بلند اخلاق و کردار کے بھی حامل ہیں۔آپ سے جو شخص ایک مرتبہ ملاقات کا شرف حاصل کرتا ہے وہ آپکی شیریں زبان،عمدہ برتاؤ،شفقت،مہمان نوازی کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔اپنے تو اپنے غیر بھی آپ کے حسن معاملات اور حسن اخلاق کے قائل ہیں۔خود دھام نگر شریف اور اس کے مضافات میں اسکی مثال ملتی ہے۔چنانچہ چند سالوں سے دھام نگر اور اس کے مضافات میں آر ایس ایس (RSS)،بجرنگ دل اور اسکی دلی تنظیم فرقہ دارانہ فساد برپا کرنے کی منظّم سازش میں جٹے ہوئے ہیں اور حکومت کی بھی انہیں خاموش تائید مل رہی ہے، مگر سنجیدہ اور سوجھ بوجھ رکھنے والے غیر مسلم بھی ان کے اس ناپاک ارادے کو پایۂ تکمیل تک

پہنچنے نہیں دے رہے ہیں۔ چونکہ حضرت حبیب ملت سے کسی بھی غیر مسلم کوایک مرتبہ کسی بھی بہانے ملنے کا موقع ملا تو وہ حضرت کے اخلاق حسنہ سے متاثر ہوکر آپکا معتقد اور ہندو مسلم اتحاد کا حامی نظر آتا ہے۔

اخبث الناس نریندرمودی نے جب سے ملک کی باگ وڈور تھاما ہے ملک کے طول وعرض میں کہیں نہ کہیں مختلف بہانہ بنا کر مسلمانوں کے ساتھ ظلم وستم کے پہاڑ توڑے جا رہے ہیں اور حکومت ظالموں کو کیفر وکردار تک پہنچانے کی بجائے مسلمانوں کے ساتھ سوتیلا سلوک کر رہی ہے۔

جسکا اثر حال ہی میں شہر بھدرک میں ہوئے فرقہ وارانہ فساد میں دیکھنے کو ملا۔ شدت پسندوں نے مسلمانوں کی دکانوں کو نذر آتش کر دیا، جس سے انہیں سخت مالی نقصانات اٹھانے پڑے اور بے قصور مسلم جوانوں کو جیل کی ہوا کھانی پڑی، جس سے انکے تابناک مستقبل پر پانی پڑ گیا۔ الغرض اس آگ کی لپیٹ میں پورا بھدرک ضلع آ چکا تھا جسکی گرمی دھام نگر چھک (NHS) میں بھی دیکھنے کو ملی۔ شر پسندوں نے حضرت مجاہد ملت علیہ الرحمہ کے آستانے کی طرف نشاندھی کرنے والے بورڈ کو بھی پھینک دیا اور مسلمانوں کے خلاف نعرہ بازی کرنے لگے۔ ماحول سرد پڑنے کے بعد راقم الحروف جب دھام نگر چھک پہنچا تو بڑی مایوسی ہوئی، وہیں ایک غیر مسلم دکاندار سے میں نے حقیقت حال کی تفتیش چاہی تو اس نے بتایا کہ بیرونی تعصب پرستوں نے ایسی ذلیل حرکت کی ہے، جنکا تعلق براہ راست بجرنگ دل سے ہے، اس نے کہا کہ موقعہ واردات میں وہ اور اس کے ساتھی موجود تھے، اس تختی کو (جس پر حضرت قدس سرہ کا نام لکھا تھا) بچانے کی ممکنہ کوشش بھی کی مگر شدت پسندوں کا غصہ عروج پر تھا۔ نیز اس نے بتایا کہ یہاں کے اکثر ہندو حضرت حبیب ملت کے حسن اخلاق وکردار اور خدمات کے معترف ہیں اور دل سے انکی قدر کرتے ہیں۔ یقیناً دھام نگر شریف اور اسکے مضافات کے امن وشانتی کی بحالی میں حضرت حبیب ملت کے حسن اخلاق وحسن سیرت کا بہت بڑا دخل ہے۔

حضرت حبیب ملت جب بھی فرصت سے دھام نگر شریف میں تشریف فرما ہوتے ہیں تو عصر کی نماز خانقاہ حبیبیہ کی مسجد میں باجماعت ادا فرماتے ہیں، بعد نماز روضۂ حضور مجاہد

ملت کے مواجہ کے سامنے مختلف اوراد و وظائف میں مشغول رہتے ہیں۔عام طور پر حضرت کا یہی معمول ہے۔راقم السطور جب دارالعلوم مجاہد ملت میں درجۂ سابعہ میں زیر تعلیم تھا حضرت ایک مرتبہ اپنے معمولات سے فارغ ہوکر روضۂ حضور مجاہد ملت کے دہلیز پر بیٹھے ہوئے تھے،موقع غنیمت سمجھتے ہوئے میں اور میرے دوست حضرت مولانا صابر حسین مجاہدی مشورہ کے لئے پہنچے، بعد سلام با ادب دست بوسی کی پھر اپنی بات رکھی حضرت نے انتہائی شفقت کے ساتھ مفید مشوروں سے نوازا،ہمیں اپنی امید سے کہیں زیادہ نوازا،جس کا احساس ہمیں آج بھی ہورہا ہے۔

آپ نرم گفتاری اور منکسر المزاجی میں اپنی مثال آپ ہیں۔آپ کے حسن اخلاق ہی کی کرشمہ سازی ہے کہ آپ جہاں ہوتے ہیں پروانوں کا ہجوم لگا رہتا ہے۔صبر و شکر کی دولت لازوال بھی آپ کی شخصیت میں اللہ تعالیٰ نے ودیعت فرمائی ہے۔اس لئے بڑی بڑی مصیبتوں پر بھی صبر و شکر کا دامن نہیں چھوڑتے۔آج کا ماحول یہ ہے کہ مقررین وخطبا کسی مدعو ہوں اور جلسہ گاہ کے شہر میں اسٹیشن پر پہنچ چکے ہوں اگر ان کے لئے گاڑی کا انتظام نہ ہوتو آسمان سر پر اٹھا لیتے ہیں اور فحش کلامی کرتے پیچھے نہیں ہٹتے ہیں۔بعض حضرات کا حال یہ ہیکہ اگر کمرہ تک کسی طرح پہنچ بھی گئے تو شکایت کا انبار لگا دیتے ہیں کہ یہ کمرے ہمارے لئے مناسب نہیں ہے آپ لوگوں نے ہمارے لئے کوئی ہوٹل کیوں نہیں بک کرائی۔مگر حضرت حبیب ملت کی کثرت سے جلسوں اور کانفرنسوں میں شرکت ہوتی ہے۔ٹرین اور بس کا سفر آپ تن تنہا کرتے ہیں اس کے باوجود کبھی بھی آپ کی پیشانی پر ذرہ برابر بھی شکن نہیں آیا اور نہ ہی اراکین جلسہ کی بدنظمی کا کوئی گلہ کیا۔آپ کے معمولات زندگی کو دیکھنے کے بعد اسلاف کرام کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔آپ سفر و حضر ہر جگہ سنت رسول پر سختی سے عمل کرتے ہیں۔مشکل سے مشکل ترین حالات میں بھی آپ کے معمولات میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ آپ استقامت فی الدین کا عملی ثبوت پیش کرکے اپنے مرشد گرامی حضور مجاہد ملت قدس سرہ کی نیابت کا حق ادا فرمارہے ہیں۔

مختلف محافل میں شرکت کرنے والے علمائے کرام وشعرائے اسلام جنہیں آپکی ملاقات کا شرف ملا ہے وہ آپکی بے ریا زندگی،سادگی،عمدہ برتاؤ اور حسن اخلاق کے گن گا رہے

ہیں اور آپ کے ذریعہ حضور مجاہد ملت کے حلقۂ ارادت میں آرہے ہیں۔اور ملک کے اکابرین علمائے کرام و مشائخ عظام آپ سے ملنے کے بعد آپکی خاکساری، منکسرالمزاجی، عادت و اطوار کو دیکھ کر یہ کہنے میں ذرہ برابر بھی جھجھک محسوس نہیں کرتے کہ آپ حضور مجاہد ملت علیہ الرحمہ کے سچے جانشین اور عکس جمیل ہیں۔اس لیے بہت سے مشائخ نے از خود آپ کو اجازت و خلافت سے نوازا، جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

۱)خلیفۂ حضور مجاہد ملت حضرت مولانا عبدالوحید علیہ الرحمہ

۲)خلیفۂ حضور مجاہد ملت حضرت شمس العلما مفتی نظام الدین حبیبی علیہ الرحمہ

۳)خلیفۂ حضور مجاہد ملت حضرت علامہ قاری عبدالتواب حبیبی

۴)خلیفۂ حضور مجاہد ملت قاضی شہرالہ آباد حضرت قاری سید مقبول حسین حبیبی مدظلہ النورانی

۵)خلیفۂ حضور مفتی اعظم ہند حضور تاج الشریعہ مفتی اختر رضا خان ازہری دامت برکاتہم القدسیہ

۶)صاحب سجادہ کالپی حضرت علامہ سید غیاث الدین احمد قادری مدظلہ العالی

ہماری قوم کا المیہ یہ ہے کہ اس میں خود ساختہ پیروں کی کمی نہیں ہے، جنہیں قوم کے ایمان و عقیدہ کے کی تحفظ سے زیادہ اپنی شہرت اور نذ رانے کی فکر دامن گیر رہتی ہے۔نتیجۃً ان کے مریدین بدعقیدگی، جہالت، ہٹ دھرمی، فحاشی میں ملوث ہوکر تباہی و بربادی کے دہانے پر پہنچ جاتے ہیں اور نام نہاد پیروں کے بینک بیلنس میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔اس لیے مریدین کی بدحالی کی انہیں قطعاً کوئی فکر نہیں ہوتی، بلکہ یوں کہا جائے تو بجا ہوگا کہ وہ اصلاح کی کوشش بھی اس ڈر سے نہیں کرتے کہ انکے مریدین کی لسٹ میں کوئی کمی نہ ہو جائے، اس طرح سے جعلی پیر ملک و قوم کو لوٹنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتے۔

مگر حضرت حبیب ملت ایسے پرآشوب ماحول میں بھی مختلف قسم کی صعوبتیں جھلیتے ہوئے، اپنے اور غیروں کے طعنے سنتے ہوئے بھی احقاق حق اور ابطال باطل کا فریضہ خندہ پیشانی کے ساتھ انجام دے کر تاریک فضاؤں میں عشق و عرفان کا نور پھیلا رہے ہیں اور راہ ہدایت سے محروم دلوں کو گنجینۂ نور بنا رہے ہیں۔

بلا شبہ حضرت حبیب ملت تقویٰ شعار اور سنت نبوی کے عملی پیکر ہیں۔آپ کے

اعتدال پسند رویہ کے سبب ہندوستان کی تمام سنی خانقاہوں میں آپ کی مقبولیت روز بروز بڑھ رہی ہے اور آپ کے اخلاق و کردار اور تعمیری خدمات کو سراہا جارہا ہے۔آپ کی زبردست ملی اور تعمیری مساعی نے گراں قدر خدمات انجام دی۔آپ کے ادارے کے فارغین اس وقت پوری دلجمعی کے ساتھ دینی، ملی اور تعلیمی سرگرمیوں کو جاری و ساری رکھنے میں مصروف عمل ہیں۔لھذا تمامی اہل سنت کی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ آپ کے لگائے ہوئے چمنستان علم و حکمت ''دارالعلوم مجاہد ملت'' کی علمی اور تعلیمی مساعی میں شریک ہو کر ملی اور تعلیمی قوت فراہم کریں اور عصر حاضر میں ملت کے شیرازہ کو متحد کرنے اور اہل سنت و جماعت کو انتشار و افتراق کے دلدل سے نکالنے اور ملت کے زخموں کو مندمل کرنے کی سنجیدہ کوشش کریں۔

آپ کی سرپرستی میں دارالعلوم مجاہد ملت کی ترقی تحریکات مجاہد ملت (تبلیغ سیرت و تحریک خاکساران حق) کی ترقی و پیش گامی نیز خانقاہ حبیبیہ کے تعمیری خدمات کو دیکھنے کے بعد یہ کہنا بجا ہوگا کہ آپ سرکار مجاہد ملت کے اخلاق و کردار کے سچے امین ہیں۔مولیٰ تبارک و تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپ کا سایہ اہل سنت پر دراز فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین

☆☆☆☆☆

مرشداجازت

از: پروفیسر شاہد اختر

جانشین مجاہد ملت حضرت مولانا عبدالوحید حبیبی

پیدائش وتربیت:

مولانا عبدالوحید، محلّہ قاضی شاہی، ضلع بھدرک، صوبہ اڑیسہ میں بروز دو شنبہ (سوموار) ۲۳ر دسمبر ۱۹۴۰ء کو پیدا ہوئے۔آپ کے والد ماجد قاضی محمد اسماعیل ہے۔اللہ کی مشیت کہ آپ کی ولادت کے تیسرے دن ہی والدہ ماجدہ وحیدن بی بی رحلت فرما گئیں۔ حضور مجاہد ملت کی ہمشیرہ بی بی جنت النساء جو لاولد تھیں، بھدرک سے دھام نگر لے آئیں۔

کامل دس برس تک دیکھ بھال کی۔ ماہ ذی الحجہ ۱۹۵۰ء میں بی بی جنت النساء بھی وصال کر گئیں تو حضور مجاہد ملت کی والدہ محترمہ حکیمہ خاتون نے آپ کی پرورش کی، ذمہ داری سنبھالی۔

دینی و دنیاوی تعلیم:

ناظرہ قرآن پاک اور اردو کی تعلیم حافظ معبود بخش حبیبی سے حاصل کی۔ پھر دھام نگر کے اردو مکتب میں داخل کرادیا گیا۔ تیسری جماعت تک پڑھنے کے بعد خالہ بی بی جنت النساء بھدرک لے آئیں اور درجہ چہارم میں داخلہ کرادیا۔ جب نویں جماعت کا امتحان دھام نگر اسکول سے پاس کرلیا تو مجاہد ملت کے چھوٹے بھائی قاری الحاج مجیب الرحمن نے اپنی والدہ سے اصرار کیا کہ اسے دینی تعلیم کے لئے مدرسہ بھیجیں کیوں کہ ان کی والدہ کی یہی وصیت تھی چنانچہ قاری صاحب آپ کو لے کر عین العلوم بیت الانوار گیوال بگہہ، بہار پہنچے جہاں آپ نے درس نظامی کی ابتداء کی، شرح تہذیب، کافیہ، علم الصیغہ، نورالانوار، قدوری، یوسف زلیخا وغیرہ کی تعلیم حاصل کی۔ مزید اعلیٰ تعلیم کے لئے جامعہ نعیمیہ، مراد آباد پہنچے صرف ۲۸ ر یوم قیام کے بعد سب الحکم حضور مجاہد ملت آپ بریلی شریف مدرسہ مظہر الاسلام میں داخلہ لیا جہاں آپ نے خاص طور پر نائب مفتی اعظم ہند حضرت مفتی شریف الحق امجدی، مولانا ثناء اللہ اعظمی، حضرت مولانا مجیب الاسلام اعظمی، حضرت مولانا اسلام مظفر پوری، حضرت خواجہ مظفر حسین پورنوی سے اکتساب علم کیا اور مدرسہ مظہر اسلام سے سند فراغت حاصل کیا اس زمانے میں شہزادہ اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت حضور مفتی اعظم ہند مصطفیٰ رضا خاں متوفی (۱۹۸۱ء) اکثر رات کو بلا کر اپنے پاس بیٹھاتے اور دینی وشرعی مسائل کا جواب لکھواتے تھے۔

وراثت میں شرکت:

حضور مجاہد ملت اور آپ کے برادر اصغر قاری مجیب الرحمن نے ۲ ر فروری ۱۹۶۴ء کو ایک ہبہ نامہ رجسٹر کرایا اس توضیح کے ساتھ کہ مولوی عبد الوحید میرا بھانجہ ہے جسے میں بچپن سے لڑکے کی طرح پرورش کی ہے۔ اس کی خدمات سے خوش ہو کر جائداد کی حفاظت کے پیش نظر ہبہ کرتا ہوں۔

شادی:

۱۹۴۰ء میں سب الحکم حضور مجاہد ملت ان کے خالہ زاد بھائی قاضی غلام محمد کی لڑکی سے شادی ہوئی جس سے ایک لڑکا ہوا لیکن وقت پیدائش ہی انتقال کر گیا۔

خانقاہ حبیبیہ کی تولیت:

ایک موقع پر سینکڑوں لوگوں کی موجودگی میں حضور مجاہد ملت نے فرمایا کہ میری خواہش ہے کہ خانقاہ حبیبیہ قادریہ کے متولی عزیزی مولوی عبدالوحید ہوں اگر کسی کو اعتراض ہو تو معقول وجہ نماز عشاء تک بتائے لیکن کسی نے بھی آپ کی نامزدگی پر اعتراض نہیں کیا۔ اتفاق رائے سے حضور مجاہد ملت نے آپ کو متولی بنا دیا۔

بیعت واجازت:

حضور مجاہد ملت سے آپ کو شرف بیعت حاصل تھا۔ حکیم احمد صاحب نے حضور مجاہد ملت سے عرض کیا کہ آپ کی غیر موجودگی میں دھام نگر میں سلسلے کا کام کون کرے گا تو سرکار مجاہد ملت نے برجستہ فرمایا تم نے صحیح کہا اکثر اوقات میں بہار رہتا ہوں، اس کام کو اب مولوی عبدالوحید انجام دیں گے۔

حج وزیارت:

آپ نے پہلا حج ۱۹۷۸ء میں کیا۔ اس کے بعد کئی مرتبہ حج وزیارت کی سعادت سے سرفراز ہوئے، حضور مجاہد ملت کے ہمراہ ۱۹۸۰ء میں حاضر ہوئے اور دوسری مرتبہ ۱۹۸۲ء میں بغداد شریف کی زیارت کا شرف حاصل کیا۔

قید و بند کی صعوبتیں:

آپ تین مرتبہ جیل جا چکے ہیں۔ دو مرتبہ پولس حراست میں رہے، چار ماہ دس دن جیل میں گزاری۔ ۲۲/ جون ۱۹۷۶ء سے ۱۱/ جولائی ۱۹۷۶ء تک بالاسور پولس حراست میں رہے۔ بھدرک میں حضور مجاہد ملت کے ساتھ قید خانے میں رہے۔

تعمیری وملی کارنامے:

آپ کی سرپرستی میں حضور مجاہد ملت کا عظیم الشان روضہ مبارکہ بن کر تیار ہوا اور مزار شریف سے متصل مسجد بھی بنی۔ خانقاہ حبیبیہ کے احاطے میں دارالعلوم مجاہد ملت کا قیام آپ

کے نمایاں کارنامے ہیں۔ دارالعلوم کے نچلے منزلے کے چار بڑے ہال کی تکمیل آپ کی زندگی میں ہوچکی تھی جب کہ چار ہال زیر تکمیل تھے۔

وصال:

حضور مجاہد ملت کے عرس کے انتیسویں دن ۱۵ر جمادی الآخر ۱۴۱۲ھ/ ۱۹۹۱ء کو انتقال کر گئے۔ آپ کی تدفین روضہ حضور مجاہد ملت حضرت پیرانی دادی اور مجاہد ملت علیہ الرحمہ کی قبروں کے درمیان ہوئی۔ حضرت مولانا سید غلام محمد حبیبی موجودہ متولی خانقاہ حبیبیہ دھام نگر آپ ہی کے خلیفہ و جانشین ہیں۔

نوٹ: حضرت شمس العلماء مفتی نظام حبیبی علیہ الرحمہ کا تذکرہ اساتذہ کے عنوان میں ملاحظہ فرمائیے۔

مدظلہٗ العالی قاری مولانا عبدالتواب رائے بریلوی

اسم شریف

حضرت مولانا محمد عبدالتواب قادری حبیبی کے مورث اعلیٰ، حضرت شاہ محمد عثمان علیہ الرحمۃ والرضوان، حضرت سالار مسعود غازی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ بغرض جہاد ہندستان تشریف لے آئے۔ حضرت شاہ محمد عثمان صاحب علیہ الرحمۃ والرضوان کے بڑے صاحبزادے حضرت شاہ عبدالرؤف عرف (روپن بابا) علیہ الرحمہ مجاہدین کے ایک دستہ کے سپہ سالار تھے آپ نے بھیرون قوم سے تعلق رکھنے والے راجہ بھوادیو سے جس کی تقریباً بائیس (۲۲ر) کی ریاست تھی اور جس کا پایہ تخت موضع دھرئی تھا، جہاد فرمایا، آپ نے فتح و کامرانی حاصل کی۔ لیکن خود بھی جام شہادت نوش فرمایا۔ حضرت شاہ عبدالرؤف (روپن بابا) علیہ الرحمہ کی اولاد موضع دھرئی میں آباد ہوئی اور آپ کے چھوٹے بھائی حضرت شاہ محمد طاہر کی اولاد موضع پکسرانواں میں آباد ہوئی۔ حضرت قاری عبدالتواب حضرت شاہ محمد طاہر علیہ الرحمہ کی اولاد میں ہیں۔ حضرت شاہ محمد عثمان علیہ الرحمۃ والرضوانکی ایک صاحبزادی تھیں جن کی شادی حضرت مہما بابا علیہ الرحمہ سے ہوئی تھی۔ ان کی اولاد میں موضع میر جہاں پور کے لوگ ہیں۔ میر جہاں پور کے لوگ نسبتاً فاروقی ہیں۔ آپ کے والد ماجد کا نام حضرت مولانا محمد عبد

الوہاب ہے جنہیں سلسہ عالیہ چشتیہ نظامیہ صفیہ سے اور والدہ ماجدہ کو سرکار مجاہد ملت سے بیعت کا شرف حاصل تھا اور آپ کا گھرانہ شروع سے ہی علمی رہا۔اس اعتبار سے ابتدائی تعلیم و تربیت گھر میں ہوئی۔ والد بزرگوار مولانا عبدالوہاب صاحب چشتی صفی علیہ الرحمہ ایک طویل عرصہ تک علیل رہے اورانہوں نے بستر علالت پر ہوتے ہوئے بھی آپ کو تقریباً سات آٹھ برس کی عمر میں ہی ضروری مسائل کی تعلیم وتربیت سے آراستہ کر کے پنج وقتہ نماز کا پابند بنادیا تھا۔

آپ نے مندرجہ ذیل عظیم درس گاہوں میں درس نظامیہ کی تکمیل کی۔

(۱) جامعہ حبیبیہ الہ آباد (یوپی) (۲) دارالعلوم شاہ عالم احمد آباد (گجرات) (۳) جامعہ نعیمیہ مرادآباد (یوپی)۔

اساتذہ کرام:

(۱) حضرت مولانا محمد مبین الدین صاحب علیہ الرحمہ امروہوی، (۲) شمس العلماء حضرت مولانا محمد نظام الدین صاحب علیہ الرحمہ، الہ آباد، (۳) حضرت مفتی محمد حبیب اللہ نعیمی اشرفی علیہ الرحمہ، مرادآباد، (۴) حضرت مولانا محمد یونس صاحب نعیمی اشرفی لیہ الرحمہ، مرادآباد، (۵) حضرت مولانا طریق اللہ صاحب علیہ الرحمہ، مرادآباد، (۶) حضرت مولانا آل حسن صاحب علیہ الرحمہ، سنبھلی، (۷) حضرت مولانا الحاج محمد نعیم اللہ خان صاحب حبیبی قادری علیہ الرحمہ، الہ آباد، (۸) حضرت مولانا محمد عبدالرب صاحب حبیبی قادری علیہ الرحمہ، مرادآباد (۹) حضرت مولانا قاری نعمت اللہ صاحب حبیبی قادری۔

دستار بندی:

سرکار مجاہد ملت قدس سرہ باوجود کہ آپ کی پنڈلی میں شدید زخم تھا۔ پکسر انواں تشریف لائے اور ایک عظیم الشان جلسہ میں دستار بندی اپنے مبارک ہاتھوں سے فرمائی۔ اس عظیم الشان جلسہ دستار بندی میں حضور مجاہد ملت قدس سرہ کے ساتھ حضرت مولانا الحاج محمد نعیم اللہ خان صاحب حبیبی قادری علیہ الرحمہ، حضرت علامہ مشتاق احمد صاحب نظامی علیہ الرحمہ اور حضرت مولانا قاری محمد نعمت اللہ صاحب علیہ الرحمہ نے شرکت فرمائی۔ دستار بندی کا یہ اجلاس ۲/ذی الحجہ ۱۳۸۰ھ/ ۱۹۶۰ء کو منعقد ہوا تھا۔

اولاد امجاد:

آپ کی شادی امام علم وفضل طوطیٔ حق حضرت مولانا سید محمد احسان علی صاحب علیہ الرحمہ کی بڑی پوتی صادقہ خاتون حبیبیہ قادریہ سے ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو چار لڑکے (۱) قاری محمد عطاء المصطفیٰ (۲) مولوی محمد رضا المصطفیٰ حبیبی قادری (۳) مولوی احمد مرتضیٰ حبیبی قادری (۴) مولوی محمد فداء المصطفیٰ حبیبی قادری اور پانچ لڑکیاں (۱) غوثیہ خاتون حبیبہ قادریہ (۲) قادریہ خاتون حبیبہ (۳) حبیبہ خاتون قادریہ (۴) چشتیہ خاتون حبیبہ قادریہ (۵) اشرفیہ خاتون حبیبہ قادریہ عطا فرمائی ہیں۔

بیعت و اجازت خلافت:

آل انڈیا تبلیغ سیرت اڑیسہ کی صوبائی شاخ کی جانب سے پورے صوبہ اڑیسہ میں پہلے اصلاحی تبلیغی دورے کے موقع پر شہر کٹک کے قدم رسول شریف کے گنبد شریف کے اندر قدمین طیبین کے سائے میں سرکار مجاہد ملت قدس سرہ نے آپ کو شرف بیعت سے مشرف فرمایا۔ سرکار مجاہد ملت قدس سرہ ۶؍شوال المکرّم ۱۳۸۶ھ کو مدرسہ عربیہ فیاض العلوم کے سنگ بنیاد کے اجلاس کے موقع پر سلاسل اربعہ اور دیگر اوراد وظائف اور اجمیر شریف میں سند احادیث کی اجازت عطا فرمائی۔

حج و زیارت:

آپ تقریباً سات مرتبہ حج بیت اللہ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ حضور سرکار مجاہد ملت قدس سرہ نے آخری سفر حج میں بھی آپ کو ساتھ رکھا تھا۔

دینی و ملی کارنامے:

آپ کے دست مبارکہ سے اب تک بتیس مساجد اور دس عیدگاہ اہلسنت اور چودہ مدارس اور پانچ خانقاہ قادریہ حبیبیہ کی تعمیر ہوچکی ہے۔ انشاءاللہ تعلیٰ اور بھی مدارس خانقاہ کی تعمیر ہونے والی ہے۔ آپ نے رشد و ہدایت کا مشغلہ اپنا رکھا ہے۔

چند خلفاء:

مولوی جمیل احمد رحمانی، گجرات، علامہ مفتی شفیق احمد شریفی، علامہ ڈاکٹر مختار احمد

رضوی بہیڑی، بریلی، حضرت سید غلام محمد حبیبی، دھام نگر شریف، مولانا شہباز انور کانیور، مولانا قادرولی رضوی آدونی آندھراپردیش وغیرہ آپ کے خلفاء ہیں۔

تصنیف و تالیف:

بے مثال خطیب کے ساتھ تصنیف وتالیف کا بھی شوق ہے۔
حضرت کی چند کتابوں کے نام درج ذیل ہیں-
(۱) گلزار قادری (۲) گلزار چشت (۳) کربلا کے بعد (۴) معراج النبی ﷺ (۵) ہمارے سرکار مجاہد ملت (۶) فتح الشام حصہ اول اور دوم (۷) فتح المصر حصہ اول اور دوم (۸) تذکرہ شیخ سالار مسعود غازی (۹) آثار مبارک (۱۰) میلاد النبی ﷺ (۱۱) مسلک اعلیٰ حضرت سلامت رہے (۱۲) معین حج (۱۳) دلائل خیرات کی شرح، بیسویں صدی کی چھٹی دہائی میں ماہنامہ حجاز کا بھی اجزاء کیا تھا۔ حضرت کی سرپرستی میں ایک ماہنامہ القدس نکلتا ہے۔ اس رسالہ کے کئی خاص نمبر بھی شائع ہو چکے ہیں۔
(۱) غوث اعظم نمبر (۲) غریب نواز نمبر (۳) صدرالافاضل نمبر (۴) نوری نمبر (۵) غازی میاں نمبر (۶) مجاہد ملت نمبر۔ ان کا سالانہ الحبیب کے نام کا ایک کلنڈر نکلتا ہے۔ حضرت حبیب ملت کی تمام کتابیں (اردو، ہندی اور گجراتی) میں دستیاب ہیں۔

قاری سید مقبول صاحب قبلہ

حضرت قاری سید مقبول حسین حبیبی الہ آبادی اس عہد قحط الرجال میں علم ظاہری اور باطنی کا وہ گوہرِ آبدار ہیں جن کی چمک کوربینوں تک بھی پہنچتی ہے۔ زمانۂ طالب علمی سے ہی سرکار مجاہد ملت کی نگاہ لطف آپ کو حاصل رہی۔ سرکار مجاہد ملت نے آپ کو اپنی شفقتوں سے نوازا۔ آپ کی تعلیم وتربیت میں عملی طور پر شامل رہے اور پھر باطنی تربیت کے ذریعہ آپ کو معرفت کے رموز واسرار سے بھی واقف کرایا۔ خلافت واجازت سے سرفراز فرمایا۔ حبیب ملت کی خوش بختی دیکھئے کہ حضرت قاری سید مقبول حسین الہ آبادی قبلہ نے آپ کے اندر پوشیدہ صلاحیتوں کا ادراک کرتے ہوئے خلافت واجازت تفویض کی اور آپ کے مرشد اجازت بنے۔ ذیل میں حضرت قاری سید مقبول حسین الہ آبادی مدظلہ العالی کا مختصر تعارف پیش ہے۔

ہندوستان کے مرکزی شہر الہ آباد میں ۳؍ جون ۱۹۳۶ء کو آپ کی ولادت سید اقبال حسین اور سیدہ عائشہ بانو کے گھر ہوئی۔ آپ کے والد کا سلسلۂ نسب حضرت جلال الدین جہانیاں جہاں گشت اوئی رحمۃ اللہ علیہ سے اور آپ کی والدہ کا سلسلۂ نسب حضرت مخدوم سید تقی الدین جھونسی علیہ الرحمہ تک پہنچتا ہے۔ بسم اللہ خوانی کے بعد آپ کی ابتدائی تعلیم گھر سے قریب کے پرائمری اسکول میں ہوی۔ دینوی تعلیم سے بے رغبتی دیکھتے ہوئے آپ کو مدرسہ سبحانیہ الہ آباد میں داخل کرایا گیا جہاں سے حفظ وقرأت سے لے کر فضیلت کی تکمیل کا شرف حاصل کیا۔ آپ کے اساتذہ میں حافظ محمد شفیع اور قاری محی الدین احمد خاص رہے جبکہ فضیلت کے مرحلے میں حضرت مولانا سید مصطفیٰ حسین مخدوم خاص تھے۔ سرکار مجاہد ملت کا فیض دورانِ درس اس طرح حاصل رہا کہ آپ جب بھی الہ آباد میں ہوتے حضرت قاری صاحب درسی مشکلات کے حل کے لئے آپ کی خدمت میں حاضر رہتے۔ حصول علم کے بعد آپ جامعہ حبیبیہ الہ آباد میں تدریس سے منسلک ہئے اور شیخ الحدیث کے عہدۂ جلیلہ کو رونق بخشی۔

آپ کی تدریس اور انتظامی ذمہ داریوں نے آپ کو باضابطہ تصنیف کا موقع نہیں دیا مگر شیخ الحدیث کے ساتھ جامعہ حبیبیہ کے مفتی کی حیثیت سے آپ نے کامل سترہ سالوں تک فتاویٰ نویسی کی جو ان کے امتیازات میں اضافے کی وجہ بنی۔

فی زمانہ پیری مریدی کے کاروباری ماحول میں جو لوگ حقیقتاً راہ سلوک کی رہنمائی کا فرض ادا کر رہیں۔ ان میں سید قاری مقبول حسین صاحب الہ آبادی ممتاز ہیں۔ آپ کے حلقۂ ارادت میں شامل ہونے کے لئے ہندوستان کے مختلف صوبوں سے لوگ الہ آباد آتے ہیں اور آپ کے دامن کرم سے وابستگی انہیں آسودہ کر دیتی ہے۔

چند ناگزیر اسباب کی بنا پر تدریسی پیشے سے علیحدگی کے بعد آپ جامع مسجد الہ آباد کے امام مقرر ہوئے، پانچ دہائیوں سے اسی منصب پر فائز ہیں۔ آپ کی سادگی سرکار مجاہد ملت کی یاد تازہ کرتی ہے۔ آپ کا اخلاق سرکار مجاہد ملت کے اخلاق کی طرح اعلیٰ ہے، آپ عام لوگوں کے درمیان عام ہیں مگر علماء کی محفل میں جلالت علمی کا پیکر ہوتے ہیں۔ ادائیگی سنت کا انداز اور شفقت ومحبت کی بارش اتنی متاثر کن ہے کہ اب تک دو سو سے زیادہ غیر مسلم آپ کے

دست حق پرست پر بیعت کر کے مشرف بہ اسلام ہو چکے ہیں۔آپ نے پندرہ بار حج کی سعادت حاصل کی ہے۔ چار بار بغداد شریف کی حاضری کا شرف بھی حاصل کیا ہے۔اللہ آپ کا سایہ عاطفت دنیائے سنیت پر قائم ودائم رکھے۔ آمین!

تاج الشریعہ علامہ مفتی اختر رضا خاں ازہری مدظلہ العالی

ولادت:

جانشین مفتی اعظم ہند تاج الشریعہ علامہ مفتی اختر رضا خاں بریلوی کی شخصیت عالم اسلام میں محتاج تعارف نہیں۔آپ کی ولادت باسعادت ۲۴؍ذیقعدہ ۱۳۶۲ھ مطابق ۲۳؍ نومبر ۱۹۴۳ء بروز منگل کاشانہ اعلیٰ حضرت محلّہ سوداگران رضا نگر بریلی شریف میں ہوئی۔ آپ کا پیدائشی نام ''محمد'' رکھا گیا۔پکارو نام ''اسماعیل رضا'' تجویز ہوا۔عرفی نام ''اختر رضا'' ہے اور یہی مشہور ہے حتیٰ کہ بہت سارے خواص کو بھی آپ کا اصل پکارو نام معلوم نہیں ہے۔

آپ کا سلسلہ نسب اس طرح ہے محمد اختر رضا خاں بن مفسر اعظم محمد ابراہیم رضا خاں بن حجۃ الاسلام حامد رضا خاں بن مجدد دین وملت امام احمد رضا خاں۔

تسمیہ خوانی:

آپ حجۃ الاسلام کے پوتے اور مفتی اعظم قدس سرہما کے نواسے ہیں۔چار (۴) سال چار ماہ چار دن کی عمر میں آپ کے والد ماجد مفسر اعظم ہند نے رسم بسم اللہ خوانی کی تقریب منعقد فرمائی جس میں دارالعلوم منظر اسلام کے تمام اساتذہ وطلبہ کی پرتکلف دعوت فرمائی،عزیز واقارب ومعززین شہر کو بھی مدعو فرمایا۔تاجدار اہلسنت شہزادۂ اعلیٰ حضرت نے رسم بسم اللہ خوانی ادا فرمائی، خانوادۂ رضویہ کی عورتیں بالخصوص دادی جان، نانی جان اور تاج الشریعہ کی والدہ ماجدہ سبھی فقہی مسائل سے واقف صوم وصلاۃ کی پابند،عبادت گزار اور مبلغہ اسلام تھیں۔

تعلیم و تربیت:

آپ نے گھر پر والدہ ماجدہ سے قرآن کریم ناظرہ ختم کیا۔والدگرامی نے اردو کی کتابیں پڑھائیں۔اس کے بعد والد بزرگوار نے دارالعلوم منظر اسلام میں داخل کرا دیا۔

محنت ولگن کے ساتھ نحومیر، میزان ومنشعب وغیرہ سے ہدایہ آخرین تک کی کتب کی تکمیل یہیں کی۔ ۱۹۶۳ء میں عالم اسلام کی عظیم وقدیم یونیورسٹی جامعۃ الازہری قاہرہ مصر تشریف لے گئے اور وہاں ''کلیۃ اصول الدین'' میں داخلہ لے کر تفسیر و اصول تفسیر، حدیث، اصول حدیث، فقہ اصول فقہ اورعربی زبان وادب میں کمال حاصل کیا۔ اس شعبہ میں آپ نے اول مقالہ حاصل کیا۔ سالانہ امتحان میں معلومات عامہ کا امتحان تقریری ہوا تھا جس میں ممتحن نے علم کلام سے متعلق سوال کیا کہ آپ کے ہم سبق طلبا جواب نہ دے سکے، ممتحن نے سوال دہرا کر آپ سے جواب طلب کیا تاج الشریعہ نے ان سوالات کا ایسا شافی کافی جواب دیا کہ ممتحن تعجب کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے دریافت کیا کہ آپ حدیث واصول حدیث پڑھتے ہیں علم کلام میں کیسے جواب دیا؟ تب آپ نے جواباً کہا کہ میں دارالعلوم منظر اسلام بریلی ہند میں علم کلام پڑھا تھا۔ اس سے ممتحن بہت خوش ہوئے اور آپ کو جماعت میں پہلا مقام دیا۔ ۱۳۸۶ھ/ ۱۹۶۶ء میں سند سے نوازے گئے۔

تدریسی خدمات:

فراغت کے بعد آپ کو ۱۹۶۷ء میں دارالعلوم منظر اسلام میں درس دینے کے لئے پیش کشی کی گئی اس دعوت کو قبولیت بخشتے ہوئے تدریس کا باضابطہ آغاز فرمایا۔ مسلسل جدوجہد اور محنت ولگن سے پڑھاتے رہے۔ آپ کے برادر اکبر مولانا ریحان رضا خاں نے ۱۹۷۸ء میں صدر المدرسین کے اعلیٰ عہدے پر فائز کیا۔ منظر اسلام کا دارالافتاء بھی آپ کے سپرد ہو گیا۔ درس و تدریس کا سلسلہ برسوں تک چلتا رہا لیکن تبلیغی اسفار اور بیعت و ارشاد کی مصروفیات کے بوعث تدریس کا یہ سلسلہ جاری نہ رہ سکا مگر کچھ ہی دنوں بعد اپنے دولت کدے پر درس وتدریس سلسلہ کا شروع کیا جس میں مدرسہ منظر اسلام، مظہر اسلام اور جامعہ نوریہ رضویہ کے طلبہ کثرت سے شرکت کرتے۔ فتویٰ نویسی میں مفتی اعظم ہند کے وصال کے بعد فتویٰ نویسی میں آپ مرجع ٹھہرے اس وجہ سے آپ نے مرکزی دارالافتاء قائم فرمایا جو ہنوز بحسن وخوبی اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہے۔ عدیم الفرصتی کے باوجود تصنیف وتالیف، تقریب وترجمہ کا کام متاثر نہ ہونے دیا تاہنوز آپ کا درس جاری ہے اور فتویٰ نویسی کے علاوہ

تصنیفی کام بھی شباب پر ہے۔

بیعت اجازت و خلافت:

بچپن میں ہی مفتی اعظم ہند نے آپ کو داخل سلسلہ کرلیا تھا۔ والد ماجد مفسر اعظم ہند نے مروجہ علوم وفنون کی فراغت سے پہلے ہی اجازت وخلافت سے نواز دیا تھا۔ ۱۵؍جنوری ۱۹۶۲ء کو ایک خصوصی محفل میلاد میں جس میں شرکت کی دعوت علماء، فضلاء، شیوخ اور طالبان علم دینوی کو دی گئی تھی۔ مفتی اعظم ہند نے تاج الشریعہ کو جمیع سلاسل عالیہ قادریہ سہروردیہ، نقشبندیہ اور چشتیہ اور جمیع سلاسل احادیث کی اجازت وخلافت مرحمت فرمائی۔ خلیفہ اعلیٰ حضرت برہان ملت مفتی برہان الحق جبلپوری، سید العلماء حضرت سید آل مصطفیٰ برکاتی، احسن العلماء حضرت سید حیدر میاں برکاتی سجادہ نشیں خانقاہ مارہرہ مطہرہ سے بھی اجازت وخلافت حاصل ہے۔

اساتذہ:

چند مشاہیر اساتذہ کے نام درج ذیل ہے۔

(۱) حضور مفتی اعظم ہند قدس سرہ (۲) مفسر اعظم ہند علامہ ابراہیم رضا خاں قدس سرہ (۳) حضرت مفتی افضل حسین مونگیری ثم پاکستانی علیہ الرحمہ (۴) سید العلماء حضرت علامہ سید آل مصطفیٰ علیہ الرحمہ (۵) احسن العلماء حضرت سید حسن قادری برکاتی علیہ الرحمہ (۶) مفتی برہان الحق جبلپوری علیہ الرحمہ (۷) برادر اکبر علامہ ریحان رضا خاں رحمانی میاں علیہ الرحمہ (۸) حضرت مولانا حافظ محمد انعام اللہ خاں تسنیم حامدی بریلوی علیہ الرحمہ (۹) حضرت علامہ شیخ محمد سماحی شیخ الحدیث والتفسیر جامعہ ازہر قاہرہ (۱۰) حضرت علامہ شیخ عبد الغفار استاذ الحدیث جامعہ ازہر قاہرہ مصر (۱۱) حضرت علامہ مولانا عبد التواب مصری استاذ منظر اسلام بریلی شریف (۱۲) صدر العلماء حضرت علامہ تحسین رضا خاں قادری قدس سرہ۔

نکاح مسنونہ:

آپ کا نکاح مسنون حکیم الاسلام مولانا حسنین رضا خاں (داماد اعلیٰ حضرت) کی نیک سیرت دختر کے ساتھ ۳؍نومبر ۱۹۶۸ء بروز اتوار محلّہ کانکر ٹولہ شہر کہنہ بریلی سے ہوا۔ جن

سے ایک صاحبزادہ مولانا عسجد رضا قادری بریلوی اور پانچ صاحبزادیاں تولد ہوئیں۔

تلامذہ:

آپ کے آگے زانوئے ادب تہہ کرنے والے خوش نصیب طلبہ کی ایک بڑی تعداد ہے۔ان میں سے چند کے اسماء یہ ہیں۔

☆ مفتی سید شاہد علی، رامپور ☆ مولانا منان رضا بریلی شریف ☆ مولانا وصی احمد رضوی برنگھم ☆ مولانا شبیر الدین رضوی بنگال ☆ مولانا شاہ الحمید الباقوی کیرالا وغیرہ۔

خلفاء:

خلفاء کی تعداد بھی اچھی خاصی ہے۔چند خلفاء کے اسماء سب ذیل ہیں۔

☆ مولانا عسجد رضا قادری بریلی شریف ☆ مولانا سید غلام محمد حبیبی سجادہ خانقاہ حبیبیہ دھام نگر شریف اڑیسہ ☆ مفتی اختر حسین رضوی خلیل آباد ☆ علامہ قمر الحسن بستوی امریکہ ☆ علامہ عبدالحکیم شرف قادری پاکستان ☆ مولانا حنیف قادری نیپال ☆ ڈاکٹر غلام زرقانی امریکہ ☆ شیر بنگال مفتی علاء الدین رضوی اتر دیناجپور وغیرہ۔

تعداد مریدین:

مبلغ اسلام علامہ مفتی اختر رضا خاں ازہری کے مریدین ہندوستان، پاکستان، مدینہ منورہ، مکہ معظّمہ، بنگلہ دیش، ماریشش، سری لنکا، ہالنڈ، لندن، جنوبی افریقہ، امریکہ، ریاض، انگلینڈ، عراق، ایران، ترکی، جرمنی، یوکے وغیرہ ممالک میں کروڑوں کی تعداد میں پھیلے ہوئے ہیں۔مریدین میں بڑے بڑے علماء مشائخ ،صلحا، شعراء، ادباء مفکرین، قائدین، مصنفین، ریسرچ اسکالر، پروفیسر، ڈاکٹر اور محققین ہیں جو آپ کی غلامی پر فخر کرتے ہیں۔اگر کوئی حلقہ ارادت میں شامل ہونے کی غرض سے حاضر خدمت ہوتو مفتی اعظم ہند جویان بیعت کو تاج الشریعہ کے ہاتھ پر بیعت کرنے کے لئے حکم فرماتے، اس طرح لوگوں کی کثیر تعداد کو تاج الشریعہ کے ہاتھ بیعت کرایا۔

شعر و شاعری:

تاج الشریعہ زمانۂ طالب علمی میں ہی شعر وشاعری کا شغف رکھتے تھے۔ابتدا میں

شاعری کی اصلاح اپنے اساتذہ اور والد ماجد سے لیتے رہے۔آپ کا نعتیہ دیوان اردو سفینۂ بخشش اور نغمات اختر نعتیہ دیوان عربی شائع ہو چکا ہے۔

نئر فرزندان اسلام کا قبول اسلام:

سینکڑوں غیر مسلم حضرات نے تاج الشریعہ کے دست مقدس پر مشرف باسلام ہونے کا شرف حاصل کیا ہے۔

تاج الشریعہ بحیثیت بانی و سرپرست:

مرکزی دارالافتاء، مرکزی دارالقضاء شرعی کونسل آف انڈیا، مرکزی الدراسات الاسلامیہ جامعۃ الرضا، ازہری مہمان خانہ ازہری گیسٹ ہاؤس بریلی شریف، مدرسہ تنظیم المسلمین بائسی پورنیہ بہار، مدرسہ رضاء العلوم گھوگھاری، محلّہ ممبئی ۳، مدرسہ عربیہ غوثیہ حبیبیہ برہان پور مدھیہ پردیش، الجامعۃ الاسلامیہ گنج قدیم رام پور، الجامعۃ النوریہ عینی قیصر گنج بہرائچ، الجامہ الرضویہ و ماہنامہ نور مصطفیٰ پٹنہ بہار وغیرہ۔

تصنیف و تالیف:

ملکی اور غیر ملکی تبلیغی دوروں کے بے انتہا مصروفیت کے باوجود اردو، عربی اور انگریزی زبانوں میں پچاس سے زائد کتب تحریر کئے ہیں جو عرب و عجم اور ایشیا و یورپ میں ارباب اہل دانش سے خراج تحسین حاصل کر چکی ہیں۔

انٹرنیٹ پر ہر اتوار کو بعد نماز عشاء آن لائن عربی سوال کا عربی میں، انگلش سوال کا انگلش میں اور اردو سوال کا اردو میں جواب انٹرنیٹ پر موجود ہے۔

حج و زیارت:

اللہ تعالیٰ نے تاج الشریعہ کو حج سے ۶ ر بار مشرف کیا ہے۔اس کے علاوہ ان گنت بار آپ نے عمرہ کیا اور مدینہ منورہ میں حاضری دی۔آپ نے پہلا حج ۱۹۸۳ء، دوسرا حج ۱۹۸۵ء اور تیسرا حج ۱۹۸۶ء میں کیا۔تیسرے حج کے موقع سے کربناک صورت حال کا سامنا ہوا۔میں پروفیسر شاہد اختر (صدر شعبہ اردو محسن کالج چنسورہ) اس کی تفصیل تحریر کرتے ہوئے

رقم طراز ہیں کہ ''جب چند ہندستانی مفسدین کے بہکاوے میں آکر سعودی حکام نے ایذا رسانی شروع کی۔ چند واہیات قسم کے سوالات کئے اور معقول جوابات ملنے کے بعد بھی گرفتار کر لیا، جیل میں رکھا، اذیتیں دیں۔ سعودی حکومت نے اپنی جابرانہ پالیسی پر فخر و مباہات بھی نہیں کر سکی اس لئے کہ اس واقعہ کے خلاف بین الاقوامی احتجاج شروع ہو گیا۔ ملت کے زعماء نے لندن میں شاہزادہ عبداللہ اور ترکی بن عبدالعزیز وزیر مملکت سے ملاقاتیں کیں اور انہیں اپنی غلطی پر نادم ہونے پر مجبور کر دیا۔ ملاقات کرنے والے اکابرین میں علامہ ارشدالقادری، مولانا عبدالستار خاں نیازی، مولانا شاہ احمد نورانی، مولانا سید غلام السیدین، مولانا شاہد رضا نعیمی، مولانا شاہ محمد جیلانی صدیقی، مولانا یونس کاشمیری، مولانا عبدالوہاب صدیقی پروفیسر شاہ فریدالحق اور دیگر نے اجتماعیت کا ثبوت دیتے ہوئے سعودی شاہزادوں کو اس اعلان پر مجبور کر دیا۔

''حرمین شریفین میں ہر مسلک و مذہب کے لوگ اب آزادانہ اپنے طور وطریقوں سے عبادت کریں گے۔ کنزالایمان پر پابندی میرے حکم سے نہیں لگائی گئی ہے مجھے اس کا علم بھی نہیں ہے۔ اب میلاد کی محافل آزادانہ طریقہ پر ہوں گی۔ کسی پر مسلط نہیں کیا جائے گا۔ سنی حجاج کرام کے ساتھ کوئی زیادتی نہیں ہوگی۔ (روزنامہ الاہرام قاہرہ ۱۲ربیع الاول ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء) (بحوالہ تجلیات تاج الشریعہ ص ۱۰۹)

القاب و آداب:

تاج الشریعہ کو دنیا بڑے بڑے القاب سے یاد کرتی ہے جیسے تاج الشریعہ، تاج الاسلام، تاج العارفین، شیخ الاسلام والمسلمین، فقیہ اعظم، مفتی اعظم، قاضی القضاۃ۔ جانشین مفتی اعظم آپ کے ایسے القاب ہیں جنہیں عوام وخواص سبھی استعمال کرتے ہیں۔

ایوارڈ:

۲۰۰۹ء میں جب آپ نے مصر کا دورہ فرمایا تو جامعہ ازہر تشریف لے گئے وہاں آپ کے اعزاز میں جلسہ ہوا، شیخ الجامعہ علامہ سید محمد طنطاوی جامع ازہر قاہرہ مصر نے علمی انتظامی شخصیت کی موجودگی میں جامع ازہر کی طرف سے الدرع الفخریہ نامی ایوارڈ دیا گیا۔

گزشتہ سال پوری دنیا کے بااثر مسلم معززین کا جب شمار ہوا تو ہندستان کی پہلی بااثر شخصیت میں آپ کا نام آیا۔

اوصاف حمیدہ:

آپ خداداد وجاہت سے متصف ہیں اسی لئے عرب وعجم کے عوام وخواص آپ سے حصول فیض اور اکتساب برکت کے لئے مشتاق رہتے ہیں۔آپ کے چہرۂ تاباں کی زیارت کو ایمان کی تازگی کا ذریعہ جانتے ہیں۔آپ جس آبادی میں قدم رنجہ ہوتے ہیں خلق خدا کا ہجوم امنڈ پڑتا ہے اور جس کانفرنس میں شریک ہوتے ہیں جملہ حاضرین کی توجہ کا مرکز بن جاتے ہیں۔حقیقت یہ ہے کہ ''ولی وہ ہے جسے دیکھ کر خدا یاد آجائے'' کی مصداق ہیں۔ احقاق حق و باطل کا تحقیقی انداز آپ کو وراثت میں ملا ہے۔آپ اس وقت پورے ہندستان کے قاضی القضاۃ ہیں۔

حق گوئی اور بے باکی:

تاج الشریعہ کے قائدانہ صلاحیتوں سے انکار ناممکن ہے۔ایمرجنسی کے ایام میں نس بندی کے خلاف فتویٰ دے کر آپ نے ملی جذبات کی بھرپور ترجمانی کی اور اس بات کی قطعاً پرواہ نہ کی کہ حکومت وقت کا معاندانہ رویہ کس صورت ظاہر ہوگا۔

بابری مسجد کی بازیابی کی تحریک میں بھی آپ نے اپنا موقف اٹل رکھا۔اور ایسے ظالموں کو باریابی بھی نہیں بخشی جن کے ہاتھ بابری مسجد کے خون سے رنگے ہوئے تھے۔اس معاملے میں ان کی جرأت کی انتہا یہ ہوئی کہ سابق وزیراعظم نرسمہا راؤ کے بریلی پہنچنے پر نہ صرف انہوں نے ملنے سے انکار کردیا بلکہ خدام تاج الشریعہ نے لاحول کی کثرت سے وزیر اعظم کو بھاگنے پر مجبور کردیا۔(تجلیات تاج الشریعہ،ص۱۱۵)

حبیب ملت کی شادی اور اولادیں:

۱۹۹۰ء میں خانقاہ حبیبیہ کی سجادگی کے بعد حبیب ملت خانقاہ اور دارالعلوم مجاہد ملت کی منصوبہ بندیوں میں پورے انہماک کے ساتھ لگ گئے اور انہیں اس بات کا خیال بھی نہیں رہا کہ انہیں ایک عظیم سنت نبوی نکاح کی تکمیل بھی کرنی ہے۔دیکھتے دیکھتے پانچ سال ہوگئے

احباب اوراہل خاندان کا اصرار بڑھا تو آپ نے توجہ دی اور شادی کے لئے حامی بھرلی اور ۹ / جولائی ۱۹۹۵ء کو آپ ازدواجی زندگی کے بندھن میں بندھ گئے۔ شادی کے سلسلے میں خاندان میں کسی لڑکی کی تلاش شروع ہوئی۔ سرکار مجاہد ملت کے پھوپھی زاد بھائی کے صابزادے یعنی سرکار کے بھتیجے جناب الحاج ملا محمد غلام غوث حبیبی صاحب کی منجھلی صاحبزادی آپ کے نکاح میں آئیں۔ آپ بھی خاندان عباسی کی چشم و چراغ ہونے کی وجہ سے مکمل پابند شرع، سراپا اخلاص اور متواضع ہیں۔ ان دونوں کی دو اولادیں ہیں۔ سیدہ غزالہ فردوس اور سید محمد حبیب۔ اللہ ان دونوں کی محافظت فرمائے، صحت و سلامتی کے ساتھ لمبی عمریں عطا فرمائے۔ آمین!

معلمی کا تجربہ:

دارالعلوم مجاہد ملت کی تعمیر و توسیع اور اس کے فروغ کی کوششوں کے درمیان جب طلبہ کی بڑھتی تعداد اور ضرورتوں کے مزید اساتذہ کی بحال پر مجبور کیا تو چونکہ تدریسی عملہ کے انتخاب میں حبیب ملت بہت محتاط تھے اس سلسلے میں کبھی کوئی سمجھوتہ نہیں کیا۔ اس لئے نئی تقرری سے قبل ۲۰۰۰ء آپ نے بطور معلم خود اپنی خدمات پیش کردیں۔ مکمل ایک تعلیمی سال آپ نے قدوری اور انوارالایضاح کا درس دارالعلوم مجاہد ملت کے طلبہ کو دیا اور اپنے آپ کو بہتر اور قابل معلم کی حیثیت سے پیش کیا۔ خواہش ان کی بھی تھی اور اصرار طلبہ کا بھی تھا مگر تبلیغی اسفار کے تسلسل نے انہیں معلّمی سے طلبہ کو مستفیض کرنے سے روک دیا۔ ان کے حلقۂ درس سے فیض یاب ہوکر باکمال ہونے والے قابل ذکر طلبہ مندرجہ ذیل ہیں۔

چند قابل ذکر شاگرد:

مفتی محمد مشکور ازہری - استاذ دارالعلوم مجاہد ملت، دھام نگر شریف، اڑیسہ
مفتی محمد رفیق اللہ ازہری - استاذ جامعۃ الحبیب، رسول پور، ضلع جگت سنگھ پور، اڑیسہ
مولانا محمد تبریز احمد مصباحی - استاذ جامعہ حبیبیہ رضویہ، ضلع کیندر پاڑہ، اڑیسہ
مولانا عابد حسین مصباحی - استاذ دارالعلوم مجاہد ملت، دھام نگر شریف، اڑیسہ
مولانا گلزار احمد امجدی - استاذ مدرسہ حبیبیہ، ضلع جاجپور، اڑیسہ۔

خانقاہ قادریہ حبیبیہ ماضی، حال، مستقبل

از: مولانا محمد اصغر علی مصباحی
نائب صدر دارالعلوم مجاہد ملت، دھام نگر شریف

میری ہمت کو سراہو میرے ہمراہ چلو
میں نے ایک دیپ جلایا ہے ہواؤں کے خلاف

اللہ تبارک وتعالیٰ ابن آدم کی رشد و ہدایت کے لئے ہر دور میں انبیائے کرام اور رسولان عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی مقدس جماعت کو مبعوث فرماتا رہا، انبیا کرام کی بابرکت جماعت آتی رہی اور اپنا تبلیغی فریضہ انجام دیتی رہی اور جن کی تقدیر میں رب تبارک وتعالیٰ نے دین و دنیا کی کامرانی و کامیابی لکھا وہ ان مقدس اور بابرکت ہستیوں کے دامن میں پناہ لیتے رہے اور دین و دنیا کی کامیابیوں سے ہمکنار ہوتے رہے، یہاں تک کہ سلسلہ نبوت کی سب سے آخری کڑی پیغمبر آخر الزماں محمد ﷺ اس دنیا میں تشریف فرما ہوئے۔ آپ کے بعد نبوت و رسالت کا دروازہ بند ہو گیا، اب کوئی دوسرا نبی نہیں ہوسکتا، لیکن رشد و ہدایت کا سلسلہ تا قیام قیامت جاری رہے گا، اس لئے اللہ آخری پیغمبر ﷺ نے علما کرام کو اپنا نائب اور وارث قرار دیا، ارشاد فرمایا **العلماء ورثة الانبياء**۔ اللہ کے رسول علیہ السلام نے تبلیغی خدمات انجام دینے کے لئے اپنے بعد دو جماعتوں کو منتخب فرمایا، جماعت اولیا، جماعت علما، اولیا کرام اپنی خانقاہوں میں جلوہ فرما ہو کر لوگوں کے قلوب کو منور و مجلی فرماتے ہیں اور علما کرام مدارس میں بیٹھ کر لوگوں کو اسلامی تعلیمات سے روشناس کراتے ہیں۔ اسی لئے عرف عام میں اور عوام الناس کی نظر میں خانقاہ اور مدارس کا مقام بہت بلند و اعلیٰ ہے۔ لوگ قلبی سکون اور تزکیۂ نفس حاصل کرنے کے لئے خانقاہوں کا رخ کرتے ہیں اور دینی مسائل کی جانکاری کے لئے مدارس سے رابطہ برقرار رکھتے ہیں۔ بزرگان دین اور اولیا کاملین اپنی خانقاہوں میں بیٹھ کر قال اللہ وقال الرسول کی صدا بلند کرتے ہیں۔ لوگ ان کی بارگاہ میں آ کر حق سے آشنائی حاصل کرتے ہیں اور جب تک وہ حیات ظاہری کے ساتھ جلوہ فگن رہتے ہیں لوگ اکتساب فیض کرتے ہیں پھر جب وہ قبر میں جلوہ فرما ہو جاتے ہیں، تو باب فیض اور

زیادہ کھل جاتا ہے۔ ہندوستان میں تقریباً ہر صوبہ اور ضلع میں بڑی بڑی خانقاہیں موجود ہیں اور سب دین و سنت کی خدمت انجام دے رہی ہیں۔صوبہ اڑیسہ میں بھی ایک بابرکت اور بافیض خانقاہ ہے جسے''خانقاہ قادریہ حبیبیہ'' کہاجاتا ہے۔اس خانقاہ کے بانی رئیس المناظرین فدائے غوث حضور سیدی وسندی سرکار مجاہد ملت علیہ الرحمہ ہیں۔آپ نے اپنی حیات مبارکہ میں خانقاہ کے لئے زمین وقف فرمایا پھراس کی بنیاد ڈالی اور سرکار غوث کی طرف منسوب کرتے ہوئے اس کا نام خانقاہ قادریہ حبیبیہ رکھا۔بارگاہ غوثیت سے ایسا فیضان جاری ہوا کہ آج یہ خانقاہ ہندوستان میں بڑی عقیدت ومحبت کی نظر سے دیکھی جاتی ہے۔

اول سجادہ نشیں اوران کی خدمات

سرکار مجاہد ملت علیہ الرحمہ کے وصال مبارک کے بعد اس خانقاہ کے سب سے پہلے متولی وسجادہ نشین حضرت مولانا عبدالوحید علیہ الرحمہ ہوئے۔حضرت مجاہد ملت علیہ الرحمہ نے جب یہ ذمہ داری مولانا عبدالوحید کو عطافرمانے کا ارادہ فرمایا تو مولانا علیہ الرحمہ نے عرض کیا، حضرت یہ ناتواں کندھا اتنی بڑی خانقاہ کی ذمہ داری کیسے برداشت کرسکتا ہے؟ تو فدائے غوث اعظم سرکار مجاہد ملت علیہ الرحمہ ارشادفرماتے ہیں''عبدالوحید گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے، جب تجھے پریشانی محسوس ہونے لگے تو اس وقت یہ ذمہ داری میرے کالے خاکسار کے سپرد کردینا''۔یہ کون ہے جس کی طرف سرکار مجاہد ملت علیہ الرحمہ اشارہ فرمارہے ہیں۔اس سے مراد وہ ذات بابرکت ہے جس کوزمانہ آج محبت سے''حبیب ملت'' کہتا ہے۔ حضرت علیہ الرحمہ پیار سے حبیب ملت کو کالے خاکسار کہا کرتے تھے۔حضرت مولانا عبد الوحید علیہ الرحمہ نے مسند سجادگی پر رونق افروز ہوتے ہی خانقاہ کی تعمیری وتعلیمی ترقی میں اہم کارنامہ انجام دیا۔سلسلۂ حبیبیہ کے فروغ کے لئے کوشاں رہے۔مگر خانقاہ کا جو کام ہونا چاہئے تھا اس میں کمی رہی۔اس کا سبب یہ بنا کہ مولانا عبدالوحید علیہ الرحمہ کی طبیعت ناساز رہنے لگی اور تبلیغی اسفار وہ زیادہ نہیں کرپائے، اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ سلسلہ کا کام بھی کم ہوا اور تعمیری کام برائے نام ہوسکا۔مولانا علیہ الرحمہ کے دور سجادگی میں خانقاہ میں زائرین کے قیام کے لئے چند کمرے تھے اور وضو وغسل کے لئے ایک ناپختہ تالاب تھا اور تعلیم وتربیت

کے لئے دو تین کمروں ایک ابتدائی ادارہ تھا۔

دوم سجادہ نشیں اور ان کی خدمات

مولانا عبد الوحید علیہ الرحمہ کے وصال کے بعد مسند سجادگی پر انتخاب مجاہد ملت حضرت حبیب ملت رونق افروز ہوئے ،تو دیکھتے دیکھتے ہر کام بڑی تیزی سے ہونے لگا اور سرکار مجاہد ملت کا ایسا فیضان ہوا کہ آج یہ خانقاہ تعمیری و تعلیمی ترقی میں بہت سی خانقاہوں پر فائق ہے جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

خانقاہ کی تعمیر

حضرت حبیب ملت کے تبلیغی اسفار کی وجہ سے لوگوں کے روابط بڑھے اور دھام نگر شریف میں عرس مجاہد ملت اور دیگر ایام میں عقیدت مندوں اور حاجت مندوں کا اژدہام کثیر ہونے لگا،تو ان کے قیام کے لئے رہائش گاہ کی اہم ضرورت ہوئی۔حضرت حبیب ملت نے اس ضرورت کومحسوس کیااور سرکار مجاہد ملت کے عقیدت مندوں اور مریدوں کو خانقاہ کی تعمیر میں حصہ لینے کے لئے دعوت دی۔آپ کی دعوت پر لوگوں نے دل کھول کر تعمیر میں حصہ لیااور آج زائرین کے قیام کے لئے ۶ ربڑی بڑی سہ منزلہ عمارت موجود ہیں اور تعمیری کام ہنوز جاری ہے۔

تالاب

عقیدت مندوں اور مریدوں کا ایک سیل رواں عرس مجاہد ملت میں آتا ہے اور ان کی سہولت کے لئے جتنا انتظام کیا جاتا ہے کم پڑ جاتا ہے۔اتنے زیادہ لوگوں کے لئے الگ الگ غسل خانہ اور وضو خانہ بنانا امر مشکل ہے، اس لئے حضرت حبیب ملت نے اپنے دور سجادگی میں زائرین کی سہولت کے لئے جو تالاب تھا ایک خطیر رقم کے ذریعہ اس کو پختہ بنوایا، تا کہ لوگ بآسانی وضو وغسل کریں، پھر روضہ مجاہد ملت پر حاضر ہو کر فاتحہ وسلام پڑھیں۔

وضوخانہ کی تعمیر

صوبہ اڑیسہ اور دیگر صوبے سے ہر روز بڑی تعداد میں لوگ سرکار مجاہد ملت علیہ الرحمہ کے روضہ مبارکہ پر حاضر ہوتے ہیں اور اپنی مرادیں حاصل کرتے ہیں۔ ان

حضرات کی طہارت کے لئے مزار شریف کے قریب میں ایک بڑا خوبصورت سنگ مرمر کا وضو خانہ تیار کروایا، تاکہ لوگ وضو کر کے نماز و تلاوت قرآن کی برکت حاصل کریں اور بارگاہ مجاہد ملت میں حاضری دیں۔

قبرستان کی چہار دیواری

سرکار مجاہد ملت علیہ الرحمہ کے خاص مریدوں اور عقیدت مندوں کی دلی خواہش ہوتی ہیکہ ہماری آخری قیامگاہ روضہ مجاہد ملت کے قریب رہے، تاکہ سرکار مجاہد ملت کے قبر انور پر انوار وتجلیات کی جو بارش ہو، اس کے چند چھینٹے ہمیں بھی مل جائیں۔ جن لوگوں کی قسمت میں یہاں کی مٹی ہوتی ہے، انہیں اجازت مل جاتی ہے۔ عقیدت مندوں کی خواہش کا احترام کرتے ہوئے حضرت حبیب ملت نے قبرستان کی زمین میں اضافہ فرمایا اور اس کی حفاظت کے لئے ایک خوبصورت چہار دیواری بھی تعمیر کروادی۔

باب حبیب کی تعمیر

جس طرح سرکار مجاہد ملت علیہ الرحمہ کی ذات باعظمت تھی اسی طرح حضرت کا روضہ بھی باعظمت و بافیض ہے۔ آستانہ کی عظمت کو مدنظر رکھتے ہوئے حضرت علیہ الرحمہ کے ایک مرید خاص نے ایک خوبصورت صدر دروازہ بنانے کا خواب دیکھا تھا، مگر یہ خواب ان کی حیات میں شرمندہ تعبیر نہ ہوسکا، حضرت حبیب ملت کے دور سجادگی میں یہ خواب شرمندہ تعبیر ہوتا ہے اور حضرت حبیب ملت کی خواہش پر بنارس کے ایک مخیّر عالی جناب سعید احمد اور ان کے برادران نے اس کام کو مکمل کروایا، جو آج اپنی زیبائش و آرائش کے اعتبار سے لوگوں کو دعوت نظارہ دیتا ہے، جس کا نام ''باب حبیب'' ہے۔

پختہ سڑک بجلی

آج سے چند سال قبل خانقاہ شریف میں خام سڑک تھی۔ موسم باراں میں ہلکی بارش ہونے پر بھی چلنا مشکل و دشوار ہو جایا کرتا تھا اور بجلی و بلب کا بھی معقول انتظام نہ تھا، جس کی وجہ سے عام دنوں میں اور خاص کر ایام عرس میں لوگوں کو بڑی دقت ہوتی تھی اور زائرین کی

خدمت پر جو رضا کر مامور ہوتے وہ پریشان ہو جاتے تھے۔حضرت حبیب ملت نے خانقاہ شریف میں ہر طرف پختہ سڑک بنوایا اور جگہ جگہ بجلی کا انتظام فرما کران تمام پریشانیوں کو دور کرنے میں ایک نمایاں کارنامہ انجام دیا۔

دارالعلوم مجاہد ملت

سرکار مجاہد ملت قدس سرہ کی دلی خواہش تھی کہ ہمارے روضہ کے قریب ایک درسگاہ ہو، جس میں قرآن و حدیث کی تعلیم ہو اور میں ''قال اللہ وقال الرسول'' کی صدا ہمیشہ سنتا رہوں۔آپ کی دیرینہ خواہش کی تکمیل کے لئے ایک ادارہ بنام'' دارالعلوم مجاہد ملت'' کا قیام عمل میں آیا، مگر حضرت حبیب ملت سے پہلے یہ ادارہ ایک مکتب کی شکل میں تھا۔حبیب ملت مسند سجادگی کو زینت بخشتے ہی حضرت مجاہد ملت کے اس خواب کو شرمندہ تعبیر کرنے کے لئے مسلسل جد و جہد فرمانے لگے اور آج آپ نے اس مکتب کو دارالعلوم کی شکل میں بدل دیا۔ یہ سب حضرت حبیب ملت کی محنت شاقہ اور مجاہد ملت کا فیضان ہے۔ہندوستان میں جن مدارس کا شمار تعمیری و تعلیمی اعتبار سے بڑے مدارس میں ہوتا ہے، ان میں ایک دارالعلوم مجاہد ملت بھی ہے، جس میں درجہ اعدادیہ تا فضیلت اور حفظ و قرأت، انگریزی و کمپیوٹر کی معیاری تعلیم ہوتی ہے اور یوپی و بہار، آسام، اڑیسہ بلکہ بیرون ملک نیپال کے طلبہ بھی یہاں سے زیور علم سے آراستہ ہو کر دین وملت کی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

درسگاہ بلڈنگ

دارالعلوم مجاہد ملت کی تعلیمی شہرت سن کر ہر سال بڑی تعداد میں بیرون صوبہ سے طلبہ داخلہ کی خواہش لے کر آتے ہیں۔ادارہ اپنی وسعت کے مطابق بعد امتحان طلبہ کا داخلہ منظور کرتا ہے اور طلبہ آستانۂ مجاہد ملت سے فیض لے کر اپنی علمی تشنگی بجھاتے رہتے ہیں۔آج سے چند سال قبل دارالعلوم مجاہد ملت کی سہ منزلہ عمارت میں طلبہ کی رہائش اور تعلیم دونوں ہوتی تھی جس سے بعض مواقع پر دشواریوں کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔پرانی عمارت کے کمرے طلبہ کی کثرت کے سبب چھوٹے بھی تھے، جس کی وجہ سے تمام طلبہ درس کے وقت ایک کمرہ میں نہیں بیٹھ پاتے۔حضرت حبیب ملت نے طلبہ کی سہولت کے لئے اور معیاری درسگاہ کا خیال کرتے

ہوئے پرانی عمارت کو دارالاقامہ (ہاسٹل) بنا دینے کا حکم دیا اور درسگاہ کے لئے ایک الگ عمارت کی بنیاد رکھی، جس کی صرف تین سال کی قلیل مدت میں سہ منزلہ عمارت تیار ہو چکی اور آگے کا کام ہنوز جاری ہے۔ اب بڑے آرام کے ساتھ درسگاہ بلڈنگ میں کلاس کرتے ہیں اور ہاسٹل میں رہتے ہیں۔

لائبریری

اساتذہ اور طلبہ کے مطالعہ کے لئے کتابیں ازحد ضروری ہیں۔ حضرت حبیب ملت نے اس کے لیے دارالعلوم کے دو بڑے کمروں کو لائبریری کے لئے منتخب فرمایا اور لائبریری کے لئے جو چیزیں ضروری ہیں ان کا انتظام فرما کر طلبہ اور اساتذہ پر ایک اور احسان فرمایا۔ آج لائبریری میں مختلف موضوعات پر کئی ہزار کتابیں موجود ہیں۔

عیدگاہ اور اس کی سڑک

سرکار مجاہد ملت علیہ الرحمہ نے دھام نگر شریف کے لوگوں کے لئے ایک عیدگاہ کی بنیاد رکھی، تاکہ سارے لوگ عید و بقرعید کی نماز عیدگاہ میں آکر ایک ساتھ ادا کریں کہ اس سے اسلام کی شان و شوکت کا بھی اظہار ہوتا ہے۔ الحمدللہ یہ عیدگاہ روضۂ مجاہد ملت کے دکھن جانب کچھ دوری پر ہے۔ یہ بڑی نشیبی زمین تھی، جس کی وجہ سے برسات میں ادائیگی نماز میں بڑی دشواری ہوتی تھی۔ عیدگاہ تک جانے والی سڑک بھی کچی تھی، جس کی وجہ سے نمازیوں کے کپڑے بھی خراب ہو جاتے تھے۔ حضرت حبیب ملت نے پوری نشیبی زمین میں مٹی د بالوڈ لوا کر اسے بلند کرا دیا اور سڑک کو پختہ بنوایا۔ آج تمام مصلیان بڑے آرام کے ساتھ نماز عید و بقرعید عیدگاہ میں ادا کرتے ہیں۔

سلسلہ حبیبیہ کا فروغ

سرکار مجاہد ملت علیہ الرحمہ کے وصال کے بعد سلسلہ کا کام تقریباً بند ہو چکا تھا، کیوں کہ سابق سجادہ نشیں حضرت مولانا عبدالوحید علیہ الرحمہ زیادہ تر علاقائی کاموں میں مصروف رہتے، ان کا بیرونی سفر بہت کم ہوا، لیکن جب حضرت حبیب ملت گدی نشیں ہوئے، تو رفتہ رفتہ سلسلہ کے فروغ کی کوشش کرنے لگے اور آج الحمدللہ حضرت حبیب ملت کے دست

مبارک پر بیعت ہونے والوں کی ایک کثیر جماعت ہے جو کسی مخصوص صوبہ یا ضلع میں نہیں بلکہ پورے ہندوستان میں نظر آتی ہے اور لوگ آپ کے دست مبارک پر بیعت ہونا اپنی سعادت مندی تصور کرتے ہیں۔

تعمیر جلسہ گاہ اور تزئین مسجد

حضرت حبیب ملت نے زائرین کو موسم سرما، اور باراں سے بچانے کے ئے ایک مضبوط اور کشادہ جلسہ گاہ تعمیر کرایا اور علما و شعرا کے لئے ایک خوبصورت دیدہ زیب اسٹیج بھی تعمیر کروایا، جو اپنی خوبصورتی میں بے مثال ہے اور نمازیوں کی سہولت کے لئے روضۂ مجاہد ملت کے بغل والی مسجد کو سنگ مرمر سے مزین کرایا، جسے حبیب المساجد کہا جاتا ہے۔

قارئین کرام ۔ آپ خانقاہ قادریہ حبیبیہ کی حالیہ تعلیمی، تعمیری ترقی سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ حضرت حبیب ملت کتنی دلجمعی اور خلوص وللّٰہیت کے ساتھ سرکار مجاہد ملت کے مشن کو بام عروج تک لے جانے کے لئے کوشاں ہیں۔ ان ترقیات کو دیکھ کر بہت سے دلوں کو فرحت و سرور حاصل ہوتا ہے، تو کچھ لوگوں کو جلن ہونے لگتی ہے اور وہ طرح طرح کے الزامات عائد کر کے حضرت حبیب ملت کو اپنے مشن سے دور کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ یہ صرف حسد و جلن ہے، ورنہ حقیقت تو یہ ہے کہ حضرت حبیب ملت کے خدمات قابل تعریف اور لائق تقلید ہیں۔ حضرت حبیب ملت قوم کے لئے ایک دھڑکتا دل رکھتے ہیں اور یہ سب فیضان ہے سرکار مجاہد ملت کا۔

عزائم مستقبل

(۱) کلیۃ البنات کا قیام (۲) مستقل لائبریری کی عمارت (۳) شعبہ کمپیوٹر کی عمارت (۴) پانی ٹنکی کی تعمیر (۵) دار القضا کا قیام (۶) اساتذہ کے لئے فیملی کالونی (۷) شعبہ تصنیف و تالیف (۸) رسالہ کا اجراء (۹) پبلک لائبریری (۱۰) شعبہ تحقیق (۱۱) دار العلوم مجاہد ملت کا جامعہ ازہر اور دیگر یونیورسٹیوں سے معادلہ۔

اللہ تعالیٰ حبیب ملت کے عزائم بلند فرمائے اور ان کے ذریعہ فیضان مجاہد ملت علیہ الرحمہ کو جاری و ساری فرمائے، آمین۔ بجاہ النبی الکریم۔

دارالعلوم کی ترقی اور حضور حبیب ملت

محمد حنیف حبیبی مصباحی
خادم الحدیث دارالعلوم مجاہد ملت، دھام نگر شریف

مورخہ ۱۵؍اکتوبر ۲۰۱۷ء کو برہم بردہ، ضلع جاج پور، اڑیسہ میں ''آل انڈیا تبلیغ سیرت''، شاخ جاج پور کی جانب سے ایک عظیم الشان ''سنی اجتماع'' ہوا، اس میں حضرت حبیب ملت نے اپنے دعائیہ کلمات میں ارشاد فرمایا کہ ''حضور مجاہد ملت علیہ الرحمہ نے جب دھام نگر شریف میں خانقاہ قادریہ حبیبیہ کا منصوبہ بنایا تو ۱۹۷۲ء میں اپنے دست اقدس سے دارالعلوم (مجاہد ملت) کی بنیاد رکھی''۔

حضرت علیہ الرحمہ ۱۹۸۱ء میں اللہ کو پیارے ہوئے تو اس کا مطلب آپ کے انتقال کے ۹؍سال قبل دارالعلوم کی بنیاد پڑ چکی تھی۔ راقم الحروف کے استفسار پر حضرت حبیب ملت نے فرمایا کہ صرف اتنا ہی نہیں بلکہ حضرت علیہ الرحمہ نے خانقاہ میں جو مدرسہ ہو اس کے مستقل ذریعہ آمدنی کے لئے قلب شہر بھدرک یعنی کچہری میں ۱۶؍ڈسمل زمین مدرسہ کے نام رجسٹری فرما دی تھی۔

اس واقعہ سے دارالعلوم کے ساتھ حضور مجاہد ملت قدس سرہ کی دلچسپی اور توجہ خاص کا ندازہ بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔ نیز آپ کی دوراندیشی، ملک کے بدلتے حالات پر آپ کی گہری بصیرت اور مئومنانہ فراست کا بھی احساس ہوتا ہے۔

تقدیر امم کیا ہے کوئی کہہ نہیں سکتا
مئومن کی فراست ہو تو کافی ہے اشارہ

آج سے تقریباً آٹھ سال قبل ایک دن راقم الحروف اور حاجی اسلام بھائی، بھدرک حضرت قبلہ سے ملنے حو یلی گئے۔ چائے اور ناشتہ کے دوران حاجی صاحب نے خواہش ظاہر کی کہ کچہری میں آپ کی جو زمین ہے، اگر مجھے اجازت دیں تو اس میں مٹی وغیرہ ڈلوا کر عمارت بنوا دیتا۔ میری تحویل میں دیتے جو کرایہ ہوتا اسی حساب سے میرا پیسہ کٹتا رہتا۔

اس سے میرا بھی کام ہو جاتا اور آپ کو بھی فائدہ پہنچتا۔

یہ سن کر حضرت حبیب ملت کا چہرہ مارے خوشی کے چمک اٹھا، فرمایا ''وہ زمین میری نہیں ہے۔ حضرت علیہ الرحمہ نے دارالعلوم کے لئے وقف کیا ہے۔ بھدرک میں اس جگہ کوئی کام کرنا میرے لئے مشکل ہے۔ اسلام بھائی! آپ مقامی ہیں اور یہ کام آپ ہی کر سکتے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ اس کی آمدانی اتنی ہو کہ کم از کم مدرسین کی تنخواہ کا مستقل انتظام ہو جائے۔ بھائی، آپ کی بڑی مہربانی ہوگی، یہ کام کر دیجئے''۔

جس احسان مندی کے ساتھ آپ یہ گزارش کر رہے تھے، میرا پہلا اتفاق تھا کہ حضرت اتنے بھی کسی کے ممنون ہوتے ہیں؟ غور کیا تو پتہ چلا، حضرت اپنے لئے نہیں بلکہ نانا جان علیہ الرحمہ کے لگائے ہوئے گلشن کی آبیاری کے لئے اس درجہ بے قرار ہیں۔

حضور مجاہد ملت قدس سرہ کی تحریک سے محبت اور بالخصوص دارالعلوم کے عروج وارتقا کے لئے حبیب ملت کی پوری زندگی وقف ہے۔ اس کام کے لئے آپ کی جوانی، برنگ پیری گزر رہی ہے۔

یہ تو ایک جھلک ہے، آنے والی تحریر حبیب ملت کے اس جزبہ بیکراں کی بھر پور عکاسی کرے گی، ان شاء المولیٰ تعالیٰ۔

اب آیئے، ہم ان نکات پر اپنی توجہ مرکوز کریں جن خطوط پر چل کر ہی کوئی تعلیمی ادارہ کامیابی کی راہوں پر گامزن ہوتا ہے۔ اختصار کے ساتھ درج ذیل ہیں۔

قابل مدرسین کی تقرری

اچھے اساتذہ ہی کسی بھی ادارہ کی ترقی کے لئے ریڑھ کی ہڈی ہوتے ہیں۔ ان کے کردار کی پاکیزگی اور اخلاق کی بلندی کا اثر طلبہ پر براہ راست پڑتا ہے۔ ایک مدرس کے لئے علمی لیاقت بھی ضروری ہے۔ اس لئے کہ جو فن کی کتابوں کو خود نہ سمجھ سکے وہ طلبہ کو کیا سمجھا پائے گا؟ ساتھ ہی معلم کا بااخلاق و باعمل ہونا بھی لازمی ہے تاکہ طلبہ، نماز کی پابندی، اسلامی وضع قطع کے حامل اور عصر حاصر کے بیہودہ فیشن سے دور رکھنے کے لئے جب خود کو تیار کر لیں تو ان کے سامنے اساتذہ کا پاکیزہ کردار نمونہ کے طور پر ہونا چاہئے۔

اس کے برعکس بعض دفعہ اساتذہ کی باہمی چپقلش ادارہ کے خوشگوار ماحول کو پراگندہ کردیتی ہے۔طلبہ اس سے متاثر ہوتے ہیں۔اراکین دوحصوں میں بٹ جاتے ہیں۔کبھی کبھی اسٹرائک تک کی نوبت آجاتی ہے۔ بسا اوقات مدرسین کی تقرری میں ناظم یا مہتمم صاحب کا قرب کام کرتا ہے۔لیاقت سے زیادہ چاپلوسی اورکنبہ پروری کو اہمیت دی جاتی ہے۔اس سے نظام تعلیم کسی طرح مفلوج ہوکے رہ جاتا ہے،وہ جگ ظاہر ہے۔

اس اصولی گفتگو سے معلوم ہوا کہ ایک مدرس کے لئے صرف باصلاحیت اور قابل ہونا ہی کافی نہیں بلکہ بااخلاق وباکردار اور خدمت دین کے جذبہ سے سرشار ہونا بھی ضروری ہے۔اس تناظر میں جب ہم دارالعلوم کے مدرسین کی قابلیت،حسن اخلاق،باہمی اتحاد اوران کی خدمت دین کے جذبہ کا جائزہ لیتے ہیں تو حضرت حبیب ملت کے حسن انتخاب کی داد دئے بغیرنہیں رہ سکتے کہ آپ نے کسی ایک مدرس کی تقرری ذاتی یاخاندانی تعلق،مریدی رشتہ یاکسی طرح کےقرب کے سبب نہیں کی بلکہ مختلف ریاستوں مثلاً یوپی،بہار،جھاڑکھنڈ،بنگال اوراڑسہ کے قابل اور بااخلاق جواں سال معلمین کی ٹیم تیار کی ہے۔جوتدریسی،تقریری اور تصنیفی صلاحیت کے حامل ہیں۔آل انڈیا تبلیغ سیرت کے اجلاس میں فی سبیل اللہ شرکت کرتے ہیں اورافتاوقضا کی ذمہ داری بھی بحسن وخوبی انجام دے رہے ہیں۔

سہ(۳) ماہی رسالہ ضیاء الحبیب کی اشاعت کے دور میں یہی اساتذہ مضمون نویسی،کمپوزنگ اور پروف ریڈنگ سے لے کرخریداروں تک رسالہ بھیجنے کا کام بھی خندہ پیشانی کے ساتھ کیا کرتے تھےاورآج بھی عرس مجاہدملت میں اہم ترین ذمہ داریاں مدرسین ہی نبھاتے ہیں۔

اساتذہ کی تعلیمی لیاقت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ دارالعلوم میں فضیلت سے پہلے ایک مدت تک عالمیت تک ہی تعلیم ہوتی تھی۔اس کے فارغین فضیلت کے لئے ملک کے نامور مدارس میں داخلہ کے مجاز بنتے اوراچھے نمبروں سے کامیاب ہوتے رہے ہیں۔حتی کہ ازہر یونیورسیٹی سے ہمارے تین طلبہ نے فقہ،حدیث اورتفسیر میں ریسرچ کیا،کامیاب ہوئے،سندیں حاصل کیں۔فی الوقت ملک کے مختلف مدارس میں تدریسی خدمات

انجام دے رہے ہیں۔جبکہ دارالعلوم کے دیگر فارغین ہندوستان کی مختلف ریاستوں میں درس وتدریس، ارشادو تبلیغ ،تصنیف و تالیف اور امامت ،خطابت کے فرایض نیک نامی کے ساتھ انجام دے رہے ہیں۔

مدرسین کی مناسب تنخواہ اور مالی تعاون

سب کو معلوم ہے کہ اچھے اور قابل مدرسین کے لئے مناسب تنخواہ ناگزیر ہے۔ مقدار میں زیادہ ہوتو اچھی تنخواہ کہلاتی ہے مگر سال بہ سال بڑھنے والی تنخواہ کو بہت اچھی تنخواہ کہئے تو بے جا نہ ہوگا۔اس لئے ضروری اشیاء کا دام جس تیزی سے بڑھ رہا ہے، اگر تنخواہ جامد رہے تو ضرورت پوری نہیں ہوسکتی۔ پریشان حال معلم ،تدریس کی ذمہ داری بڑی خوبی کے ساتھ انجام نہیں دے سکتا۔حضرت حبیب ملت کو اس کا اچھی طرح احساس ہے۔آپ جانتے ہیں کہ ''مزدور خوش دل کند کار بیش''۔اس لئے آپ نے مدرس کی تنخواہ جامد نہیں رکھا بلکہ سالانہ دس فی صد (۱۰%) اضافہ کے ساتھ تنخواہ ہر ماہ کی پہلی تاریخ کو عطا فرماتے ہیں۔ مدرس کی اچانک مالی ضرورت کے لئے اس بات کی بھی سہولت ہے کہ ہر مدرس بوقت ضرورت ادارہ سے قرض لے سکتا ہے جو ماہ بہ ماہ بہت ہی کم مقدار میں ادا کر سکتا ہے۔

مدرس کی اضافی خدمت کی صورت میں اضافی تنخواہ یا محنتانہ بھی دیا جاتا ہے۔ نیز جو مدرس دارالعلوم کے مالی فنڈ کو چندہ کے ذریعہ مضبوط کرتے ہیں ان کے لئے اوروں کے مقابلے میں مناسب کمیشن کا بھی انتظام ہے۔

مدرسین کی شادی اور تقریبات میں ممکنہ صورت میں حضرت حبیب ملت بنفس نفیس شرکت فرماتے ہیں اور مخصوص عطیاط سے بھی نوازتے ہیں۔معلمین کی اچھی کارکردگی پر نیک دعاؤں کے علاوہ اپنے بیانات میں خصوصی تذکرہ فرماتے ہیں، جو ہمارے لئے بہت بڑا انعام ہوتا ہے۔بعض اہم اجلاس میں ساتھ لے کر جاتے ہیں۔ مدرسین اور طلبہ کی ضرورت پر کام آنے کے لئے آپ نے قیمتی دو پہیہ (بائک) بھی دے رکھا ہے جس سے طلبہ واساتذہ کا علاج ومعالجہ کے لئے اور جامع مسجد جانے میں بڑی مدد ملتی ہے۔

مدرسین کے لئے فیملی کواٹر کا بھی انتظام ہے جس میں پانی اور بجلی کی سہولیت ہے۔

ساتھ ہی ہر مدرس کا کھانا بھی ادارہ کی جانب سے ملتا ہے۔

حضرت حبیب ملت صاحب قبلہ کی کرم فرمائی، اپنے مدرسین پر اعتماد اور ان کی صلاحیتوں کا برملا اعتراف ہی تو ہے کہ آپ نے درس نظامی کے بیشتر مدرسین کو سلسلہ قادریہ رضویہ حبیبیہ کی اجازت وخلافت سے سرفراز فرمایا ہے۔ مدرس اور مہتمم کے اسی ربطِ باہم اور خوشگوار تعلق نے دارالعلوم میں صوبہ اڑیسہ ہی کا نہیں بلکہ قرب وجوار کی ریاستوں کا مرکزی ادارہ بنادیا ہے۔

طلبہ کی سہولیات اور ترقی کے مواقع

ادارہ کی کامیابی طلبہ کی اچھی تعلیم وتربیت سے عبارت ہے۔ اس لئے حضرت حبیب ملت طلبہ کے رہن سہن، خور ونوش، علاج ومعالجہ اور درسی وغیر درسی کتابوں اور دیگر سہولتوں کا خاص خیال رکھتے ہیں۔

دارالعلوم کا جامع نصاب اور عمدہ نظام تعلیم بھی اس سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ نماز صبح سے ظہر تک ایک وقت کی تعلیم ہوتی ہے تاکہ ظہر بعد کھانا اور قیلولہ کے ساتھ کتابوں کے مطالعہ کے لئے بھی وقت مل سکے۔ طلبہ کی رہائش کے لئے الگ عمارت اور خاص درسگاہ کے لئے پنج منزلہ پرشکوہ، شاندار عمارت الگ ہے جو آج کے دور کی تمام تر سہولیات سے آراستہ ہے۔

نظام امتحان اور تقسیم انعام

نظام تعلیم کو مفید، مئوثر اور نتیجہ خیز بنانے کے لئے صرف پڑھادینا کافی نہیں بلکہ طلبہ کی لیاقت اور تعلیم سے اس کی رغبت کا جائزہ لینے کے لئے گاہ بگاہے امتحان اور ٹیسٹ کا ہونا بھی ضروری ہے۔ اس لئے یہاں سال میں دوبار بہت سخت امتحان ہوتا ہے۔ ششماہی امتحان مکمل تحریری جبکہ سالانہ امتحان نصف تحریری اور نصف کتابوں کا امتحان لینے کے لئے دور ونزدیک کے ماہرین کو ممتحن کی حیثیت سے بلایا جاتا ہے۔ کسی ایک سبجکٹ میں ناکام طالب علم کو ترقی نہیں دی جاتی۔ نیز ختم بخاری کے لئے بھی ہندوستان کے اکابرین کا انتخاب کیا جاتا ہے۔ عرس مجاہد ملت کے جم غفیر میں ختم بخاری کی روح پرور تقریب ہوتی ہے۔ ساتھ ہی حفظ وقرأت، عالمیت اور فضیلت کے طلبہ کو عرس کے موقع پر علماء ومشائخ کے مقدس ہاتھوں سے

دستار سے نوازا جاتا ہے۔ اس سے طلبہ میں تعلیمی رغبت بڑھ جاتی ہے۔ ساتھ ہی علم بیزار ماحول میں دوسرے بچوں کے مربیوں پر اس کا اچھا اثر پڑتا ہے۔ زائرین عرس اپنے بچوں کو دینی تعلیم دلانے کا ایک شوق لئے اپنے گھروں کو رخصت ہوتے ہیں۔

طلبہ میں تحریری لیاقت پیدا کرنے کے لئے استعداد کے مطابق ہر جماعت کے طلبہ کو الگ الگ عنوان دیا جاتا ہے۔ اول، دوم آنے والے طلبہ کو حضرت قبلہ جشن ولادت سرکار مجاہد ملت ۸ر محرم الحرام کے حسین موقع پر قیمتی اور مفید کتابیں انعام کے طور پر عطا فرماتے ہیں۔ ساتھ ہی ہر جماعت میں پہلی اور دوسری پوزیشن حاصل کرنے والے طلبہ اور پورے جامعہ میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے والے طالب علم کو ''ممتاز الجامعہ'' کا انعام دیا جاتا ہے۔ طلبہ کے ترغیبی پروگرام میں حضرت شرکت فرماتے ہیں اور ہدایت اور پند و نصیحت سے نوازتے ہیں۔ جس سے طلبہ کے اندر حصول علم کے شوق میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔

حضرت قبلہ کی اولین ترجیح ہوتی ہے کہ ان کے متعلق مساجد میں وہ طلبہ نماز تراویح پڑھائیں جو دارالعلوم کے درجات عالیہ میں زیر تعلیم ہیں تاکہ ان کا مالی تعاون بھی ہو اور حوصلہ افزائی بھی۔ فارغین کو حضرت جگہ بھی دلواتے ہیں۔ ان کی جائے ملازمت میں جاکر عوام میں اپنے تعریفی کلمات سے ان کی اہمیت دلاتے ہیں۔ محنتی طالب علموں کو مالی تعاون فرماتے ہیں۔ بعض خوش نصیب فارغین کو دارالعلوم کے مختلف شعبوں میں ملازمت عطا فرماتے ہیں۔

حضرت کی ان نوازشوں کو طلبہ بچشم خود ملاحظہ کرتے ہیں۔ اس لئے طلبہ کی ایک بڑی تعداد بطیّب خاطر حضرت کے دست حق پرست پر بیعت کر لیتی ہے۔

قابل غور نکتہ یہ ہے کہ جس ادارہ کے طلبہ اپنے سربراہ کو صرف ناظم و مہتمم ہی نہ سمجھیں بلکہ اپنا خیرخواہ، مربی اور مرشد جانیں ان کی عقیدت مہتمم اور ان کے ادارہ کے ساتھ کس قدر ہوگی، اس کا اندازہ ہر باشعور شخص لگا سکتا ہے۔ نیز کسی ادارہ کے مدرسین، اپنے ناظم کو سربراہ کے ساتھ اپنا مرشد خلافت بھی باور کر لیں تو یقیناً ادارہ کی خدمت، ملازمت نہیں بلکہ سعادت سمجھ کر کریں گے۔ طلبہ و اساتذہ جب اپنے ناظم و مہتمم کے کئے

اتنے مخلص ہو جائیں تو ادارہ صرف ترقی کی راہ پر گامزن ہی نہیں ہوتا بلکہ عروج وارتقا اور شہرت وناموری اس کی گرد راہ بن جاتی ہے۔

حضرت حبیب ملت صاحب قبلہ نے اساتذہ سے لے کر طلبہ تک کے ذہنوں کو ہموار کرنے میں جس ٹکنیک کے ساتھ ہفت اقلیم طے کیا ہے۔اس کے لئے آپ مبارک باد کے بھی قابل ہیں اور لائق تقلید بھی۔اس سے جہاں ان کے بے پناہ ایثار وقربانی اور عطا و بخشش کا پتہ چلتا ہے وہیں اس بات کا بھی بھر پور ثبوت ملتا ہے کہ دارالعلوم کی تمام تر ترقیاں آپ کی چشم پوشی، اعلیٰ ظرفی اور بلند اخلاقی کی رہین منت ہے۔ ع

رونق ہے کل برات کی دولہا کے دم کے ساتھ

☆☆☆☆☆

حبیب ملت اور محبت رسول

ماسٹر منور احمد حبیبی، دھام نگر شریف، جنرل سکریٹری مدرسہ بورڈ ایجوکیشن، اڑیسہ

ایمان دراصل عشق ومحبت کی اعلی ترین منزل ہے، یہ وہ منزل ہے جہاں پہنچ کر انسان اپنا وجود تک بھول جاتا ہے، محبوب کی رضا اور اس کی خوشنودی کے لیے وہ ہر طرح کی صورتیں برداشت کرنے کی نہ صرف قوت رکھتا ہے بلکہ ان صعوبتوں میں بھی اسے لذت وسرور حاصل ہوتا ہے، عشق وہ جذبہ ہے جو دنیا کی تمام آرائشوں سے بے نیاز کر کے صرف اور صرف وصال محبوب اور رضائے حبیب کی تڑپ پیدا کرتا ہے۔ مذہب اسلام کی بھی ساری عمارتیں عشق ومحبت کی لافانی جذبات پر قائم ہیں اور اللہ ورسول کی محبت ہی اصل ایمان ہے، جس پر قرآن واحادیث گواہ ہیں اور خدا کی محبت محبت رسول پر دلالت کرتی ہے .اور یہ پیغام بھی دیتی ہے کہ اللہ کی محبت، محبت رسول کے بغیر ناقص ہے، کیوں کہ اللہ تعالی سے عشق براہ راست نہیں ہوسکتا کہ وہ تعین وتعنیات سے پاک، احساس وادراک سے ماورا، ہماری عقل، ہمارا احساس، ہماری نظر اسے احاطہ نہیں کرسکتی اس لیے کہ خدائے تعالی نے خود اعلان فرمایا:

قا ٍ ان کنتم تحبو ن الله فاتبعو نی ٍ یحبکم اللّٰه(سورہ آل عمران)
اے محبوب! آپ فرما دیجئے اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا۔

لہٰذا خدا کی محبت پانے کا واسطہ محبت رسول واتباع رسول ہے اور اتباع رسول کا حصول بغیر عشق رسول کے حاصل نہیں ہوتا، عشق رسول میں ڈوب کر ہی انسان با کمال بن سکتا ہے، کیوں کہ ایمان کی نعمت غیر مترقبہ عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بغیر حاصل نہیں ہوتی۔ حدیث شریف میں ہے کہ تم اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ میں تمہارے نزدیک تمہارے ماں باپ اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔ اعلی حضرت رضی اللہ تعالی عنہ نے عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا یوں اظہار کیا ہے۔

جان ہے عشقِ مصطفیٰ روز فزوں کرے خدا
جس کو ہو درد کا مزا ناز دوا اٹھائے کیوں

اس ضمن میں ایک دو واقعہ ملاحظہ ہوں مولانا عاشق القادری بیان کرتے ہیں کہ آپ کے چہیتے مرید محمد اختر حسین دو بندہ کیندرا پارہ کے گھر بموقع جشن عید میلاد النبی ﷺ ۲۰۱۳ء میں حبیب ملت تشریف لائے، آپ کے قیام گاہ کو ہر طرح سے مزین کیا گیا تھا، آپ کے ساتھ متعدد افراد تھے، آپ نے قیام گاہ میں قدم رنجہ ہوتے ہی فرمایا: شاید یہاں کوئی بیٹھا تھا؟ جناب اختر صاحب نے عرض کیا: ہمارے رشتہ دار میں ایک دیوبندی وہابی ہے، وہ یہاں بیٹھا تھا آپ نے قیام گاہ کی تبدیلی کا حکم صادر فرمایا پیہم اصرار پر بھی گوارہ نہیں کیا اور فرمایا سادہ کمرہ بہتر ہے بدعقیدہ کی پرچھائی سے، یقیناً

اس میں غایت عشق رسول کی جھلک نظر آتی ہے۔
امسال دھام نگر شریف میں اکسی دیوبندی علاقہ سے ایک شخص کے یہاں دولہا آیا، اور شادی ہوگئی یہ ناگفتہ بہ خبر جب حبیب ملت تک پہنچی تو آپ کو کافی افسوس ہوا اور دشمنان رسول کی آمد سے آپ تڑپ گئے، فوراًاس کے سد باب اور باطل عقائد کے ردوابطال کے لئے برسر پیکار ہوگئے اور دارالعوم مجاہد ملت کے اساتذہ اور معزز افراد دیگر علما کی جماعت کو لیکر کئی رزوہ اجلاس کروایا اور اپنی تمام مصروفیات کو بالائے طاق رکھ کر دھام نگر میں بدعقیدگی کا خاتمہ کیا۔

وہ حبیب ملت: جن کا سینہ محبت مصطفیٰ کا گنجینہ ہے آن کے دل میں محبت رسول کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر موجزن ہے، آپ کے لیل ونہار سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد میں بسر ہوتے ہیں، خواہ آپ کی گفتگو ہو یا تقریر وخطابت غرض کہ ہر ادا میں عشق رسالت کی جھلک نظر آتی ہے۔ عاشقان رسول سے غایت درجہ کی محبت والفت، شفقت و پیار اور دشمنان رسول سے غایت عداوت و دشمنی رکھتے ہیں اور حقیقی محبت کا تقاضہ بھی یہی ہوتا ہے کہ محبوب کے تعلقات والوں سے بھی محبت کرے اور محبوب خدا کے دشمنوں سے دشمنی رکھے۔ محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے شوق واشتیاق سے دل معمور رہتا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد اور ذکر پاک میں ہمیشہ رطب اللسان رہتے ہیں۔ جاگنے میں بھی یاد، چلنے پھرنے میں بھی یاد، لباس پہننے میں سنت کی ادائیگی غرضیکہ ہر حالت میں دل وزبان سے ذکر محبوب سے اپنے کو گرمایا کرتے ہیں، ذکر محبوب خدا کی فراوانی کے ساتھ سرور عالم ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام کے لیے ہمہ وقت تیار رہتے ہیں۔

وہ حبیب ملت جو عشق رسول میں مستغرق ہوکر ہر وقت ان جملوں کو اپنی ناصحانہ

تقریر وتحریر میں ذکر کیا کرتے ہیں کہ اے مسلمانوں تم پر فرض ہے کہ اپنے آقا ومولیٰ محبوب داور، نائب پروردگار کی عزت وحرمت، شان وشوکت، عظمت ورفعت، عدالت وصداقت، رسالت ونبوت، ہدایت وشرافت، عفت وعصمت، تہذیب وتمدن، ثقافت وحضارت کے لیے سنت صدیق کو عملی جامہ پہناتے ہوئے سب کچھ قربان کردو،

وہ حبیب ملت جو قوم کی فلاح و بہبود کے لیے ہمہ وقت تیار رہا کرتے ہیں، اپنی قیمتی زندگی کو اس مقدس فریضہ کے لیے وقف کر رکھا ہے کہ

آپ کی شخصیت کا سب سے روشن پہلو اسلامی قدروں کی پاسداری ہے۔ آپ کے فکر و عمل کا دائرہ اسلامی اصولوں کی حدود سے کبھی بھی تجاوز کرتا دکھائی نہیں دیتا۔

وہ حبیب ملت: عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم جن کی شخصیت کا جزء لا ینفک ہے، تاجدار مدینہ، راحت قلب وسینہ ﷺ کی محبت کا گنجینہ ہے۔

وہ حبیب ملت جنھوں نے اپنے پاکیزہ خیالات اور اپنی عمدہ قیادت اور آفاقی فکرو نظر سے ہزاروں گم گشتگانِ راہ کو منزلِ مقصود تک پہنچا دیا۔

وہ حبیب ملت جنھوں نے سیکڑوں اداروں کی سرپرستی فرمائی اور قوم کی رشد و ہدایت کے لئے دارالعلوم کی شکل میں دینی قلعہ قوم کو عطا فرمایا۔

وہ حبیب ملت جنھوں نے بیعت وارشاد کا ایسا روحانی چشمہ جاری فرمایا کہ ہزاروں مسلمان حلقہ ارادت میں داخل ہورہے ہیں۔

وہ حبیب ملت جنھوں نے سرزمین اڑیسہ میں دارالعلوم قائم کر کے علم وعمل کا شہر آباد کیا جس سے ہزاروں تشنگان علوم سیراب ہورہے ہیں۔

وہ حبیب ملت جنھوں نے مسلک اعلی حضرت کے تحفظ وبقا کی خاطر کثیر مدارس کی سنگ بنیاد رکھی۔

☆☆☆☆☆☆☆

حبیب ملت تاریخ کے آئینے میں

حضرت مولانا شہاب الدین برکاتی

ناظم اعلیٰ الجامعۃ الحبیب نجم العلوم، تاراکوٹ، جاج پور

☆اسم گرامی: سید غلام محمد حبیبی

☆لقب: حبیب ملت ۲۰۰۳ء

☆مولد و مسکن دھام نگر شریف

☆تاریخ پیدائش ۱۵ جنوری ۱۹۶۶ء

☆رسم بسم اللہ خوانی حضور مجاہد ملت علیہ الرحمہ

☆ابتدائی تعلیم مدرسہ غوثیہ روفیہ دھام نگر شریف

☆درس نظامی کا آغاز ۱۲/فروری ۱۹۸۰ء جامعہ حبیبیہ الہ آباد

جامعہ حبیبیہ میں مولویت کی دستار ہوئی

☆درس نظامی کی تکمیل، فیض العلوم جمشید پور میں دستار فضیلت ۱۹۸۶ء

☆بعت وارادت حضور مجاہد ملت علیہ الرحمہ

☆ **اجازت وخلافت**

(۱) حضرت علامہ مولانا عبدالوحید حبیبی علیہ الرحمہ ۱۹۹۰ء میں عرس مجاہد ملت کے موقع پر

(۲) حضرت شمس العلماء مفتی نظام الدین حبیبی علیہ الرحمہ ۱۹۹۰ء میں عرس مجاہد ملت کیموقع پر

(۳) حضرت قاری عبدالتواب صاحب قبلہ ۱۹۹۲ء میں

(۴) حضور تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی اختر رضا ازہری ۲۰۰۱ء

(۵) حضرت علامہ سید غیاث الدین احمد قادری کالپی شریف ۲۰۰۵ء

☆ شادی خانہ آبادی ۹/۱۹۹۵ء

(ضیاء الحدیث)

تادم تحریر حج وزیارت مقدس مقامات کی حاضری

پہلا حج ۱۹۸۶ء دوسرا حج ۲۰۰۲ء تیسرا حج ۲۰۰۴ء چوتھا حج ۲۰۰۵ء

☆ پانچواں حج ۲۰۰۶ء چھٹا حج جنوری ۲۰۰۷ء ساتواں حج ڈسمبر ۲۰۰۷ء

☆ **عمرہ** رمضان المبارک ۲۰۰۷ء آٹھواں ۲۰۰۸ نواں ۲۰۰۹ء

☆ دسواں ۲۰۱۰ء گیارہواں ۲۰۱۱ء بارواں تیرواں ۲۰۱۲ء

☆ اب تک سولہ بار حج بیت کی حاضری کے شرف حاصل ہو چکے ہیں۔

☆ بغداد معلیٰ میں چھ بار حاضری ہو چکی ہے۔

☆ بیت المقدس میں چھ دفعہ حاضری ہو چکی ہے۔

☆☆☆☆☆☆

حبیب ملت کے چند مشاہیر خلفاء

از: ادارہ

حضرت مفتی عابد حسین صاحب مصباحی

دارالعلوم فیض العلوم، جمشید پور

نام: عابد حسین رضوی۔

والد: مولانا محمد یونس قادری رضوی۔

جائے پیدائش: قصبہ لوکہا بازار ضلع مدھوبنی، بہار۔

تاریخ پیدائش: ۸؍ جمادی الاولیٰ ۱۳۸۱ھ مطابق ۱۷؍ نومبر ۱۹۶۱ء بروز جمعہ۔

ابتدائی تعلیم: اپنے والد ماجد مولانا محمد یونس قادری رضوی حامدی سے حاصل کئے۔
درس نظامی کا آغاز: مدرسہ شمس العلوم گھوسی، یوپی۔
درس نظامی کی تکمیل: الجامعۃ الاشرفیہ، مبارکپور، آعظم گڑھ، یوپی۔
فراغت: الجامعۃ الاشرفیہ، مبارکپور، آعظم گڑھ، یوپی ۱۹۸۶ء۔
تعلیمی لیاقت: بہار بورڈ سے عالم، فاضل تر پردیش عالم وغیرہ۔
تدریسی خدمات: دار العلوم فیض العلوم، جمشید پور بعد فراغت تا ہنوز۔
پیر و مرشد: سرکار مفتی آعظم ہند علیہ الرحمہ۔
اجازت وخلافت: حضور تاج الشریعہ علامہ اختر رضا خان بریلی شریف، حضور محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ صاحب امجدی، حضور امین شریعت علامہ سبطین رضا صاحب، حضور حبیب ملت سید غلام محمد صاحب حبیبی، حضرت سید اویسی مصطفیٰ صاحب بلگرام شریف، حضرت مولانا مجیب اشرف صاحب ناگپور، حضرت مولانا سید غیاث الدین صاحب کالپی شریف سے۔
مشغلہ: درس وتدریس، افتاء، عہدہ قضا دار القضاء ادرہ شریعہ، جھارکھنڈ۔
تصنیفات: (ا) مفتی آعظم کی استقامت وکرامت (۲) غوث آعظم (۳) امام احمد رضا۔

حضرت علامہ ومولانا محمد حنیف حبیبی مصباحی

شیخ الحدیث دار العلوم مجاہد ملت، دھام نگر شریف

نام: محمد حنیف حبیبی
ولدیت: شیخ ابوالقاسم حبیبی
جائے پیدائش: اشرف نگر، رگھوناتھ پور، ضلع بالاسور، اڈیشا
تاریخ پیدائش: ۴رجولائی ۱۹۷۲ء
ابتدائی تعلیم: پرائمری اسکول اشرف نگر، مدرسہ غوثیہ روفیہ دھام نگر شریف
اعلیٰ تعلیم: مدرسہ شمس العلوم گھوسی

درس نظامی کی تکمیل: الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور، یوپی ۱۹۹۵ء
تعلیمی لیاقت: مولوی، ماہر، عالم، فاضل حدیث فاضل اردواڈیشابورڈ، قرات سبعہ جامعہ اشرفیہ مبارکپور۔
تدریسی خدمات: دارالعلوم مجاہد ملت، دھام نگر شریف
بحیثیت صدرالمدرسین ۱۹۹۵ء تا ۱۹۹۹ء
بحیثیت شیخ الحدیث از ۱۹۹۹ء تاہنوز
شرف بیعت: سرکارمجاہد ملت علیہ الرحمہ سے
اجازت وخلافت: حضرت علامہ مفتی عبدالحلیم صاحب رضوی، حضرت قاری ملت نعمت اللہ صاحب حبیبی، نواسۂ سرکار مجاہد ملت حضور حبیب ملت سے۔
مشغلہ: درس وتدریس، تقریر، تحریر، آل انڈیا تبلیغ سیرت خانقاہ حبیبیہ کی رہنمائی، آل انڈیا تبلیغ سیرت شاخ جاجپور کی سرپرستی، اڈیشا کے مختلف مدارس کی تعلیمی نگرانی۔
تصنیفات: حیات نعمت ملت، سرکار مجاہد ملت کی کتاب " ایدالنبی لدفع اوھام البغی"معروف بہ" آئینۂ نجدیت" کا تعارف وتحشیہ اس کے علاوہ ملک کے مختلف رسائل وجرائد کے لئے مضمون نگاری۔
حج وزیارت: ۲۰۰۸ء حضور حبیب ملت کے ساتھ، ۲۰۱۰ء والدۂ محترمہ کے ساتھ عمرہ کی ادائیگی۔

حضرت علامہ ومولانا محمد نوشاد عالم مصباحی

پرنسپل: دارالعلوم مجاہد ملت، دھام نگر شریف

نام: محمد نوشاد عالم خان
والد: عبدالجبار خان احسانی (مرحوم)
جائے پیدائش: مقام وپوسٹ تلاری شریف، ضلع گیا (بہار)
تاریخ پیدائش: ۱۱/دسمبر ۱۹۷۳ء

استاد ناظرہ: صوفی مولانا عبدالحمید خان قادری
داخلہ: دارالعلوم ضیاء الاسلام ٹکیہ پاڑہ، ہوڑہ ۱۹۸۴ء
استاد حفظ: حضرت حافظ نصیرالدین صاحب (نابینا)
تکمیل حفظ قران: ۱۹۸۶ء
داخلہ: جامعہ اشرفیہ مبارکپور ۱۶/شوال المکرّم ۱۴۱۰ھ/۱۲/مئی ۱۹۹۰ء
تکمیل عالمیت: ۱۹۹۴ء دستار فضیلت ۱۵/۱اکتوبر مطابق یکم جمادی الآخرہ ۱۴۱۷ھ
ختم بخاری شریف: ۳/دسمبر ۱۹۹۶ء ۲۱/رجب المرجب ۱۴۱۷ھ بزبان حضرت مفتی شریف الحق صاحب امجدی علیہ الرحمیہ
تعلیمی لیاقت: الہ آباد بورڈ سے منشی، مولوی، عالم، کامل/اڑیسہ بورڈ سے ماہر، عالم، فاضل حدیث، فاضل اردو۔
آغاز تدریس: دارالعلوم قادریہ رضویہ، برجونالہ، کولکاتا ۱۹۹۷ء۔ دارالعلوم مجاہد ملت دھام نگر شریف ۱۹۹۸ء۔ دارالعلوم مجاہد ملت میں عہدۂ صدارت از یکم جولائی ۱۹۹۹ء تا حال
پیرومرشد: اشرف الاولیاء حضرت سید مجتبیٰ اشرف اشرفی جیلانی علیہ الرحمہ
خلافت: نواسۂ سرکار مجاہد ملت حضور حبیب ملت سے
عقد مسنون: ہمراہ دختر نیک اختر جناب ڈاکٹر نصیرالدین خان نوری، چیر کی بازار (گیا) ۲۴/مارچ ۲۰۰۳ء مطابق ۲۰/محرم الحرام ۱۴۲۴ھ
زیارت حرمین شریفین: ۲۰۱۰ء

حضرت علامہ ومولانا محمد اصغر علی مصباحی

استاذ: دارالعلوم مجاہد ملت، دھام نگر شریف

نام: محمد اصغر علی قادری
ولدیت: محمد خیرالدین
سکونت اصلی: مقام بندوہ، ضلع اورنگ آباد، صوبہ بہار

تاریخ پیدائش: ۲۵ / اکتوبر ۱۹۷۸ء

ابتدائی تعلیم: مدرسہ سراج العلوم، مہراج گنج

اعلیٰ تعلیم: الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور، یوپی

تعلیمی لیاقت: میٹرک (بہار)، وسطانیہ ، فوقانیہ ، عالم (بہار بورڈ)، عالم و فاضل (جامعہ اشرفیہ) منشی و منشی کامل، عالم (یوپی بورڈ) ماہر، عالم، فاضل (اڈیشا بورڈ)

سن فراغت: الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور ۱۹۹۸ء

تدریسی خدمات: جامعہ عربیہ مرزاپور یوپی ۱۹۹۹ء، دارالعلوم مجاہد ملت، دھام نگر شریف از ۲۰۰۰ء تا حال

شرف بیعت: حضرت علامہ مفتی سید اصغر امام صاحب، پرنسپل جامعہ فاروقیہ بنارس

طالب: قاضی القضاۃ فی الہند حضرت علامہ مفتی اختر رضا خان صاحب قبلہ ازہری۔

خلافت: نواسۂ سرکار مجاہد ملت حضور حبیب ملت سے

مشغلہ: درس و تدریس، تقریر، تحریر

تصنیفات: دارالعلوم مجاہد کا ماضی، حال، مستقبل۔ حضور مجاہد ملت ارباب علم و دانش کی نظر میں۔

حج و زیارت: ۲۰۱۳ء۔

حضرت علامہ و مولانا شہادت حسین مصباحی

استاذ: دارالعلوم مجاہد ملت، دھام نگر شریف

نام: محمد شہادت حسین

ولدیت: محمد حبیب الدین رضوی

سکونت اصلی: رضانگر، درجنا ڈیہ، ساپا مارن، گریڈیہہ، جھارکھنڈ

تاریخ پیدائش: ۲۰ / مارچ ۱۹۷۲ء بروز جمعرات بوقت صبح

ابتدائی تعلیم: مکتب، بونا کوڈاڈیہ، و چھوٹی مارن، و درجنا ڈیہ، مدرسہ: دارالعلوم

قادریہ،گھوڑ ستھمبہ۔

اعلیٰ تعلیم: دارالعلوم ضیاالاسلام،ٹکیہ پاڑہ،ہوڑہ،الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور،یوپی

تعلیمی لیاقت: وسطانیہ،فوقانیہ،مولوی،عالم،جھارکھنڈ اکیڈمی کونسل،رانچی،ماہر،عالم اڈیشابورڈ،ادیب وادیب ماہر علی گڑھ،فضیلت ضیاءالاسلام ہوڑہ،فضیلت الجامعۃ الاشرفیہ، مبارکپور۔

سن فراغت: ضیاءالاسلام ہوڑہ،جنوری ۱۹۹۵ء الجامعۃ الاشرفیہ دسمبر ۱۹۹۷ء

تدریسی خدمات: مدرسہ الدمان،کرناٹک،جامعہ غوثیہ،دارجلنگ،مدرسہ انیس الغرباء بیر بھوم،دارالعلوم رضاء مصطفیٰ،مٹیابرج،دارالعلوم مجاہد ملت،دھام نگر شریف (تاحال)

شرف بیعت: حضرت سید شاہ آل رسول حسنین میاں نظمی مارہروی علیہ الرحمہ ۱۹۹۶ء

خلافت: نواسۂ سرکار مجاہد ملت حضور حبیب ملت

مشغلہ: درس وتدریس،نعت گوئی،تحریر

تصنیفات: حضور حبیب ملت ایک مرشد کامل،گلدستۂ چہل حدیث۔

مذکورہ حضرات کے علاوہ چند حضرات جنہیں حبیب ملت سے خلافت ملی ہے:

حضرت مولانا غلام آسی مصباحی -ملک بازار کوکاتا ۱۴۳۹ھ ۲۰۱۷ء

حضرت مولانا محمد اقبال حبیبی،نئی ہٹی چوبیس پرگنہ،کولکاتا۔۱۴۳۹ھ ۲۰۱۷ء

حضرت مولانا نورمحمد مصباحی،نئی ہٹی چوبیس پرگنہ،کولکاتا۔۱۴۳۹ھ ۲۰۱۷ء

حضرت مولانا جلال الدین شاکر، انگش کولکاتا۔۱۴۳۹ھ ۲۰۱۷ء

حضرت مولانا حسیب رضا،کولکاتا۔۱۴۳۹ھ ۲۰۱۷ء

حضرت علامہ ومولانا مفتی اعجاز احمد مصباحی

استاذ: دارالعلوم مجاہد ملت،دھام نگر شریف

نام: اعجاز احمد

سکونت اصلی: راجواڑہ، راج محل، صاحب گنج، جھارکھنڈ
تاریخ پیدائش: ۱۰؍جنوری ۱۹۷۷ء
ابتدائی تعلیم: مدرسہ کلیمیہ امینیہ راج محل، گلشن کلیمی آھیرن مرشد آباد، جامعہ رزاقیہ شیداپور مرشد آباد (بنگال) دارالعلوم قادریہ چریاکوٹ ضلع مئو، یوپی۔
اعلیٰ تعلیم: درجۂ ثالثہ تا درجہ تحقیق الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ، یوپی
تعلیمی لیاقت: جھارکھنڈ بورڈ سے وسطانیہ، فوقانیہ، عالم
سن فراغت: الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور ۲۰۰۱ء
بیعت: قاضی القضاۃ فی الہند حضرت علامہ مفتی اختر رضا خان صاحب قبلہ ازہری
طالب: حضور امین شریعت علامہ سبطین رضا خان صاحب علیہ الرحمہ
خلافت واجازت: حضور امین شریعت علامہ سبطین رضا خان صاحب علیہ الرحمہ، حضرت مفتی انوار الحق صاحب مصطفوی، نواسۂ سرکار مجاہد ملت حضور حبیب ملت سے
مشغلہ: درس وتدریس، تقریر، افتاء۔
زیارت حرمین شریفین (عمرہ): ۲۰۱۵ء۔

حضرت محمد مدثر حسین حبیبی مصباحی

نام: محمد مدثر حسین خان
ولدیت: جلال الدین خان حبیبی
جائے پیدائش: اورنگ پرستم پور، جاجپور اڈیشا
تاریخ پیدائش: ۱۲؍فروری ۱۹۶۵ء
ابتدائی تعلیم: گاؤں کے پرائمری اسکول میں
درس نظامی کا آغاز: مدرسہ قادریہ حبیبیہ، بھدرک
داخلہ جامعہ اشرفیہ: ۱۹۷۸ء
درس نظامی کی تکمیل: الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور، یوپی ۱۹۸۴ء

تدریسی خدمات: مدرسہ غوثیہ، بھیمراج پور، کٹک بعد فراغت سے ۱۸ر سال مدرسہ اسلامیہ ملحق اڈیشابورڈ اورنگ پرستم پور از ۲۰۰۱ء تا ہنوز۔

شرف بیعت: حضور مجاہد ملت علیہ الرحمہ سے

خلافت: نواسۂ سرکار مجاہد ملت حضور حبیب ملت، حضرت قاری نعمت اللہ حبیبی الہ آبادی گوجیدرہ، حضرت مفتی مجیب اشرف صاحب قبلہ ناگپوری سے

مشغلہ: درس وتدریس، تقریر، آل انڈیا تبلیغ سیرت شاخ جاجپور کی صدارت۔

حضرت علامہ ومولانا مفتی مشکور علی ازہری

استاذ: دارالعلوم مجاہد ملت، دھام نگر شریف،

نام: محمد مشکور علی حبیبی

ولدیت: شیخ تصدق علی حبیبی مرحوم

سکونت اصلی: مصطفےٰ پور، دبلو، بھدرک

تاریخ پیدائش: ۱۵ر ستمبر ۱۹۸۵ء

ابتدائی تعلیم: مدرسہ قادریہ، قادری نگر، مصطفےٰ پور دبلو، بھدرک

اعلیٰ تعلیم: دارالعلوم مجاہد ملت دھام نگر شریف

تکمیل عالمیت: دارالعلوم مجاہد ملت دھام نگر شریف ۲۰۰۳ء

داخلہ: جامعہ حضرت نظام الدین اولیاء ۲۰۰۳ء

فراغت: جامعہ حضرت نظام الدین اولیاء ۲۰۰۵ء

داخلہ: جامعۃ الازہر، قاہرہ، مصر شعبۂ شریعہ اسلامیہ ۲۰۰۵ء

فراغت: جامعۃ الازہر، قاہرہ، مصر ۲۰۰۹ء

تدریسی خدمات: دارالعلوم مجاہد ملت از ۲۰۱۰ء تا حال

بیعت: نواسۂ سرکار مجاہد ملت حضور حبیب ملت سے

خلافت واجازت: نواسۂ سرکار مجاہد ملت حضور حبیب ملت سے

مشغلہ: درس وتدریس،تقریر،افتاء۔

حضرت مفتی محمد مشرف رضا مصباحی

مہتمم کلیۃ البنات رابعہ بصریہ، کیندراپاڑہ، قاضی ادارہ شرعیہ اڈیشا

نام: محمد مشرف رضا

ولدیت: شیخ مولی بخش (مرحوم)

جائے پیدائش: کچھری ڈیہہ، بھرتپور، کیندراپاڑہ

تاریخ پیدائش: ۲۰ر جمادی الثانی ۱۴۰۴ھ مطابق ۲۳ر مارچ ۱۹۸۴ء

تعلیمی ابتداء: گورنمنٹی اسکول ۱۹۸۹ء

دینی تعلیم کا آغاز: مدرسہ حنفیہ، جامع مسجد، کیندراپاڑہ ۱۹۹۵ء

درس نظامی کا آغاز: دارالعلوم مجاہد ملت، دھام نگر شریف ۱۹۹۹ء

دستار قرأت: بموقع جشن صد سالہ سرکار مجاہد ملت ۲۰۰۱ء

دستار مولیت: بموقع جشن سیمیں سرکار مجاہد ملت ۲۰۰۳ء

دستار عالمیت: بموقع عرس مجاہد ملت ۲۰۰۵ء

داخلہ: جامعہ اشرفیہ مبارکپور ۲۰۰۵ء

دستار فضیلت: بموقع عرس حافظ ملت، یکم جمادی الآخرہ ۱۴۲۸ھ/۲۰۰۷ء

داخلہ: جامعہ امجدیہ رضویہ، گھوسی ۲۰۰۷ء

دستار تخصص فی الفقہ: بموقع عرس صدر الشریعہ ۲ر ذوالقعدۃ ۱۴۳۰ھ مطابق ۲۲ر اکتوبر ۲۰۰۹ء

تعلیمی لیاقت: اڑیسہ بورڈ سے مولوی، ماہر، عالم، فاضل حدیث، فاضل اردو

تدریسی خدمات: دارالعلوم مجاہد ملت، دھام نگر شریف میں ۵ر سال ۲۰۰۹ء تا ۲۰۱۴ء۔

مدرسہ اسلامیہ عربیہ، دلاور پور، کیندراپاڑہ ملحق اڈیشا بورڈ (تاحال)

شرف بیعت: تاج الشریعہ قاضی القضاۃ فی الھند علامہ اختر رضا خان صاحب ازہری بموقع عرس امجدی ۲۰۰۹ء

خلافت: نواسۂ سرکار مجاہد ملت حضور حبیب ملت سے

مشغلہ: درس وتدریس، فتاویٰ نویسی، قضاء۔

حضرت مولانا علی جان حبیبی

نائب مہتمم جامعہ گلشن فاطمہ، وشاکھا پٹنم

نام: محمد علی جان حبیبی

ولدیت: شیخ رمضان حبیبی

جائے پیدائش: سورو ضلع بالیسر، اڑیسہ

تاریخ پیدائش: ۱۷؍اکتوبر ۱۹۶۶ء

مقیم حال: گاجواکا، وشاکھا پٹنم، آندھرا پردیس

ابتدائی تعلیم: مدرسہ جمالیہ حبیبیہ، سورو اور دیگر مدارس

درس نظامی کا آغاز: مدرسہ قادریہ حبیبیہ، بھدرک

درس نظامی کی تکمیل: دارالعلوم اسحاقیہ نوریہ، وشاکھا پٹنم ۱۹۸۷ء

تعلیمی لیاقت: انڈین الٹانیٹو میڈیشن کلکتہ سے طب یونانی کی سند ۲۰۰۸ء

تدریسی خدمات: دارالعلوم اسحاقیہ نوریہ، وشاکھا پٹنم ۱۱؍سال

شرف بیعت: حضور مجاہد ملت علیہ الرحمہ

خلافت: نواسۂ سرکار مجاہد ملت حضور حبیب ملت، نعمت ملت حضرت قاری نعمت اللہ حبیبی علیہ الرحمہ، حضرت حافظ معبود بخش، مفتی اعظم اڑیسہ، نبیرۂ اعلیٰ حضرت امین شریعت، شہزادۂ امین شریعت علامہ سلمان رضا صاحب، قاری سید مقبول حسین صاحب الہ آبادی، قاری امانت رسول صاحب پیلی بھیت۔

مشغلہ: معاون اڈیٹر اصنام شکن وشاکھا پٹنم، جوائنٹ اڈیٹر پبلک ویدکا وشاکھا پٹنم، گورنمنٹ قاضی، خطابت کے دورے، مساجد و مدارس اہلسنت کی تعمیر و ترقی۔

تصنیفات: اصلاح معاشرہ، جواہرات قدرت، حیات نور (زیر ترتیب)

اکابر اساتذہ: حضور مفتی اعظم اڑیسہ۔

حضرت مولانا محمد منظور عالم حبیبی مدنی

نام: محمد منظور عالم حبیبی مدنی

والد: حاجی غلام محمد

جائے پیدائش: ضلع ہزاری باغ

تاریخ پیدائش: ۱۹رمئی ۱۹۶۳ء

مقیم حال: ضلع بکاروا سٹیل سٹی، جھارکھنڈ

تعلیم: ابتدا مدرسہ شمس العلوم گھوسی، یوپی۔ پھر مدرسہ حنفیہ غریب نواز بجرڈیہہ، بنارس۔ پھر مدرسہ فیض العلوم، جمشید پور

تعلیمی لیاقت: بہار بورڈ سے فاضل اردو، فاضل پرشین وادیب کامل

فراغت: دستارفضیلت ۱۹۸۶ء میں مدرسہ فیض العلوم سے حضور حبیب ملت کے ساتھ۔

ہم سبق: حضور حبیب ملت

پیرومرشد: سرکار مجاہد ملت علیہ الرحمہ

خلافت: حضور حبیب ملت سے، دیگر وظائف کی اجازت شمس العلماء حضرت مفتی نظام الدین الہ آبادی علیہ الرحمہ اور حضور جمال ملت بر ملی شریف سے۔

تدریسی خدمات: بعد فراغت دارالعلوم مجاہد ملت میں تین سال بحیثیت صدر المدرسین۔

مشغلہ: منصب امامت جامع مسجد بکاروا سٹیل سٹی، جھارکھنڈ

تصنیفات: (۱) آداب نکاح (۲) لڑکا ہو یا لڑکی شادی سے پہلے انٹرویو (۳) نماز کیوں پڑھیں گے (۴) نفس کا دشمن (۵) ہماری شادی (٦) روشنی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حبیب ملت کے چند اساتذۂ کرام:

حضرت مولانا شاہدین مصباحی، بھدرک

اشرف العلما حضرت سید محمد اشرف حبیبی علیہ الرحمہ

از: حضرت مولانا شاہدین مصباحی، بھدرک

لحد میں عشق رخ شہ کا داغ لے کے چلے اندھری رات سنی تھی چراغ لے کے چلے

صوفی باصفا، عالم باعمل، عاشق غوث وخواجہ ورضا، فدائے حبیب حضرت علامہ ومولانا حافظ و قاری سید محمد اشرف حبیبی علیہ الرحمۃ والرضوان۔

ولادت

آپ کی ولادت باسعادت اشرف نگر، رگھوناتھ پور، ضلع بالاسور، اڑیسہ میں ۱۹۴۶ء میں ہوئی۔ آپ کے والد ماجد کا اسم گرامی سید عبدالحمید ہے۔ آپ کا وصال بمقام بھوانی پٹنہ ۱۹۹۸ء میں ہوا۔ مدفن آبائی وطن اشرف نگر، رگھوناتھ پور میں ہے۔ حضور اشرف العلما کی ذات ایسی مایہ ناز شخصیت ہے جس پر آپ کے استاذ و پیرومرشد حضرت فاتح عرب وعجم مجاہد ملت علیہ الرحمہ بڑا فخر کرتے تھے۔ آپ سفر وحضر میں اکثر اپنے پیرومرشد کے ساتھ رہے۔

حضور اشرف العلما کی ابتدائی دینی تعلیم رگھوناتھ پور کی مسجد میں مکمل ہوئی۔ عصری علوم کیلئے اپنے گاؤں کے ہائی اسکول میں آٹھویں جماعت تک تعلیم حاصل کی۔ اشرف العلما کو بھی سرکار مجاہد ملت کی طرح اسکول کی زندگی راس نہ آئی۔ آپ کی طبیعت دنیاوی تعلیم کو چھوڑ کر دینی علوم کی طرف مائل ہوئی۔ اعلیٰ تعلیم کے لئے مدرسہ مدینۃ العلم کٹک کے بڑے حافظ وقاری الحاج محمد......حبیبی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس گئے۔ بہت مختصر وقت میں آپ نے حفظ وقرأت مکمل کرلیا۔ آپ کی دینی رغبت کو دیکھ کر حضور مجاہد ملت نے آپ کو اس وقت کی عظیم درسگاہ جامعہ حبیبیہ، الہ آباد میں داخل کردیا۔

آپ نے جامعہ حبیبیہ میں اپنے فن کے بڑے بڑے ماہرین علوم دینیہ سے اکتساب فیض کیا اور جامعہ حبیبیہ ہی سے عالمیت وفضیلت کی ڈگری حاصل کی۔

فراغت کے بعد سرکار مجاہد ملت کے حکم پرضیاء الاسلام، ہوڑہ، بنگال میں مدرس مقرر ہوئے اور ساتھ ہی کسی مسجد میں امامت کے فرائض بھی انجام دیتے رہے۔ چند سال کے بعد حضرت مجاہد ملت مدرسہ غوثیہ رؤفیہ، دھام نگر شریف لے آئے اور صدرالمدرسین کے عہدے پر فائز کردیا۔ آپ نے یہاں پر بھی علمی قابلیت ولیاقت کے ذریعہ تشنگان علوم دینیہ کو خوب سیراب فرمایا، پھر سرکار مجاہد ملت کے حکم پر صوبہ اڑیسہ کی نہایت ہی سنگلاخ زمین (کالاہانڈی) آپ تشریف لائے۔

یہاں آتے ہی آپکے خلوص وللہیت، اخلاص ومحبت سے سخت دل مسلمانوں اور ہندوؤں میں اپنی نرالی شان وشوکت پیدا کرلی اور مسلمانوں کی ہر محاذ پر راہ نمائی فرمائی۔ اورانھیں غوث وخوجہ ورضا کا دیوانہ بنادیا۔ کچھ نامناسب حالات کے تحت کسی موقع پر آپ نے بھوانی پٹنہ چھوڑنے کا ارادہ فرمایا تو سرکار مجاہد ملت نے اپنے اس دیوانے کو سینے سے لگا کر فرمایا،، ہر مصیبت و پریشانی میں میرے غوث تمھاری مدد فرمائیں گے ،، اور بہت ساری دعاؤں سے نواز کرفرمایا کہ اسلام کی سربلندی کے لئے آپ کو اسی سرزمین پر خدمت کرنی ہے۔

مجاہد ملت کے اس دیوانے نے بھوانی پٹنہ اوراس کے اطراف واکناف کے اضلاع میں تبلیغ اسلام کی اشاعت میں خوب حصہ لیا۔ کوراپوٹ بالانگیر، رائے پور، جوناگڑھ پٹنہ کے گاؤں اوردیہاتوں تک اسلام کی ترویج واشاعت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا، بدمذہبوں وتخریب کاروں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا۔ گاہے بگاہے علمائے اہل سنت کی مجلسیں منعقد کر کے لوگوں کی اصلاح فرمایا کرتے۔ یہاں تک کہ لوگوں نے آپ کو ہر معاملے میں اپنا رہبرورہنما مان لیا۔

حضور مجاہد ملت اکثر آپ کی خبرگیری کے لئے بھوانی پٹنہ تشریف لاتے حتی کہ سرکار نے اپنا آخری اعتکاف بھی بھوانی پٹنہ کی مسجد میں فرمایا۔ خود سرکار مجاہد ملت نے مسجد سے متصل ایک عظیم الشان ادارے کی سنگ بنیاد رکھی۔ ادارے کا نام حبیب المدارس رکھا گیا، جو بھوانی پٹنہ اورقرب وجوار کے تشنگان علوم دینیہ کو سیراب کررہا ہے۔

اشرف العلما طلبہ کی تعلیم وتربیت کے ساتھ ساتھ تزکیہ نفس کی بھی تلقین کرتے اور انھیں قیمتی نصیحتوں سے نوازتے۔ ایک مشفق والد کی طرح ان کی راہ نمائی فرماتے۔

بیعت وخلافت

حضور مجاہدملت علیہ الرحمہ کے دست حق پرست پر بیعت کا شرف حاصل کیا۔

☆ خلافت : ماہرِ ہفت لسان حضرت علامہ الحاج محمد عاشق الرحمٰن صاحب صدر المدرسین، جامعہ حبیبیہ، الہ آباد نے خلافت سے سرفراز فرمایا۔

مشاہیر تلامذہ

وہ خوش نصیب طالبان علوم نبویہ جنھوں نے آپ سے شرف تلمذ حاصل کیا ان میں خصوصی طور پر (۱) حضور حبیب ملت حضرت علامہ مولانا الحاج الشاہ سید غلام محمد حبیبی صاحب قبلہ، سجادہ نشین خانقاہ حبیبیہ، دھام نگر شریف (۲) حضرت علامہ مولانا محمد حنیف صاحب قبلہ، شیخ الحدیث دارالعلوم مجاہد ملت، دھام نگر شریف (۳) حضرت علامہ مولانا مطیع اللہ صاحب قبلہ، جمشید پور، جھارکھنڈ (۴) حضرت مولانا اکمل حبیبی صاحب قبلہ، دھام نگر شریف (۵) حضرت مولانا عبداللہ حبیبی صاحب قبلہ، دھام نگر شریف نے بھی حضرت سے شرف تلمذ حاصل کیا، ادران کی دعاؤں وشفقتوں سے اعلیٰ مقام حاصل کیا۔آپ نے دور دراز کا سفر فرما کر لوگوں کو نمازی بنایا اور اپنے متعلقین کو دین وسنیت پر قائم رکھنے کے لئے پیران عظام خصوصاً حضور مجاہد ملت کے دامن سے وابستہ کر دیا۔

آپ بذات خود سنت وشریعت کے پابند رہے اور دوسروں کو پابندی کی بھی ترغیب دیتے رہے۔کسی بھی خلاف شرع حرکت پر آپ بے چین ہو جاتے۔اس کی سرکوبی کے لئے اپنے متعلقین کے ساتھ مل کر تحریک چلاتے۔

اس سلسلے کا ایک واقعہ یوں بھی ہے کہ بھوانی پٹنہ کی شاہراہ پر آپ نے دیکھا کہ ایک صاحب اپنی بیگم کو بے پردہ اسکوٹر پر لے جا رہے ہیں۔کسی دوسرے روز جب حضرت کی ملاقات ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ ایک بات میری سمجھ میں نہیں آتی ہے کہ لوگ گوشت، مچھلی جیسی بازاروں میں بکنے والی چیزوں کو چھپا کر گھر لے جاتے ہیں مگر گھر میں چھپا کر رکھنے والی بیگمات کو بازار میں بے پردہ کیوں لئے پھرتے ہیں۔ آپ کی نصیحت ا میز کلمات سے وہ صاحب بہت شرمندہ ہوئے اور پھر ایسی حرکت کا ارتکاب نہیں کیا۔آپ نے تقریروں و

تبلیغوں کے ذریعہ بہت سارے لوگوں کو دین وسنیت کا پابند کر دیا اور ہزاروں تشنگان علم کو سیراب فرمایا۔ بھوانی پٹنہ جیسی سنگلاخ زمین پر ۱۸ر سالہ بے لوث خدمات انجام دینے کے بعد یکم جنوری ۱۹۹۸ء میں رمضان کی پہلی تاریخ تھی آپ تراویح کی امامت فرما رہے تھے عین اسی وقت نماز میں ہی آپ کی طبیعت سخت خراب ہوئی، ہاسپٹل لے جایا گیا اور وہیں آپ کی جان جاناں قفص عنصری سے پرواز کر گئی اور آپ تمام محبین ومریدین کو روتا بلکتا چھوڑ کر مالک حقیقی سے جا ملے۔

اللہ تعالیٰ ان کی مرقد انور پر خوب رحمتوں کی بارش برسائے۔

آپ کا جسم مبارک بھوانی پٹنہ سے آپ کے آبائی وطن اشرف نگر، رگھوناتھ پور، ضلع بالاسور لایا گیا۔ جب غسل دیا جارہا تھا تو لوگوں نے دیکھا کہ آپ کے سینے کے بائیں جانب اسم رسالت یعنی محمد ﷺ واضح طور پر لکھا ہوا تھا۔ نیز پورے جسم میں عربی رسم الخط کے حروف کے نقشے ابھرے ہوئے تھے جو اتنے واضح نہیں تھے کہ انہیں پڑھا جا سکے اور انہیں قرآنی آیات یا کلمات حدیث سے تعبیر کیا جا سکے، لیکن ہر مشاہدہ کے بعد تو آپکے دشمن کو بھی یہ ماننا پڑا کہ آپ اللہ کے ایک مقبول بندے ہیں۔ آپ کی عادت کریمہ تھی کہ جب بھی سرکار کا تذکرہ ہوتا آپ کی آنکھیں اشک بار ہو جاتیں اور دل بے قرار ہو جاتا۔ آپ نے اپنی زندگی کو اعلیٰ حضرت کے اس مصرع کا مصداق بنایا۔

لحد میں عشق رخ شہ کا داغ لے کے چلے اندھیری رات سنی تھی چراغ لے کے چلے

عوام وخواص نے آپ کے سینے میں اسم رسول ﷺ کو اپنی ماتھے کی آنکھوں سے دیکھا۔ اور آپ کی بزرگی ومحبت رسول کا اعتراف بھی کیا۔

وصیت کے مطابق خلیفۂ حضور مجاہد ملت علامہ قاری نعمت اللہ حبیبی الہ آبادی علیہ الرحمہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ مکان کے پاس والدین کی قبر کے پہلو میں آپ کی تدفین ہوئی۔

اب وہ ایک بافیض مزار مبارک کی شکل میں ہے۔ عوام وخواص آپ کے مزار مبارک سے فیضیاب ہو رہے ہیں۔

آپ کے تین لڑکے اور چار لڑکیاں ہیں۔آپ کے صاحبزادے حضرت علامہ و مولانا سید معظم حبیبی صاحب قبلہ، حضرت مولانا سید مکرم صاحب، حضرت علامہ مولانا حافظ سید مبشر رضا صاحب قبلہ ہیں۔آپ کے صاحبزادوں کے ذریعہ بے شمار دینی خدمات انجام پارہے ہیں اور مستقبل میں بڑی خدمات کی توقع کی جارہی ہے۔

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

ماہر ہفت لسان حضرت علامہ عاشق الرحمٰن صاحب قبلہ مدظلہ العالی

علامہ عاشق الرحمٰن محلّہ سنہٹ، ضلع بالاسور میں ایک ہندو کے گھر پیدا ہوئے۔ان کے والد قصبہ بالاسور کے زمیندار تھے۔اللہ تعالیٰ نے راہ ہدایت دی تو مسلمان ہو گئے۔

اساتذہ:

حضور مجاہد ملت، صدر العلماء مولانا سید غلام جیلانی میرٹھی سے خصوصی طور پر حدیث نبوی شریف کا درس لیا اور مفتی نظام الدین بلیاوی سے تفسیر قرآن، اصول حدیث، عقائد اور علوم عقلیہ کا درس لیا اور دیگر اساتذہ کا نام پردہ خفا میں ہے۔

درس وتدریس

فراغت کے بعد آپ نے تدریس کی طرف توجہ فرمائی۔مولانا مفتی محمد فہیم اللہ صاحب نے پاکستان جانے سے پہلے آپ کو جامعہ حبیبیہ الہ آباد میں مدرس مقرر کیا۔اور چند سالوں بعد حضور مجاہد ملت نے جامعہ حبیبیہ الہ آباد کا صدر المدرسین بنادیا۔

بیعت اور اجازت وخلافت:

آغوش حضور مجاہد ملت کے آپ پروردہ ہیں اور ارادت کے ساتھ تلمذ کا بھی شرف حاصل ہے۔ تصوف کے علاوہ مولانا اسلم مظفر پوری کے ساتھ کتاب مناظرۂ رشیدیہ پڑھی، مجاہد ملت نے اجازت وخلافت سے نواز کر اس کی سند بھی عطا فرمائی۔

تلامذہ

یوں تو آپ کے تلامذہ بے شمار گزرے۔ آپ کے شاگردوں کی لمبی قطاریں دیکھنے کو ملتی ہیں لیکن آپ کے عظیم شاگردوں میں ایک ذات بابرکت حبیب ملت کی ہے۔

تصنیف و تالیف:

آپ اردو، فارسی، عربی، انگریزی کے علاوہ دیگر کئی زبانوں پر مہارت رکھتے ہیں، آپ پہلے سات زبانوں کے ماہر تھے اس لیے علما نے آپ کو ماہر ہفت لسان کہا۔ اب کتنی زبانوں کے وہ ماہر ہیں ھماری جانکاری کے باہر ہے۔ آپ نے کئی کتابیں لکھی ہیں، آپ شاعری کا بھی شوق رکھتے ہیں اور آپ کا تخلص خمار ہے۔ آپ ماہر ہفت لسان بھی ہیں، اور شرعی مسائل سے کسی بھی پیچیدہ معاملہ کی گرہ کھولنے میں ماہر مفتی زمان بھی ہیں۔ آپ کا تصلب فی الدین انفرادیت کا حامل ہے۔

بدر الفقہا حضرت مفتی عبدالستار عزیزی علیہ الرحمہ

ولادت:

حضرت عبدالستار قادری علیہ الرحمہ کی ولادت ۱۶/ مارچ ۱۹۴۹ء کو پوکھریا شریف، ضلع پرولیا، صوبہ مغربی بنگال میں ہوئی۔ والد کا نام عبداللہ انصاری ہے۔

تعلیم و تربیت:

گاؤں پوکھریا شریف کے کسی مدرسے میں ابتدائی تعلیم کے لئے داخل کئے گئے پھر وہاں سے فیض العلوم، جمشید پور پہنچے، وہاں کے اساتذہ سے اکتساب علم کیا۔ بعدہٗ جامعہ اشرفیہ، مبارک پور، ضلع اعظم گڑھ میں داخلہ لیا۔ ۲۶/ستمبر ۱۹۷۱ء کو سند فضیلت سے نوازے گئے جبکہ ۱۹۶۹ء کو دستار قرأت حاصل کر چکے تھے۔

تدریس

۱۷/سال تک فیض العلوم جمشید پور میں بحیثیت مدرس و صدر مدرس اور مفتی آپنے

خدمات انجام دی، پھراس کے بعد مدرسہ حنفیہ غریب نواز، سیونڈیہہ میں ۱۲سال تک صدارت کی ذمہ داری سنبھالی، اس طرح پورے ۳۰ سال تک آپنے درس وتدریس کا فریضہ انجام دیا۔

بیعت:

آپ جلالۃ العلم حضور حافظ ملت علامہ عبد العزیز محدث مرادآبادی کے دست مقدس پر بیعت ہوئے۔

حج:

آپ نے اپنی حیات میں دوبار حج کا شرف حاصل کیا۔

تصنیف وتالیف:

''تصویرتصوف'' نامی کتاب قلمی یادگار ہے۔

مشاہیرتلامذہ

(۱) حضور حبیب ملت مولانا سید غلام محمد صاحب قبلہ، سجادہ نشیں خانقاہ حبیبیہ، دھام نگرشریف۔ (۲) علامہ دین محمد ازہری علیہ الرحمہ۔ (۳) حضرت مفتی صلاح الدین نظامی، مدرس دارالعلوم فیض العلوم، جمشید پور۔ (۴) حضرت مفتی محمد خالد حسین مصباحی، پرولیا۔ (۵) مفتی نوشاد صاحب، جام تاڑہ۔ (٦) مولانا قطب الدین رضوی، ادارہ شرعیہ جھارکھنڈ وغیرہ۔

وصال:

کسی مندرکی دیوارکی وجہ سے ہندواورمسلمان میں کشیدگی پھیل گئی، کرفیولگا، دس بارہ مسلمانوں کوگرفتارکرلیا گیا۔ انہیں کی رہائی کے لئے جارہے تھے، گھرسے تقریباً ڈھائی کیلومیٹر کے فاصلے پرفسادیوں نے حملہ کرکےشہید کردیا۔ ۹/جنوری ۲۰۰۱ءکوشہادت ہوئی۔ بعدنماز فجرنماز جنازہ مفتی شریف القادری جامع مسجد پرولیا کے امام نے پڑھائی، پوکھریا شریف، پرولیا، مغربی بنگال میں تدفین ہوئی۔ آج بھی آپکا مزارمرجع خلائق ہے، ہرسال ۱۵/شوال المکرّم کوآپ کاعرس منعقدکیا جاتاہے۔ آپ کا مزارمرجع خاص وعام ہے۔

حبیب ملت ایک انقلاب آفریں شخصیت

حضرت مولانا یوسف رضا امجدی

نہ پوچھا ان خرقہ پوشوں کی، ارادت ہو تو دیکھ ان کو
ید بیضا لیے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اولاد آدم پر عظیم احسانات فرمائے ہیں، ان میں سے ایک بہت بڑا احسان یہ ہے کہ ان کی ہدایت ورہنمائی، اصلاح وتربیت کے لیے ان ہی میں سے انبیا کرام علیہم السلام کو مبعوث فرما کر اپنی معرفت اور کتاب وحکمت کی تعلیم کا نورانی سلسلہ جاری فرمایا۔ جب مشیت ایزدی کے عین مطابق بعثت انبیا کا سلسلہ امام الانبیا والمرسلین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات والاصفات پر ختم ہوا تو آپ ہی کی امت کے علمائے راسخین اور صوفیائے کرام کو نیابت ووراثت انبیا کے منصب پر فائز فرما کر فیضان نبوت ﷺ کے تسلسل کو دوام اور ہمیشگی عطا فرمادی، جیسا کہ حدیث شریف میں ہے: "**ان العلماء ورثة الانبیا**" یعنی بیشک علما انبیا کے وارث ہیں۔ یہ وارثت ان اہل کمال کے حصہ میں آئی جنھیں قسام ازل نے علوم ظاہری وباطنی سے وافر حصہ عطا فرما کر معرفت وحقیقت کے زیور سے مزین فرمایا: "**و یعلمھم الکتٰب و الحکمة و یز کیھم**" کی وراثت کامل اور وافر حصہ پانے والے جلیل القدر اور نادر روزگار افراد امت میں سے ایک حضرت حبیب ملت کی شخصیت ہے، جنھیں اللہ تبارک وتعالیٰ نے بے شمار خوبیوں اور اوصاف حمیدہ سے متصف فرما کر دھام نگر شریف میں دینی ومذہبی گھرانے اور خوشگوار ماحول میں پیدا فرمایا۔

اخلاق وآداب:

بچپن سے ہی کریم النفس، شریف الطبع، عادت واطوار کے اعتبار سے اعلیٰ معیار پر ہیں، آپ کے متعلق الحاج کلیم الدین حبیبی دھامنگری ہمیشہ یوں بیان کرتے ہیں کہ حبیب ملت سے مجاہد ملت اور مولانا عبدالوحید صاحب بے پناہ محبت کرتے تھے، جس کی وجہ سے مجاہد ملت نے مولانا عبدالوحید سے فرمایا تھا کہ خانقاہ کی ذمہ داری میرے کالے خاکسار کو دیدینا۔

بچپن سے ہی قابلیت کی کرنیں آپ کے چہرے پر چمکا کرتی تھیں، جسے مولانا احسن

الھدیٰ نے دیکھ کر فرمایا تھا کہ یہ بچہ مجاہد ملت کی تحریکات کا امین ہوگا۔آپ کے بچپن نے سابق متولی مولانا عبدالوحید علیہ الرحمہ کو بے حد متاثر کیا تھا،اسلئے وہ آپ کی حفاظت کی خاطر جان پر کھیل جایا کرتے تھے۔

ماسٹر منور احمد انے اپنے مضمون میں حبیب ملت کے اخلاق کو اس طرح پیش کیا ہے کہ جب کوئی شخص عوامی معاملہ یا اسلامی معاملہ لے کر پہونچتا تو اسے قریب بیٹھاتے، سنجیدگی سے اسکی بات سنتے اور مسائل کی عقدہ کشائی فرماتے۔مولانا عاشق القادری فرماتے ہیں کہ حضرت جب بھی تلسی پور کٹک تشریف لاتے میرے کمرہ میں قیام فرماتے، ناشتہ ہو یا کھانا حضرت کو بیڈ پر دیا جاتا،اگرایک بچہ بھی نیچے ہوتو حضرت نیچے آجاتے، زمانہ طالب علمی سے لیکر آج تک حبیب ملت کے اخلاق وکردار کو مشاہدہ کیا، بالخصوص عرس مجاہد ملت کے موقع پر دیکھا ہے کہ اگر کوئی صوفی یا عالم دین یا کسی خانقاہ کا ادنیٰ فرد یا باشرع معاون دارالعلوم مجاہد ملت خانقاہ تشریف لاتا تو آپ اس کا والہانہ استقبال کرتے اور کھڑے ہوجاتے۔میری عقیدت ہمیشہ جھنجھوڑتی ہے کہ آپ ایک عظیم المتر بت شخصیت ہونے کے باوجود سب کے ادب واحترام کی خاطر کیوں کھڑے ہوجاتے ہیں،لیکن جب مجاہد ملت کی سادگی یادآتی ہے تو،یہی فیصلہ کرتا ہوں کہ یہ نواسہ مجاہد ملت ہیں، نانا کے کردار کے مظہر ہیں۔

حق گوئی وبے باکی:

حضور حبیب ملت ایک بیدار مغز بے باک اور انتہائی مستقل مزاج انسان ہیں، کسی دھمکی کسی لالچ سے انہیں دبایا نہیں جا سکتا ہے، وہ صبر وسکون کا پہاڑ اور عزم واستقلال کی چٹان ہیں، حق کی بات بلاخوف وخطر بیان کردیا کرتے ہیں ،عصر حاضر میں زبان کے ہیر پھیر اور نظریات میں مصلحۃً شدت مزاجی کو تہذیب نو کا جز لاینفک تصور کیا جاتا ہے، روا داری اور انسانی برادری کے حسین الفاظ کے ماتحت منافقت اختیار کی جاتی ہے، زبان اور قلب میں بعد المشر قین ہوتا ہے، ایسے میں حضور حبیب ملت کے قلب ولسان میں ہم آہنگی ضرب المثل اور قابل تقلید ہے۔

دوستوں کی جھرمٹ ہو یا مخالفین کا اڈہ ہو بلاخوف حق بیانی کرتے ہیں۔ماسٹر سلیم

حبیبی دار العلوم میں انگلش کی تعلیم دیا کرتے تھے اور دوران درس ہمیشہ یہ ذکر کیا کرتے تھے کہ حبیب ملت کے رعب سے خائف رہتا ہوں کہ ذراسی غلطی پر بلاخوف وخطر بول کر دیا کرتے ہیں، اپنے اور پرایا کی پروانہیں کرتے۔ راقم کو یاد ہے سکندر دھامنگری جو سابق خادم خانقاہ ہیں، انکے تمام اہل وعیال حضرت کے اہل خانہ کی خدمت میں مامور رہتے تھے اور آج بھی ہیں، جب خادم خانقاہ کے عہدہ پر فائز تھے ان سے خانقاہ کے حق میں کسی غلطی کا صدور ہوا حضرت نے طرفداری نہیں کی بلکہ کسی کی سفارش اور خوف سے بے نیاز ہوکر انہیں عہدہ سے معطل کردیا۔

مجاہد ملت کا خواب شرمندہ تعبیر ہوا:

سلطان المناظرین امام المتکلمین حضرت علامہ محمد حبیب الرحمٰن مجاہد ملت علیہ الرحمہ نے بساط بھر کوشش وکاوش سے تقریباً تین سوادارے قائم کیے، مگر آپ کی دلی خواہش وتمنا تھی کہ دھام نگر میں میر مرقد کے قریب ایک دارالعلوم قائم ہو، جو اہل اڑیسہ کے لیے مینارۂ نور ہو، حضرت مجاہد ملت نے اگرچہ اس کی بنیاد رکھدی تھی مگر یہ تمنا، تمنا ہی رہ گئی پورے طور سے مکمل ہونہ پائی، جب خانقاہ حبیبیہ کی ذمہ داری اس عظیم المرتبت شخصیت کے سر آئی جو درایت ومعرفت، عقل وخرد، فہم وفراست، صبر وشکر، تحمل وبردباری، جیسی خوبیوں سے آراستہ ہے اور شرافت وکرامت، عفت وعصمت، تقویٰ وطہارت، ہمت وجسارت، طاقت وقوت، شجاعت وبہادری، حق گوئی وبے باکی، اخلاق وکردار کی رعنائی، حسن وجمال کی دلکشی وزیبائی سے مزین ہے، غرض کہ اللہ وتبارک وتعالیٰ ان تمام خصائص وفضائل سے نوازا جس کی قوم کو ضرورت ہے۔ یقیناً آپ نے اپنی والہانہ محنتوں اور مشقتوں سے قوم کی ہدایت ورہنمائی کا عظیم فریضہ انجام دیا ہے، اورقومی وملی خدمات اور اصلاح امت کے لیے عیش وآرام کو تج دیا ہے، بلاشک وشبہ حضور حبیب ملت نے نانا جان کے مشن کو عام کرنے اور مذہب حق کی تبلیغ اور مسلک اعلیٰ حضرت کی نشرواشاعت میں اپنے حالت جوانی کی شادمانی کو بھی دور رکھا، راحت نفس وجان، سکون قلب وجگر کو نثار کردیا اور بے پناہ کدوکاوش اور جہد مسلسل، جفاکشی، جگرسوزی ودل سوزی، طبیعت کی شرافت وبالیدگی، کردار وعمل کی پختگی، حرص وہوس، لالچ

وطمع، دنیا سے بیزاری، عقبیٰ سے سرشاری، اخلاق کی بلندی عادت واطوار کی درستگی، ہمت وطاقت، شجاعت وبہادری اور دور اندیشی کو بروکار لاکر سرزمین اڑیسہ کوگل گلزار بنادیا ہے، کیونکہ جب خانقاہ حبیبہ اورتحریکات مجاہدملت کی زمام آپ کے ہاتھ آئی اس وقت اڑیسہ مذہبی علوم وفنون سے تہی دست تھا شاذ ونادر علما وحفاظ نظر آتے، اور اسلام کی تعلیم وتربیت اور حضارت وثقافت سے انسانوں کی دوریاں، جہالت ولاعلمی کی تاریکیاں، غیرشرعی رسومات و دیگرفواحش ومنکرات کی بجا آوریاں، احکام الٰہیہ ومسائل شرعیہ سے غفلت، اخلاق وکردار کی پستیاں، راستوں کی دشواریاں، اذہان وقلوب کی خام خیالیاں، زبانوں کی تلخیاں، باطل قوتوں کی سربلندیاں، فرقہ ضالہ کی ریشہ دوانیاں، دشمنوں کی صف آرائیاں، اپنوں کی دل آزاریاں، بیگانوں کی ہنگامہ آرائیاں، وہابیت ودیوبندیت اورغیرمقلدیت کی سرگرمیاں، ان سارے اندھیروں کودور کرنے کے لیے جب آپ نے عالم تخیل میں نانا جان کی کتاب زندگی کی ورق گردانی کی توایک ہی راستہ نمودار ہوا کہ دارالعلوم مجاہدملت جیسی عظیم دینی درسگاہ پہ محنت ولگن سے کام کیاجائے۔تو قدیم دارالعلوم جو برائے نام شعبۂ حفظ وقرأت تک محدود تھا آپ نے نئے ڈھنگ اورجدیدطرزعمل سے ازسرنوعظیم عربی یونیورسٹی الجامعۃ الاشرفیہ کی شاخ کی صورت میں لا کھڑا کیا، جس کی بدولت آج اڑیسہ کے مساجد، مدارس، مکاتب وغیرہ صحیح ڈھنگ سے آباد ہیں اور یہاں کے سادہ لوح مسلمانوں میں مصباحی، علیمی، ازہری، فیضی، امجدی، شمسی علما بھی نظر آرہے ہیں، یہ صرف دارالعلوم مجاہدملت ہی کی دین ہے۔حبیب ملت نے قلعۂ اہل سنت سمجھ کراس کی تعمیر وترقی میں رات دن ایک کر دیا۔ اور ہمیشہ مخالفین ومعاندین نے ترقی کے راہ مسدود کرنے کے لیے نقب زنی کی مردود ومخذول کوشش کی تاہم حبیب ملت کواپنی مساعی جمیلہ نے فلاح وظفر کے بلند مدارج پرفائز کردیا ہے۔

چراغ علم نبی دہر میں جلائیں گے

جہان کفر کی تاریکیاں مٹائیں گے

☆☆☆☆☆☆☆

حضرت حبیب ملت، زیارت حرمین شریفین اوران کی بے باکیاں:

از: الحاج صوفی محمد شمس الدین خان حبیبی
ناظم اعلیٰ مدرسہ عربیہ غوث اعظم

جب کسی بندۂ خدا کے دل میں اپنے آقا علیہ التحیہ والثناء کی بے پناہ عقیدت ومحبت اور عشق کی چنگاریاں بھڑکنے لگتی ہیں وہ فرطِ محبت میں اپنے محبوب کا دیوانہ ہو جاتا ہے اور دیار محبوب کی زیارت کے واسطے بے آب ماہی کی طرح تڑپتا ہے اور اس کے لیے نہ جانے وہ اپنے دل میں کتنی جتن کرتا ہے۔ اپنے دل میں امید اور آرزؤں کا پل باندھتا ہے، شبانہ روز اسی افکار وخیالات میں سسکتا رہتا ہے اور اس کے دل میں شب وروز تمنا اور آرزو انگڑائی لیتی ہے اور بارگاہ الٰہی میں اپنے ہاتھوں کو پھیلا کر یہ دعا مانگتا ہے۔

دکھا دے یا الٰہی وہ مدینہ کیسی بستی ہے
جہاں پر رات دن مولا تیری رحمت برستی ہے

اور ایسا کیوں نہ ہو خدا کے محبوب دانائے غیوب ﷺ کا فرمان عالیشان ہے ''من زار قبری و جبت له شفاعتی ''یعنی جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوگئی اور کون ایسا بندۂ خدا ہے جو اپنے محبوب ﷺ کی اس بشارت عظمٰی سے محروم رہنا چاہے گا۔ سب یہی تمنا کریں گے الٰہی زندگی میں ایک مرتبہ اپنے محبوب ﷺ کے دراقدس پر حاضری نصیب عطا فرما۔

نہ جانے کتنے موت وحیات کے مسافر اسی نیل گوں آسمان کے سائے تلے اقوامِ عالم کے مختلف مقامات اور خطۂ ارضی پر گردش زمانہ کی صعوبتوں کو جھیل کر اپنا سفر طے کرتے ہیں مگر ان کے اس سفر کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہوا کرتی اور کوئی پوچھنے والا بھی نہیں ہوتا۔ مگر جب کوئی بندۂ خدا زیارت روضۂ رسول اور بیت اللہ شریف کے طواف کا عزم مصمم باندھ لیتا ہے تو لوگوں کا مرکز نگاہ بن جاتا ہے اور اس کے سفر کی قدر و قیمت بڑھ جاتی ہے۔ لوگ اس کے لیے اپنی آنکھیں اور پلکیں بچھا دیتے ہیں اور گنبد خضریٰ کی دلکش ہواؤں اور نظاروں سے اس کا قلب

وجگر فرحت ونشاط، کیف وسرور کی آماجگاہ ن جاتا ہے اوراس کی روح میں تازگی اور ایمان میں پختگی پیدا ہوجاتی ہے، مگر اللہ ربّ العزت سب کواس کی استطاعت عطانہیں فرماتا ہے۔ جس کو زیادہ پسند فرماتا ہے اس کی دعا کو قبول فرماتا ہے اور اپنے گھر کی زیارت کرواتا ہے''ایں سعادت بزور بازو نیست تانہ بخشد خدائے بخشندہ''۔ انہیں مقبول بندوں میں سے حضور حبیب ملت کی ذات گرامی ہے۔ اب تک تقریباً پانچ (۵) مرتبہ عمرہ اور سولہ (۱۶) مرتبہ حج بیت اللہ کے شرف سے مشرف ہوتے رہے ہیں۔ کسی شاعر نے کیا ہی خوب کہا ہے۔

جسے چاہا در پہ بلا لیا جسے چاہا اپنا بنا لیا
یہ بڑے کرم کے ہیں فیصلے یہ بڑے نصیب کی بات ہے

معمولات اہل سنت کے مطابق دیارعرب میں جملہ کار خیر کوانجام دینا کتنا دشوار کن مرحلہ ہوتا ہے سب جانتے ہیں، مگراس کے باوجود حضور حبیب ملت کی ذات گرامی تمام چیزوں کو بغیر کسی خوف و ہراس کے انجام دیتے ہیں، کیوں کہ ان کے سر پر غوث اعظم اور حضور مجاہد ملت علیہ الرحمہ کا سایۂ کرم ہمیشہ رہتا ہے۔ وہی مجاہد ملت کی ذات گرامی ہے جنہوں نے دیارعرب میں اپنی عظمت وشان اور کردار دکھا گئے۔ واہ رے مجاہد ملت! آپ کی شان وعظمت وکردار کو سلام، آپ کی استقامت کو سلام، آپ کے ساتھ جس طرح سلوک کیا گیا اور جو تکلیفیں اور اذیتیں دی گئیں جس پر دیارعرب کے در و دیوار صبح وشام گواہ ہیں جس کو سننے کے بعد انسانی روح کانپ جاتی ہے۔ وہ تکلیفیں اوراذیتیں جو حضرت صہیب رومی، عمار بن یاسر اور بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہم وغیرہ کی یاد تازہ کرتی ہیں۔ بہرکیف حضرت حبیب ملت نانا جان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے کبھی بھی نجدی امام کی اقتدا میں نماز ادا نہیں فرمایا۔ آپ ہمیشہ الگ نماز پڑھتے اور حرم شریف میں اپنے مریدین اور معتقدین کے ہمراہ باجماعت نماز ادا فرماتے ہیں۔

جب حضرت حبیب ملت دامت برکاتہم العالیہ ۲۰۰۲ء میں زیارت حرمین شریفین کے لیے تشریف لے گئے تو اس سفر مبارک میں آپ کے ہمراہ میں بھی تھا۔ مکہ شریف میں حضرت جس وقت قیام گاہ میں تشریف رکھے، دوران گفتگو حضرت سے دریافت کیا حضرت سال گزشتہ یعنی ۲۰۰۱ء میں حج بیت اللہ کے لیے تشریف لایا تھا، اوقات نماز میں ان نجدیوں

کے صفوں کے بیچ میں پھنس کر رہ جاتا تھا، اور وہاں سے باہر نکلنا بہت دشوار ہوتا تھا۔ اس لیے بوجہ مجبوری میں وہاں پر یوں ہی کھڑا رہتا تھا۔ درود شریف اور دیگر وظائف کا ورد کیا کرتا تھا۔ جب یہ لوگ نماز سے فارغ ہو جاتے تھے تو میں نماز ادا کرتا تھا۔ حضرت نے میری گفتگو سماعت فرمانے کے بعد جواباً ارشاد فرمایا صوفی صاحب میں کبھی بھی ان نجدیوں کے صفوں کے شمار میں نہیں رہوں گا۔ حضرت نے اس بات کو صرف فرمایا ہی نہیں بلکہ اس پر عمل پیرا ہو کر دکھایا، چنانچہ جب ان لوگوں کی نماز ختم ہو جاتی اور لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ سلام پھیرنے کی آواز کانوں سے ٹکراتی تو حضرت فوراً ہی مریدین اور معتقدین کے جھرمٹ میں حرم شریف تشریف لے جاتے۔ میں اقامت کہتا اور حضرت بہ نفس نفیس امامت فرماتے اور آپ کی اقتدا میں ہم لوگ جماعت سے نماز ادا کرتے۔

حضور حبیب ملت نواسۂ سرکار مجاہد ملت اپنے نانا جان حضور سیدی سرکار مجاہد ملت علیہ الرحمۃ والرضوان کے قول کو اپناتے ہوئے ہمیشہ الگ ہی جماعت قائم کرتے۔ اور کبھی بھی ان نجدیوں کے صفوں میں نماز ادا کرنا گوارہ نہیں فرماتے۔ ۲۰۰۴ء کا واقعہ ملاحظہ ہو: اس سفر حج میں آپ کے ہمراہ میں بھی تھا اور دیگر حجاج کرام جناب فضل باری صاحب، الحاج صلاح الدین صاحب، الحاج صوفی رحمۃ اللہ، الحاج قاضی رضاء الحق، الحاج عبدالرزاق رضوی اور الحاج ایوب انصاری وغیرہ تقریباً پندرہ یا سولہ مریدین اور معتقدین آپ کے ہمراہ موجود تھے۔ حضور حبیب ملت حرم شریف میں جماعت قائم کر کے نماز ادا فرما رہے تھے۔ جماعت جونہی ختم ہوئی اور آپ نے سلام پھیرا، اچانک ایک نجدی مطوّع آپ کے سامنے آیا اور آپ لوگوں کو الگ جماعت قائم کر کے نماز پڑھتے دیکھا تو کہنے لگا: کیا آپ لوگ بریلوی ہیں جماعت سے نماز ادا نہیں کرتے، الگ ہی جماعت قائم کر کے نماز پڑھتے ہیں اور آپ کو تکلیف پہنچانے کے غرض سے بہت ساری باتیں کہنے لگا اور بکواس کرنے لگا۔ مگر حضور حبیب ملت پر اس کی باتوں کا ذرا سا بھی اثر نہ ہوا۔

۲۰۱۴ء میں یہ واقعہ پیش آیا، جمعہ کا دن تھا، نماز عصر کے بعد حضرت سے میری ملاقات مسجد نبوی شریف میں ہوئی۔ آپ اس وقت نماز عصر ادا فرما چکے تھے اور میں بھی نماز

عصر ادا کیا۔ نماز مغرب سے قبل لوگوں کی ہجوم کی وجہ سے باہر نکلنا مشکل تھا۔ اتنے میں مغرب کا وقت ہو گیا اور جماعت کھڑی ہو گئی۔ میں بھی حضرت کے ساتھ تھا۔ بغیر نیت کیے یونہی کھڑا ہو گیا مگر جب میری نظر حضرت کی طرف گئی کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت بڑے ہی بلند ہمتی اور اطمنان وسکون کے ساتھ اپنی جگہ پر بیٹھے رہیں۔ جب امام سلام سے فارغ ہوا کچھ وقفہ کے بعد حضرت کے چھوٹے بھائی سید غلام احمد (عرف مستان بھائی) تشریف لائے اور آپ کے ہمراہ دو تین مریدین تشریف لائے۔ آپ نے مجھے حکم فرمایا صوفی صاحب اقامت کہئے تو میں نے اقامت کہی اور حضرت بہ نفس نفیس خود بغیر کسی خوف و ہراس کے مسند امامت پر جلوہ بار ہوئے اور ہم لوگوں نے جماعت سے نماز ادا فرمائی۔ صرف یہی نہیں حضور حبیب ملت نے مکہ شریف میں بھی الگ جماعت قائم کیا۔ مدینہ شریف میں بھی الگ جماعت قائم کیا۔ منیٰ کی وادی میں الگ جماعت، مزدلفہ میں بھی الگ جماعت قائم کر کے نماز ادا فرمائی۔

اگر حضور حبیب ملت کی ان چند گوشوں اور پہلوؤں کو بہ نظر عمیق مطالعہ کیا جایے تو اس میں حضور مجاہد ملت کا عکس نظر آتا ہے، کیوں کہ مجاہد ملت علیہ الرحمۃ والرضوان ماضی میں ملک سعودی میں ایسے کارنامے انجام دیئے جس کو دنیا کبھی فراموش نہیں کر سکتی۔ حضور مجاہد ملت علیہ الرحمۃ والرضوان نے اس سرزمین پر جس طریقے سے بے باکی اور بے خوفی بلند ہمتی، عظمت و شان اور مجاہدانہ کردار کو پیش کیا، اس سے حکومتِ وقت سرنگوں ہو گئی اور سب کے سب مبہوت ہو کر رہ گئے۔ حضور مجاہد ملت علیہ الرحمۃ والرضوان نے اس بے باکی اور بے خوفی کی عظیم الشان مثال قائم کر کے آنے والے افراد اھل کے لیے مشعلِ راہ بن گئے۔

بلا شبہ حضور حبیب ملت نے حرمین شریفین میں الگ الگ جگہ جماعت قائم کر کے نجدی حکومت کو یہ بتا دیا کہ میں اسی مجاہد ملت علیہ الرحمۃ والرضوان کا نواسہ ہوں جنہوں نے نجدی حکومت کو اس کی باطل پرستی کا مزہ چکھایا اور ان کے ساتھ مناظرہ کر کے ان کا دندان شکن جواب دیا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ حضور حبیب ملت کا سایۂ کرم تادیر ہم پر قائم رکھے۔ آمین

بجاہ النبی الکریم

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سچا جانشین

حضرت مولانا کوثر القادری حبیبی۔

جب ہم سرکار مجاہد ملت علیہ الرحمہ کی حیات وخدمات کے تعلق سے کتابوں اور مجاہد ملت نمبروں کا مطالعہ کرتے ہیں تو اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ رب کائنات نے آپ کی ذات مقدسہ کی تخلیق اسلام وسنیت کی خدمات کے لئے کی تھی اور سرکار اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی تحریکات کی نشر اشاعت کے لئے آپ کو منتخب فرمایا تھا۔ جیسا کہ بعض کتابوں اور رسالوں سے پتہ چلا کہ سیدنا سرکار اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے وصال کے بعد حضور سیدنا حجۃ الاسلام علیہ الرحمہ بہت زیادہ متفکر تھے کہ اب دین وسنیت کا بیڑا کون اٹھائیگا، تو سیدنا سرکار اعلیٰ حضرت نے خواب ہی میں تشریف لاکر حضور حجۃ الاسلام کو تسلی دینے کے ساتھ ساتھ حضور سیدنا سرکار مجاہد ملت علیہ الرحمہ کی ذات کو پیش کیا اور یہ بھی بتادیا کہ اس شخص کا نام حبیب الرحمٰن ہے یہ صوبہ اڑیسہ کے قصبہ دھام نگر کا رہنے والا ہے۔ لاکھوں کی زمین داری وصول کرتا ہے مگر اس شاہی میں بھی فقیری کو عزیز رکھتا ہے۔ یہ وہ مجاہد ہے جو باطل کے خلاف آواز حق بلند کرنے میں سستی نہیں کریگا اور قوم وملت کی رہنمائی میں اپنا سب کچھ قربان کردے گا۔

لہٰذا حضور مجاہد ملت کی ذات اعلیٰ حضرت حضور احمد رضا علیہ الرحمہ کا انتخاب تھی اور حقیقت بھی یہی ہے کہ آپ نے فکر رضا کی تشہیر، دین کی تبلیغ واشاعت، ترویج وترسیل میں وہ نمایاں کارنامے انجام دیئے کہ کوئی بھی انصاف پسند مئورخ، مبلغ اور مقرر ومفکر ان خدمات عالیہ کو فراموش نہیں کرسکتا، یعنی درسگاہ یا منبر رسول ہو، میدان مناظرہ یا اسلامی تحریکوں کی رمز گاہیں، قال الرسول کی نغمہ سنجیاں ہوں یا دارالافتاوالقضا ہو، ہندوستان کی سیکولر حکومت ہو یا سعودی اور نجدی بادشاہت، ہر جگہ اسلام کا سپاہی شیر رضا فکر رضا کا نمائندہ بن کر جبل استقامت نظر آیا ہے۔

حضور سیدنا سرکار مجاہد ملت علیہ الرحمہ نے ملکی سطح پر دو(۲) عظیم کارنامے کی بنیاد ڈالی جس سے قوم وملت کو بڑا فائدہ ہوا۔ یعنی ''آل انڈیا تبلیغ سیرت'' اور ''کل ہند تحریک خاکساران حق''۔ جہاں آل انڈیا تبلیغ سیرت کے جلسوں میں قوم کے لوگوں کو دین وسنیت کا

پیغام پہنچایا وہیں جابر و ظالم حکومت کے خلاف آوازحق بلند فرمایا اور ''کل ہند تحریک خاکساران حق'' کی بنیاد اس وجہ سے رکھی کہ ملکی حالات کے پیش نظر اس باوقار تنظیم کے ذریعہ قوم کی حفاظت ہو سکے۔ جس وقت اس تنظیم کو رجسٹر کرانا چاہا تو اس وقت ہندوستان کی وزیر اعظم اندرا گاندھی تھی۔ اس سے جب سیدنا سرکار مجاہد ملت نے رجسٹریشن کی بات کی تو اس نے سوال کیا کہ آپ کی اس تنظیم سے ہمارے دیش کو کیا فائدہ ہوگا۔ تو آپ نے برجستہ فرمایا محترمہ! جس وقت ہمارے ملک کو نوجوانوں کے خون کی ضرورت پڑیگی تو صف اول میں ہماری تنظیم کے نوجوان اپنے ملک کے تحفظ و بقا کی خاطر جان کی قربانی پیش کرتے نظر آئیں گے۔ یہ جواب سن کر فوراً رجسٹریشن کرنے کا حکم جاری کر دیا گیا۔

بلاتمثیل اور بلا شبہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ جس طرح سیدنا سرکار اعلیٰ حضرت نے حضور سیدنا سرکار مجاہد ملت علیہ الرحمہ کی ذات مقدسہ کو دین وسنیت کی خدمت کے لئے منتخب فرمایا بعینہٖ حضور سیدنا سرکار مجاہد ملت نے دین کی خدمت ومسلک اعلیٰ حضرت کی ترویج واشاعت کے لئے حضور حبیب ملت حضرت علامہ الحاج سید غلام محمد صاحب قبلہ حبیبی مدظلہ النورانی کی ذات والا صفات کا انتخاب کیا ہے کہ یہ میرے بعد میرے مشن کو زندہ رکھے گا۔

مشن مجاہد ملت اور مسلک اعلیٰ حضرت کو بام عروج تک پہنچانے کے لئے حضرت حبیب ملت مختلف صوبوں اور ضلعوں میں آل انڈیا تبلیغ سیرت کی جانب سے جلسے، کانفرنس اور سنی اجتماع قائم کر کے جہاں اپنی قوم وملت کے لوگوں کو دین کی طرف رغبت دلا رہے ہیں، عشق الٰہی، محبت رسول والفت اولیا کا چراغ اہل سنت و جماعت کے دلوں میں جلاتے ہیں وہیں باطل قوم اور بدمزہبوں کی بدعقیدگی کا دندان شکن جواب بھی دے رہے ہیں۔ جہاں جہاں سے بھی کوئی خبر ملی یا دعوت ملی تو حضور حبیب ملت نے دین کی خدمت کو اولین فریضہ سمجھا۔

حضور حبیب ملت اگرچہ دیکھنے میں نوجوان سادے سیدھے لگتے ہیں مگر اس عمر میں کبھی میدان عمل و کردار میں پرتوِ مجاہد ملت نظر آتے ہیں۔ آپ کے پاس کوئی کسی غرض سے آتا تو پہلے بڑے حسن اخلاق سے ملتے، نرمی سے کلام فرماتے ہیں۔ اگر دعوت لیتے تو وعدہ کے مطابق ضرور شرکت فرماتے ہیں اور اگر ایک ہی دن میں کئی دعوت قبول فرماتے تو وقت مقررہ پر ضرور

بالضرور ہر دعوت پر حاضر ہو جاتے ہیں۔آج تک کسی کو شکایت کا موقع بھی نہیں ملا۔نماز جو اہم فرائض ہے چاہے سفر ہو یا حضر حضرت حبیب ملت اول وقت میں بڑی پابندی سے ادا فرماتے۔اس کے ساتھ ہم نے بارہا دیکھا نماز تو نماز ہے جو مخصوص وظائف آپ پڑھتے ہیں اس کو بھی بڑی پابندی سے وقت مقررہ پر ضرور پڑھتے ہیں چاہے کہیں ہوں۔

پابندئی شریعت کی وجہ سے مقبولیت کا یہ عالم کہ جس محفل، جلسہ، کانفرنس اور اجتماع کے اسٹیج میں آپ تشریف لاتے ہیں تو علما، آئمہ، شعرا تمام سامعین بیک وقت مجموعی طور پر کھڑے ہو کر ادب و احترام کے ساتھ استقبال کرتے ہیں۔جن جلسوں میں آپ کی شرکت ہوتی ہے آپ ہی صدر بنائے جاتے ہیں۔ یہ حضور مجاہد ملت علیہ الرحمہ کا خاص کرم ہے کیونکہ کتابوں سے پتہ چلتا ہے کہ حضور مجاہد ملت بھی اپنی ظاہری حیات میں جہاں جہاں آپ جلسوں میں شریک ہوتے صدر بنائے جاتے۔ یہ تو محفلوں اور مجلسوں کی بات ہے۔ میں نے بارہا یہ بھی دیکھا کہ اگر قرب و جوار میں کسی بزرگ کے عرس کا موقع ہوتا یا بڑے بڑے جلسوں اور کانفرنسوں کا موقع ہوتا ہے تو ہر ایک کی خواہش ہوتی ہے کہ حضور حبیب ملت صاحب قبلہ نماز پڑھائیں اور سب کی دلی تمنا اور خواہش کہ کم سے کم ایک وقت کی نماز حضور حبیب ملت صاحب قبلہ کی اقتداء میں ادا کرلیں۔

مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ ضلع جاجپور کے مشہور علاقہ کورائی کے قرب و جوار میں بہت سارے چھوٹے چھوٹے گاؤں ہیں، جہاں دیوبندی خیالات کے لوگ رہتے ہیں۔آج سے تقریباً ۲۵/سال پہلے جب میں کورائی کے مدرسہ گلشن بغداد میں مدرس تھا تو ہر دن دیوبندی جماعت کی جانب سے اولیا کی شان میں، بزرگان دین کی شان میں اور ہمارے علماء کی شان میں کیچڑ اچھالے جاتے اور نئے نئے سوال کئے جاتے۔ بارگاہ مجاہد ملت کا یہ ادنیٰ خادم حضور مجاہد ملت علیہ الرحمۃ والرضوان کے طفیل ان تمام سوالوں کا جواب قرآن وحدیث اور اقوال بزرگان دین کے ذریعہ دیتا تاکہ دوبارہ ان کی ہمت نہ ہوتی کہ سامنا کریں۔مگر جب سے حضور حبیب ملت صاحب قبلہ کا قدم ان علاقوں پر پڑا ہے تو کٹرے سے کٹرے وہابی دیوبندی نے بھی حضور مجاہد ملت کے اس نواسے کے چہرے کو دیکھا، آپ کی عبادت وریاضت کو دیکھا

ہے۔ آپ کا عجز و انکسار دیکھا ہے تو آپ کی بارگاہ میں توبہ کرنے کے ساتھ ساتھ آپ کے دست حق پر بیعت کرنے پر مجبور ہوا ہے۔ بفضلہ تعالیٰ و بکرم مجاہد ملت آج ان علاقوں میں سنیوں کا بول بالا ہے اور سب کے سب حضور حبیب ملت کے عاشق بن گئے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆

حبیب ملت ایک مرشد کامل

حضرت مولانا محمود رضا مجاہدی
مدرسہ عربیہ غوث اعظم، کولکاتا

قیام ارادت اور علم باطن کی رہنمائی نیز تربیت اخلاق کے لئے کسی مرشد برحق کے دامن فیض سے وابستہ ہونا ضروری ہے۔ پیر کے بغیر کوئی شخص سلوک و معرفت کے مراحل طے نہیں کر سکتا، وہ منزل مقصود حاصل کرنے کی بجائے شیطانی وسوسوں کا شکار ہو کر رہ جائیگا۔ اس راہ میں اگر کوئی تنہا قصد کریگا تو اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالے گا۔ اسی طرح ہر کس و ناکس کے ہاتھ اپنے کو تفویض کر دینا یہ بھی اتباع شیطانی سے کم نہیں ہے۔ لھذا ایسا پیر تلاش کرنا چاہئے جو شیخیت کے منصب پر فائز ہو اور وہ حقائق و معرفت کی دنیا میں خوب سیر کیا ہو اور اسے کسی مرشد کامل نے نگاہ کیمیا سے فیضیاب کیا ہو تب ایسے پیر کامل سے مکمل برکات و حسنات حاصل ہوں گے اور اس کی زندگی تمہارے لئے نمونۂ حیات بن سکے گی۔ ان امور میں اس بات کا بھی جاننا ضروری ہے کہ شیخ طریقت نے مریدوں کی تربیت روحانی اور بیعت و تقویٰ کی اجازت و خلافت کس سے حاصل کی اور اس شیخ کا شیخ کون ہے اور یہ سند کن واسطوں سے معلم کائنات ﷺ تک پہونچتی ہے۔

مذکورہ باتوں کی روشنی میں حبیب ملت کو لوگوں نے ہر طرح پرکھا اور دیکھا تو پیر کامل مرشد حق، ولی نعمت، صاحب کشف و کرامت، منبع علم و حکمت، باعث خیر و برکت پایا۔ خواہ اخلاص و نیت تزکیہ نفس صبر و توکل، تقویٰ و طہارت، زہد و ورع، انسانیت و شرافت، عہد و

انصاف، اخوت وخیر خواہی، حلم و بردباری، رحم وکرم، صدق صفا، عفوو درگزر، ہمدردی وغمگساری ادب واحترام، امانت داری و دیانت داری، شخیت و بزرگی، پابندصوم وصلوٰۃ، محبت رسول کا آئینہ اور تمام سلاسل تصوف کا متبع اور اتباع سنت رسول کا جزبۂ پیکر پایا۔ آپ کے ارادت مندوں کا ایک وسیع حلقہ ہے۔ ایک مرشد کی حیثیت سے آپ نے اذہان وقلوب کی تطہیر، اخلاق کی درستگی، اعمال وافعال کی اصلاح، اسلامی شعائر وآداب کی حفاظت و پاسبانی، جذبۂ خدمت خلق، پابندئی صوم وصلوٰۃ کی جو روح اپنے حلقۂ ارادت میں پھونکی، ایمان وعمل کے دائرے میں جینے کا جو احساس پیدا فرمایا اسے فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ آپ نے ایک کامل شیخ کی طرح اپنے ارادت مندوں اور چہیتوں کی رہنمائی فرمائی۔ آپ کو نہ لشکر وسپاہ، نہ جاہ وحشمت کی خواہش ہے نہ شان وشوکت، نہ زھد وورع، نہ خودنمائی کا شوق ہے۔ آپ کے پاس صرف دینداری، خداترسی سادگی، بےنفسی عبادت وریاضت اور علم وحکمت کی دولت ہے۔ زبان میں خدائی اثر، چہرہ فہم وادراک کا آئینہ نظر آتا ہے۔ جو بھی سامنے آتا ہے اس کا دل آپ کی طرف مائل ہو جاتا ہے۔ باعمل مرشدوں کی طرح مناھی ومنکرات کے ارتکاب سے اجتناب اور بے راہ روئی سے دور رہ کر ارشاد وہدایت اور تبلیغ دین کرتے اور سلف صالحین کے نقش قدم پر چل کر توفیق الٰہی کے ساتھ اصلاح اعمال اور تطہیر قلوب کا فریضہ انجام دیتے ہیں۔

اس مضمون کے پیش نظر ایک واقعہ ملاحظہ ہو- سرزمین یوپی (up)، ضلع پرتاپ گڑھ میں ایک خوبصورت گاؤں جو دوراا اترشن کے نام سے معروف ہے۔ جو پہلے ہی سے سرکار مجاہد ملت علیہ الرحمہ اور آپ کے خلیفۂ خاص حضرت علامہ ومولانا عبدالتواب حبیبی علیہ الرحمہ کی عقیدت ومحبت کا مرکز تھا۔ یہ دونوں حضرات وہاں کے عوام وخواص کے لئے تزکیہ نفس ومجاہدۂ نفس رشدو ہدایت کے مینارۂ نور ہیں۔ ان دونوں حضرات کی رحلت کے بعد وہ مذہبی چٹان جو شاداب تھی، وہ پژمردہ ہوگی اس چٹان کی طرح جو بارش کے ایک بوند کے لئے ترستی ہے اور اس ٹیلے کی طرح جس میں ایک قطرہ گر جائے تو درخت اگ جائے، پورے گاؤں کے لوگ حیران وپریشان تھے۔ کوئی ایسا مرشد کامل آجائے جو پھر سے اس خشک زمین کو رشد وہدایت کے پانی سے ہریالی میں تبدیل کردے۔

اس بات کے پیش نظر حضرت قاری رضی احمد مرحوم نے بڑی محنت ولگن اور جانفشانی سے ۲۰۰۴ء بمطابق ۱۴۲۳ھ میں حضرت حبیب ملت کا پروگرام کروایا۔ حضرت حبیب ملت دورااترشن پہونچے تو آپ کے اخلاق وشرافت، تقویٰ وطہارت، زہد وورع، سادگی وشائستگی دیکھنے اور پرکھنے کے بعد لوگ اس قدر متاثر ہوئے کہ حافظ جناب داؤد احمد حبیبی، مدرس مدرسہ گلشن مدینہ، بیان کرتے ہیں کہ گاؤں کا بیشتر حصہ آپ کے حلقہ ارادت میں آ گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆

اقوال زریں

ازمولاناغلام مصطفیٰ حبیبی خطیب وامام قاضی محلّہ دھام نگر شریف

(۱) دوست سے راز کی بات مت کہو ہوسکتا ہے کل وہ تمہارا دشمن بن جائے۔

(حضرت لقمان علیہ السلام)

(۲) موت کو ہر وقت پیش نظر رکھواور دنیا کی مصیبوں کو آسان جانو۔

(حضرت لقمان علیہ السلام)

(۳) ایک بدکلام آگ کے ایک ذرہ کی مانند انسان کی حالت کو تباہ کردیتا ہے۔

(حضرت لقمان علیہ السلام)

(۴) عقل مند علم دوست اور کم گو ہوتا ہے۔ (حضرت سلیمان علیہ السلام)

(۵) دل کے راز ظاہر کرنے والا جاہل اور آخر تک چھپانے والا دانشمند ہے۔

(حضرت سلیمان علیہ السلام)

(۶) پاک نفس آدمی شہرت میں عورتوں سے زیادہ شرماتا ہے۔

(حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ)

(۷) دنیا اور دنیا کی چیزیں اس قابل نہیں کہ ان سے دل لگایا جائے۔

(حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ)

(۸) جوشخص حرف شکایت زبان پر نہیں لاتا وہ خوشگوار زندگی سے ہم کنار ہوتا ہے۔

(حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ)

(۹) اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحمت فرمائے جو مجھے عیوب سے آگاہ کرتا ہے ۔
(حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ)

(۱۰) طمع کا ترک ''فقر'' ہے اور لوگوں سے ناامیدی ''غنا'' ہے ۔
(حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ)

(۱۱) مجھے سائل کے سوال سے اسکی عقل کا اندازہ ہوجاتا ہے۔
(حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ)

(۱۲) جس نے دنیا کو جس قدر پہچانا اسی قدر اس سے بے رغبت ہوا ۔
(حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ)

(۱۳) حیاء کے ساتھ تمام نیکیاں اور بے حیائی کے ساتھ تمام بدیاں وابستہ ہیں۔
(حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ)

(۱۴) حیرت ہے اس شخص پر جو تقدیر کو حق جانتا ہے پھر بھی جانے والی چیز کا غم کرتا ہے۔
(حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ)

(۱۵) مشکل ترین کام بہترین لوگوں کے حصے میں آتے ہیں کیونکہ وہ اسے حل کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ (حضرت علی رضی اللہ عنہ)

(۱۶) دولت، رتبہ، اختیار ملنے سے انسان بدلتا نہیں اسکا اصلی چہرہ سامنے آجاتا ہے۔
(حضرت علی رضی اللہ عنہ)

(۱۷) لوگوں کو دعا کیلئے کہنے سے زیادہ بہتر ہے ایسا عمل کرو کہ لوگوں کے دل سے آپ کے لئے دعا نکلے۔ (حضرت علی رضی اللہ عنہ)

(۱۸) جس طرح موتی کے لئے ''صدف'' اور جواہرات کے لئے ''صندوق'' ضروری ہے اسی طرح عورت کے لئے پردہ ضروری ہے۔ (حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا)

(۱۹) اللہ نے انسان کو غور فکر اور سوچنے کی ایسی پاکیزہ قوت عطا فرمائی ہے جس کی روشنی میں حقائق کا ادراک آسان ہوجاتا ہے۔ (حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا)

(۲۰) تمہاری عمر مسلسل کم ہوتی جارہی ہے بس جو کچھ ہاتھ میں ہے اس سے کسی کی مدد کر جاؤ ۔
(حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ)

(۲۱) اگر دنیا میں انقلاب لانا چاہتے ہو تو تہذیب نفس کا آغاز خود سے کرو دنیا خود بدل جائیگی۔
(حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ)

(۲۲) جو شخص علم کا مزاج نہیں رکھتا اس کے سامنے علمی گفتگو کرنا گویا اس کو اذیت دینا ہے۔
(حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ)

(۲۳) چونکہ جاہل کو اس بات کا یقین ہوتا ہے کہ وہ عالم ہے اس لئے وہ کسی کی بات نہیں مانتا۔
(حضرت امام شافعی رضی اللہ عنہ)

(۲۴) سخاوت دنیا اور آخرت کے عیبوں کو ڈھانپ لیتی ہے۔
(حضرت امام شافعی رضی اللہ عنہ)

(۲۵) تقوی اور بردباری علم کا زیور ہے۔ (حضرت مام شافعی رضی اللہ عنہ)

(۲۶) مومن اپنے اہل وعیال کو اللہ تعالیٰ پر چھوڑتا ہے اور منافق مال وزر پر۔
(حضرت عبدالقادر جیلانی غوث اعظم رضی اللہ عنہ)

(۲۷) جب تیرا غرور اور غصہ باقی ہے تو خود کو اہل علم میں شمار نہ کر۔
(حضرت عبدالقادر جیلانی غوث اعظم رضی اللہ عنہ)

(۲۸) انسان کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ وہ اپنے دل اور زبان کو قابو میں رکھے۔
(حضرت امام غزالی رضی اللہ عنہ)

(۲۹) بھوک سے کم کھاؤ تا کہ قوت عبادت اور صحت میسر آئے۔
(حضرت امام غزالی رضی اللہ عنہ)

(۳۰) مسجد میں منافق کی حالت وہی ہوتی ہے جیسے چڑیوں کی پنجڑے میں کہ دروازہ کھلتے ہی اڑ جاتی ہیں۔ (حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ)

(۳۱) لوگوں کے پاس اپنی ضرورتیں کم لے کر جاؤ کیونکہ اس میں ذلت اور رسوائی ہے۔
(حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ)

(۳۲) عارف وہ شخص ہے جو خود خاموش رہے اور حق تعالیٰ اسکے اسرار بیان کرے۔
(حضرت جنید بغدادی رضی اللہ عنہ)

(۳۳) حقیقی کامیابی لگاتار محنت کا کام ہے۔ (حضرت مولانا روم رضی اللہ عنہ)

(۳۴) دوستی ہی کے ذریعہ سے محبت وعداوت پیدا ہوتی ہے جیسے غذا ہی سے صحت اور مرض لاحق ہوتا ہے۔ (حضرت مولانا روم رضی اللہ عنہ)

(۳۵) اگر چاہتے ہو کہ تمہارا نام باقی رہے تو اپنے بچوں کو اچھے اخلاق سکھاؤ۔
(حضرت شیخ سعدی رضی اللہ عنہ)

(۳۶) حریص آدمی ساری دنیا لیکر بھی بھوکا ہے اور قانع ایک روٹی سے بھی پیٹ بھر سکتا ہے۔
(حضرت شیخ سعدی رضی اللہ عنہ)

(۳۷) توکل کی نشانی یہ ہے کہ مخلوق خدا سے خواہ کتنی ہی تکلیف پہنچے شکوہ شکایت نہ کرے۔
(حضرت خواجہ غریب نواز رضی اللہ عنہ)

(۳۸) جو باوضو ہوتا ہے اسکی روح زیر عرش تک پہنچتی ہے۔
(حضرت خواجہ غریب نواز رضی اللہ عنہ)

(۳۹) فقراء کیلئے دنیا کی محبت زہر قاتل ہے۔ (حضرت بابا فرید گنج شکر رضی اللہ عنہ)

(۴۰) کسی کو مت چھیڑو چھیڑ جائے تو مت چھوڑو۔ (حضرت مجاہد ملت رضی اللہ عنہ)

(۴۱) زمین کے اوپر کام زمین کے نیچے آرام۔ (حضرت حافظ ملت رضی اللہ عنہ)